

قرآن اور اہل بیت علیہم السلام

سرکار دو عالم نے ہدایت امت کے لئے دو گرانقدر چیزیں چھوڑی ہیں، ”قرآن اور اہل بیت علیہم السلام“

اور ان دونوں کا کمال اتحاد یہ ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی پوری زندگی میں قرآن مجید کے تعلیمات کی تجسیم ہے اور قرآن کی جملہ آیات میں اہل بیت علیہم السلام کی زندگی کی تصویر دیکھی جاسکتی ہے۔ کہیں ان کے کردار کی توقیر ہے تو کہیں ان کے دشمنوں کی تحقیر۔

کہیں ان کے مستقبل کی تمہید ہے تو کہیں ان کے ماضی کی تمجید۔

لیکن اس کے باوجود اقوال مفسرین و محدثین کی روشنی میں تقریباً ۳۰۰ آیات صرف انہیں کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

اور ذیل میں اردو داں حضرات کے لئے اس ذخیرہ کو یکجا پیش کرنے کے لئے مذکورہ آیات کا ایک خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔ تفصیلات کے لئے مجلدات کی ضرورت ہے۔

آیات بینات

اسلامی روایات کی بنا پر قرآن مجید کی بے شمار آیات ہیں جو اہل بیت اطہار علیہم السلام کے فضائل و مناقب کے گرد گھوم رہی ہیں اور انہیں حضرات معصومین علیہم السلام کے کردار کے مختلف پہلوؤں کی طرف اشارہ کر رہی ہیں بلکہ بعض روایات کی بنا پر تو کل قرآن کا تعلق ان کے مناقب، ان کے مخالفین کے نقائص و مثالب، ان کے اعمال و کردار اور ان کی سیرت و حیات کے آئین و دستور سے ہے لیکن ذیل میں صرف ان آیات کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے جن کی شان نزول کے بارے میں عام مسلمان مفسرین بھی اقرار کیا ہے کہ ان کا نزول اہل بیت اطہار علیہم السلام کے مناقب ای ان کے مخالفین کے نقائص کے سلسلہ میں ہوا ہے۔

علماء حق نے اس سلسلہ میں پوری پوری کتابیں تالیف کی ہیں اور مکمل تفصیل کے ساتھ آیات اور ان کی تفسیر کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کام پر صرف ایک اقتباس درج کیا جا رہا ہے تاکہ اردو داں طبقہ کے ذہن میں بھی یہ آیات اور ان کے حوالے رہیں اور زیر نظر کتاب کی عظمت و برکت میں اضافہ ہو جائے۔

۱۔ ”ہذا الصراط المستقیم“ خدایا ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت فرما۔ یہ محمد و آل محمد کا راستہ ہے۔

شواہد التنزیل ج/۱ ص/۵۱

۲۔ ” قرآن ان متقین کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں

بقرہ/۲-۲

یہ ان مومنین کا ذکر ہے جو محبت قائم آل محمد پر قائم رہیں۔ رسول اکرم

ینابیع المودۃ ص/۴۴۳

” ۳-

”-

آبقرہ ۲۵.۲

پیغمبر آپ صاحبان ایمان و عمل کو بشارت دے دیں کہ ان کے لئے وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوگی۔

شواہد التنزیل

” ۴-

بقرہ ۳۷-

أدعٰلہم السلام نے پروردگار سے کلمات حاصل کر کے ان کے ذریعہ توبہ کی۔

غایۃ المرام ص/۳۹۳

” ۵- ”واذ

بقرہ ۵۸-

اہلبیت علیہم السلام کی مثال سفینہ نوح اور بابِ حطّہ کی ہے۔ پیغمبر اکرم۔

درمنثور، ج ۱

”

” ۶-

بقرہ ۶۰-

میرے بعد ائمہ کی تعداد یہی بارہ ہوگی جو قوم کا سرچشمہ ہوگی۔ پیغمبر اکرم۔

غایۃ المرام ص/۲۴۴

۷- ”واذا بتلیٰ ابرہیم ربہ بکلماتِ فاتمہن“

بقرہ ۱۲۴-

یہ ائمہ اثنا عشر کا اقرار ہے۔ امام جعفر صادق

ینابیع المودۃ ص/۲۵

- ”وما انزل الیٰ ابراہیم و اسماعیل واسحق و یعقوب والاسباط“

بقرہ ۱۲۶-

حسین علیہم السلام اس مت کے اسباط میں ہیں۔ رسول اکرم علیہم السلام۔

اسد الغابہ ج/۲، ص/۱۴۳

۹- ”کذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس“

بقرہ ۲۰۸-

امت وسط ہم اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ امیر المومنین علیہم السلام۔

شواہد التنزیل ج/۱، ص/۹۲

۱۰- ”فاستبقوا الخیرات این ما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً“

بقرہ ۱۴۸

یہ امام مہدی علیہم السلام کے ۳۱۳ اصحاب کی طرف اشارہ ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ینابیع المودّة، ص/۵۰۵

۱۱۔ ”یا ایہا الذین ادخلوا فی السلم كافة۔“

بقرہ ۲۰۸

یہ ہم اہل بیت علیہم السلام کی ولایت ہے۔ حضرت علی علیہم السلام۔

غایۃ المرام، ص/۴۳۸

۱۲۔ ”فمن یکفر بالطاغوت و یومن باللہ فقد استمسک بالعروة الوثقیٰ۔“

بقرہ ۲۵۶

عروة الوثقی اور انکی اولاد ہے۔ رسول اکرم۔

غایۃ المرام، ص/۲۴۴

۱۳۔ ”یوتی الحکمة من یشاء و من یوت الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً۔“

بقرہ ۲۶۹

پروردگار نے حکمت ہم اہل بیت علیہم السلام کے اندر قرار دی ہے۔ رسول اکرم۔

ینابیع المودّة، ص/۴۵

۱۴۔ ”وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم۔“

آل عمران-۷

راسخون فی العلم ہم اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ینابیع المودّة، ص/۱۳۹

۱۵۔ ”ان اللہ اصطفی آدم و نوحاً و آل ابراہیم و آل عمران علی العالمین۔“

آل عمران-۳۳

مصحف عبد اللہ میں اس کی تفسیر آل محمد سے کی گئی تھی۔ ابو وائل۔

غایۃ المرام، ص/۳۱۸

۱۶۔ ”فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم۔“

آل عمران ۶۱

یہ آیت مباہلہ کے موقع پر اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

تفسیر جلالین، صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة، غایۃ المرام، ص ۳۰۰ وغیرہ

۱۷۔ ”وله اسلم من فی السموات و الارض طوعاً و کرہاً۔“

آل عمران-۸۳

یہ قیام مہدی علیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ينابيع المودة م، ص/٣٢١

١٨. "و من يعتصم بالله فقد هدي الي صراط مستقيم"

آل عمران. ١٠١

علي، ان كي زوجہ اور ان كي اولاد حجت خدا ہے۔ ان سے ہدایت حاصل کرنے والا صراط مستقیم كي طرف ہدایت پانے والا ہے۔ رسول اکرم۔

شواہد التنزیل، ١، ص/٥٨

١٩. "واعتصموا بحبل الله ولا تفرقوا"

آل عمران. ١٠٣

حبل الله سے مراد ہم اہل بیت ہیں۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

شواہد التنزیل، ١، ص/١٣١

٢٠. "يا ايها الذين آمنوا اصابروا وصابروا و رابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون"

آل عمران. ٢٠٠

مرابطہ امام مہدی علیہم السلام کے ساتھ جہاد كي تیاری كا حکم ہے۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔

ينابيع المودة، ص/٥٠٦

٢١. "أمر يحسدون الناس علي ما آتاهم الله من فضله فقد آتينا آل ابراهيم الكتاب والحكمة و آتيناهم

ملكاً عظيماً"

نساء ٥٤

یہ محسود افراد ہم اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔

اسعاف الراغبین، ص/١٠٩، نور الابصار، ص/١١٢

٢٢. "يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولي الامر منكم"

نساء. ٥٩

اولي الامر سے مراد ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ينابيع المودة، ص/١٩٤

٢٣. "ومن يطع الله و الرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين و الشهداء و

الصالحين و حسن اولئك رفيقاً"

نساء. ٦٩-٧٠

صديقين، شهداء اور صالحين علیہم السلام اور ان کے مخلصين ہیں۔ ابن عباس۔

شواہد التنزیل، ١، ص/١٥٤

۲۴۔ ”ولوروده الي الرسول والي اولي الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم“۔

نساء ۸۳

اولي امر سے مراد ائمہ اہلبیت علیہم السلام ہیں۔ امام محمد باقر علیہم السلام، امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ینابیع المودۃ ۳۲۱

۲۵۔ ”و ان من اهل الكتاب الالیومنینّ به قبل موته □“۔

نساء ۱۵۹

ظہور مہدی علیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔

ے نابیع المودۃ ۵۰۶

۲۶۔ ”ا ایہا الذین امنوا اتحلوا شعائر اللہ“۔

مائدہ ۲

ہم شعائر اللہ اور اصحاب ہیں۔ حضرت علی علیہم السلام۔

ے نابیع المودۃ ۲۱۳

۲۷۔ ”و لقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل وبعثنا منہم اثنی عشر نقیباً“۔

مائدہ ۱۲

ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی تعداد نقباء بنی اسرائیل کے برابر ہے۔ رسول اکرم۔

غایۃ المرام ۲۴۴

۲۸۔ ”یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ“۔

مائدہ ۳۵

میری اولاد کے ائمہ ہی عروۃ الوثقیٰ اور وسیلہ الی اللہ ہیں۔ رسول اکرم۔

ے نابیع المودۃ ۴۴۶

۲۹۔ ”فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین“۔

مائدہ ۵۴

یہ اصحاب مہدی علیہم السلام کی طرف بھی ایک اشارہ ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ینابیع المودۃ

۳۰۔ ”وہدے نہم الی صراط مستقیم“۔

انعام ۸۷

آل محمد ہی در اصل صراط مستقیم ہیں۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔

شواہد التنزیل ۱ ص ۶۱

۳۱۔ ”فان ے کفر بہا ہوا لاء فقد وکلنا بہا قوماً لیسوا بہا بکافرین“۔

انعام ۸۹

اصحاب حضرت قائم علیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ینابیع المودۃ ۵۰۷

۳۲۔ ”و تَمَّتْ كَلِمَةُ رِبْكَ صِدْقًا وَعَدْلًا مَبْدُلًا لِكَلِمَاتِهِ □ و هو السميع العليم“۔

انعام ۱۱۵

یہ کلمہ ہر امام کے بازو پر لکھا ہوا ہے۔ امام حسن عسکری علیہم السلام۔

ینابیع المودة ۴۶۲

۳۳۔ ”وان هذا صراطي مستقي ما فاتبعوه“۔

انعام ۱۵۲

علیہم السلام بن ابیطالب اور ان کی ذریت کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔ حسن بصری۔

غاية المرام ص ۴۳۴

۳۴۔ ”فلنستلن الذين ارسل اليهم ولنستلن المرسلين“۔

اعراف ۶

قے امت کے دن عمر، جسم، مال اور محبت اہلبیت علیہم السلام کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ رسول اکرم۔

غاية المرام ص ۲۶۱

۳۵۔ ”و علي الاعراف رجال يعرفون كلا بسيماهم“۔

اعراف ۴۶

یہ ہم اہلبیت علیہم السلام ہوں گے۔ الامام علیہم السلام بن ابی طالب۔

غاية المرام ص ۲۵۴

۳۶۔ ”و ممن خلقنا امية يهدون بالحق وبه □ ع عدلون“۔

اعراف ۱۸۱

یہ آیت آل محمد کے بارے میں ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

شواهد التنزيل ص ۲۰۴

۳۷۔ ”يستلونك عن الساعة ايان مرسلها“۔

اعراف ۱۸۷

ساعت سے قے ام قائم آل محمد مراد ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ع نابع المودة

۳۸۔ ”و ما كان الله ليعذبهم وانت فيهم“۔

انفال ۳۳

اہلبیت علیہم السلام نہ رہ جائیں گے تو زمین فنا ہو جائے گی۔ رسول اکرم۔

اسعاف الراغبین بر حاشیہ نور الابصار ص ۱۳۰

۳۹۔ ”ان اولياء ه الاالمتقون“۔

انفال ۳۴

آل محمدہی متقےن ہی۔رسول اکرم۔

شواہد التنزل ۱ص ۲۱۶

۴۰۔ ”وقاتلوهم حتي لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله“۔

انفال ۳۹

دین صرف اللہ کا دین زمانہ قے ام قائم علیہم السلامیں ہوگا۔امام محمد باقر علیہم السلام۔

ے نابے ع المودة ص ۵۰۷

۴۱۔ ”فان الله خمسہ □ وللسول ولذي القربي“۔

انفال ۴۱

ذوي القربي سے مراد اہلبیت رسولہیں۔امیر المومنین علیہم السلام۔

شواہد التنزل ۱ص ۲۱۸

۴۲۔ ”یرے دون ان یطفئوا نور اللہ بافواہم وے ابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون“

توبہ ۳۲۔

نور خدا سے مراد محمد وآل محمدہے۔امیر المومنین علیہم السلام۔

ے نابے ع المودة ص ۱۱۴

۴۳۔ ”هو الذي ارسل رسوله بالهدی و دےن الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون“۔

توبہ ۳۳۔

اس آیت کا مصداق قیام قائم علیہم السلام کے بعد ظاہر ہوگا۔امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ے نابے ع المودة ص ۵۰۸

۴۴۔ ”ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً“۔

توبہ ۳۶۔

آجابر! میرے ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہوگی۔رسول اکرم۔

غایة المرام ص ۲۴۴

۴۵۔ ”و السابقون الاولون من المهاجرین والانصاروالذین اتبعوہم باحسان رضي الله عنہم و

رضواعنہ“۔

توبہ ۱۰۰۔

ہم اہلبیت علیہم السلام پر سبقت لے جانے والا کوئی نہیں ہے۔امیر المومنین علیہم السلام۔

غایة المرام ص ۳۸۵

۴۶۔ ”يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله و كونوا مع الصادقين“۔

توبہ ۱۱۹۔

صادقےن محمد وآل محمد ہی۔ابن عمر۔

غایة المرام ص ۲۴۸

۴۷۔ ”فقل انما الغیب لله فانظروا اني معکم من المنتظرين“۔

ےونس ۲۰

اس آیت میں غیب سے مراد قائم آل محمدہیں۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ےنابےع المودۃ ۵۰۸

۴۸۔ ”لئن اخرا عنہم الغیب الي امة معدودة ليقولن ما يحبسہ“۔

ہود ۸

امت مادودہ سے مراد ۳۱۳ اصحاب قائم آل محمدہیں۔ امام محمد باقر علیہم السلام امام

جعفر صادق علیہم السلام۔

ےنابےع المودۃ ۵۰۸

۴۹۔ ”بقية الله خير لكم“۔

ہود ۸۶

بقية الله قائم آل محمدکي هستي ہے۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔

نورالابصار ۱۷۲

۵۰۔ ”وانالموفوهم نصيهم غر منقوص“۔

ہود ۱۰۹

ان افراد سے مراد بني هاشم ےعني آل محمدہیں۔ ابن عباس۔

شواہد التنزیل ۱ ص ۳۸۲

۵۱۔ ”فلولا كان من القرون من قبلکم اولوا بقية ينهون عن الفساد في الارض“۔

ہود ۱۱۶

یہ آیت ہم اہلیت علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ زید بن علی علیہم السلام۔

شواہد التنزیل ۱ ص ۲۸۴

۵۲۔ ”قل هذه سبيلي ادعوا الي الله علي بصرة انا ومن اتبعني“۔

ےوسف ۱۰۸

یہ اتباع کرنے والے ائمہ آل محمدہیں۔ رسول اکرم۔

شواہد التنزیل ۱ ص ۲۸۶

۵۳۔ ”حتي اذا استئیس الرسل و ظنوا انہم قد کذبوا جاء ہم نصرنا“۔

ےوسف ۱۱۰

نصرت الہي ےام قائم علیہم السلام کے وقت آئے گی۔ امیرالمومنین علیہم السلام۔

ےنابےع المودۃ ۵۰۹

۵۴۔ ”انما انت منذر و لكل قوم ہاد“۔

رعد ۷

ہادی سے مراد امام ہر زمانے کا امام ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ےنابیع المودۃ، ص/۱۰۰

۵۵۔ ”الذین آمنوا و تطمئن قلوبهم بذكر الله۔“

رعد۔ ۲۸

ان سے مراد محبان آل محمد ہیں۔ رسول اکرم۔

در منثور، ۴، ص/۵۸

۵۶۔ ”الذین آمنوا و عملوا الصالحات طوبیٰ لهم و حسن مآب۔“

رعد۔ ۲۹

طوبیٰ ایک درخت ہے جس کی اصل خانہ علیعلیہم السلام میں ہے۔ ابن عباس۔

غایة المرام، ص/۳۹۲

۵۷۔ ”و ذکر ہم بایام الله۔“

ابراہیم۔ ۵

ایام اللہ روز قیام قائم، روز جنت اور روز قیامت ہے۔ صادقینعلیہم السلام۔

ینابیع المودة، ص/۵۰۹

۵۸۔ ”ألم تر كيف ضرب الله مثلاً كلمة طيبة كشجرة طيبة۔“

ابراہیم۔ ۲۴

شجرہ ذات پیغمبر ہے۔ فرع علی ہیں۔ شاخ زہرا ہیں اور ثمرات حضرات حسنینعلیہم السلام ہیں۔

امام محمد باقرعلیہم السلام۔

شواہد التنزیل، ص/۳۱۱

۵۹۔ ”ألم تر الي الذین بدلوا نعمة الله كفراً واحلوا قومهم دار البوار۔“

ابراہیم۔ ۲۸

نعمت محمد وآل محمد ہیں ان تبدیل کرنے والے بنی امیہ ہیں۔ مجاہد۔

غایة المرام، ص/۲۵۶

۶۰۔ ”قال فانك من المنظرین الي يوم الوقت المعلوم۔“

حجر۔ ۲۶

زمانہ قیام قائم آل محمد ہی مراد ہے۔ امام جعفر صادقعلیہم السلام۔

ینابیع المودة، ص/۱۰۹

۶۱۔ ”و نزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔“

حجر۔ ۴۷

یہ آیت علیعلیہم السلام، حمزہ، جعفر، وغیرہ کے بارے میں ہے۔ ابن عباس۔

شواہد التنزیل، ص/۳۱۷

۶۲۔ ”ان في ذلك لآيات للمتوسمين۔“

حجر۔ ۵۷

متوسمين ميں رسول اکرم، حضرت علي اور ديگر آئمہ اطہار شامل هيں۔ امام جعفر صادق عليهم السلام۔

شواهد التنزيل، ۱/ص ۳۳۷

۶۳۔ ”و علي الله قصد السبيل۔“

نحل۔ ۹

هم اهليبتعليهم السلام هر اقتدار کرنے والے کے لئے سبيل حق هيں۔ امام محمد باقر۔

غاية المرام، ص ۲۴۶

۶۴۔ ”وعلمت و بالنجم هم يهتدون۔“

نحل۔ ۱۶

نجم رسول اکرم هيں اور علامات اولياء رسول۔ امام محمد باقر عليهم السلام۔

شواهد التنزيل، ۱/ص ۳۳۷

۶۵۔ ”فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔“

نحل۔ ۴۳

اهل ذكر هم اهل بيتعليهم السلام هيں۔ امام محمد باقر عليهم السلام۔

جامع البيان في تفسير القرآن، ۴۱، ص ۱۰۸

۶۶۔ ”يعرفون نعمة الله ثم ينكرونها واكثرهم الكافرون۔“

نحل ۸۳

هم اهلبيت ايک نعمت پروردگار هيں۔ امام محمد باقر عليهم السلام۔

غاية المرام ص ۲۴۶

۶۷۔ ”كل انسان الزمناه طائره في عنقه □۔“

اسراء ۱۳

طائر ولايت امام وقت كي طرف اشارہ ہے۔ امام جعفر صادق عليهم السلام۔

ے نابے ع المودة ص ۴۵۴

۶۸۔ ”وات ذا القربي حقه □۔“

اسراء ۲۶

ذوي القربي سے مراد هم اهلبيت عليهم السلام هيں۔ امام زين العابدين۔

غاية المرام ص ۳۳۳

۶۹۔ ”و من قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليه سلطاناً فلا يسرف في القتل انه كان منصوراً۔“

اسراء ۳۳

یہ آیت امام حسن علیہم السلام اور امام مہدی علیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ امام رضا علیہم السلام۔

عنا بے ع المودة ص ۵۱۰

۷۰۔ ”ےوم ندعو کل اناس بامامهم“۔

اسراء ۷۱

ائمہ حق علی علیہم السلام اور اولاد علی علیہم السلام ہیں۔ ابن عباس ۔

غایة المرام ص ۲۷۲

۷۱۔ ”واذ قلنا للملئكة اسجدوا لآدم“۔

کھف۔ ۵۰

آدم علیہم السلام نے اپنی ذریت میں مجھے اور میری اولاد کو دیکھ کر سجدہ شکر کیا تو خدا انہیں مسجود ملائک بنا دیا۔ رسول اکرم۔

غایة المرام، ص ۳۹۳

۷۲۔ ”وامامن امن و عمل صالحاً جله جزاء الحسنی“۔

کھف۔ ۸۸

مومنین رسول اور آل رسول پر ایمان لانے والے ہیں۔ رسول اکرم۔

غایة المرام، ص ۵۸۴

۷۳۔ ”كَهَيْعَصَ“۔

مریم۔ ۱

کاف # کربلا، ها # ہلاکت عترت، یا # یزید، ع # عطش حسین علیہم السلام، ص # صبر حسین علیہم السلام ہے۔

ینابیع المودة

۷۴۔ ”ان الذين آمنوا و عملوا الصلحٰت سيجعل لهم الرحمن ودا“۔

مریم۔ ۹۶

اس سے مراد محبان آل محمد ہیں۔ محمد حنفیہ۔

اسعاف الراغبین، ص ۱۰۹

۷۵۔ ”وافي لغفار لمن تاب و امن و عمل صالحاً ثم اهتدي“۔

طہ۔ ۸۲

ہدایت ولایت اہل بیت علیہم السلام کے راستہ پر آجانا ہے۔ امیر المومنین علیہم السلام۔

ینابیع المودة، ص ۱۱۰

۷۶۔ ”يومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن و رضي له قولاً“۔

طہ۔ ۱۰۹

جو میری آل پر صلوات پڑھے میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں گا۔ رسول اکرم۔

فضائل الخمسة

۷۷۔ ”وَأَمْرٌ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا.“

طہ۔ ۱۳۲

رسول اکرم اٹھ مہینہ تک در اہل بیتعلیہم السلام پر نماز صبح کے بعد آتے رہے۔

ابو سعید الخدری۔ در منثور ج ۱، ص ۳۱۳

۷۸۔ ”فَسْتَعْلَمُونَ مِنْ أَصْحَابِ الصَّرَاطِ السُّوْيِ وَمِنْ أَهْتَدِي.“

طہ۔ ۱۳۵

یہ حضرات محمد و آل محمد ہیں۔ ابن عباس۔

غایۃ المرام ص ۴۰۵

۷۹۔ ”فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ.“

انبیاء۔ ۷

اہل ذکر اولاد رسول کے ائمہ اطہارعلیہم السلام ہیں۔ امام محمد باقرعلیہم السلام۔

شواہد التنزیل، ۱، ص ۳۳۷

۸۰۔ ”إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ،“

انبیاء۔ ۱۰۰

یا علیعلیہم السلام! یہ آیت تم لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ رسول اکرم۔

شواہد التنزیل، ۱، ص ۲۸۴

۸۱۔ ”لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ.“

انبیاء۔ ۱۰۵

یہ قائم آل محمد اور ان کے اصحاب ہیں۔ صادقینعلیہم السلام۔

ینابیع المودۃ ص ۵۱۰

۸۲۔ ”وَمَنْ يَعْظُمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَانْهَاهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ.“

حج۔ ۳۳

شعائر اللہ ہم اہل بیتعلیہم السلام ہیں۔ امیر المومنینعلیہم السلام۔

ینابیع المودۃ

۸۳۔ ”إِذْ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَمْسُكُونَ صُلْحَهُمْ لَقَدْ كُنَّا أَهْلَ عِلْمٍ لِقَدِيرِ.“

حج۔ ۳۹

یہ ہم اہل بیت کے بارے میں ہے۔ زید بن T بن T علیعلیہم السلام بن الحسینعلیہم السلام۔

شواہد التنزیل، ۱، ص ۳۹۹

۸۴۔ ”الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَا لَهُمُ الْأَرْضَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ...“

حج۔ ۴۱

یہ ہم اہل بیتعلیہم السلام کے بارے میں ہے۔ امام محمد باقرعلیہم السلام۔

شواهد التنزيل ۱، ص ۴۰۰

۸۵۔ ”و ان الله لهاد الذين امنوا الي صراط مستقيم۔“ حج-۵۴

صراط مستقيم آل محمد هيں۔ امام محمد باقر عليهم السلام۔

شواهد التنزيل ۱، ص ۶۱

۸۶۔ ”ومن عاقب بمثل ما عوقب به □ ثم بغى عليه لينصرنه الله ان الله لغفور رحيم۔“ حج-۶۰

منصور آل محمد حضرت مهدي عليهم السلام هيں۔ امام جعفر صادق عليهم السلام۔

ينابيع المودة ص ۵۱۰

۸۷۔ ”ليكون الرسول شهيدا عليكم و تكونوا شهداء علي الناس۔“

حج-۷۸

يه آيت رسول اكرم اور ائمه اولاد رسول كے بارے ميں هيے۔ امير المومنين عليهم السلام۔

غاية المرام ۲۶۵

۸۸۔ ”وانك لتدعوا هم الي صراط مستقيم۔“

مومنون- ۷۳

صراط مستقيم هم اهل بيت عليهم السلام كي محبت هيے۔ امير المومنين عليهم السلام۔

ينابيع المودة، ص ۱۱۴

۸۹۔ ”و ان الذين لا يؤمنون بالآخرة عن الصراط لناكبون۔“

مومنون- ۷۴

صراط سے مراد هم اهل بيت عليهم السلام كي ولايت هيے۔ امير المومنين عليهم السلام۔

ينابيع المودة، ص ۱۱۴

۹۰۔ ”فاذا نفخ في الصور فلا انساب بينهم يومئذ ولا يتساءلون۔“

مومنون- ۱۰۱

روز قيامت ميں حسب و نسب كے علاوہ سارے حسب و نسب منقطع هو جائیں گے۔ رسول اكرم۔

واهد التنزيل ۱، ص ۴۰۷

۹۱۔ ”اني جزيتهم اليوم بما صبروا انهم هم الفائزون۔“

مومنون- ۱۱۱

اس سے اهل بيت عليهم السلام پيغمبر كا صبر مراد هيے۔ عبد الله ابن مسعود۔

شواهد التنزيل ۱، ص ۴۰۸

۹۲۔ ”مثل نوره كمشكوّة فيها مصباح۔“

نور- ۳۵

مشكوّة جناب فاطمه عليهم السلام، مصباح جناب حسنين عليهم السلام، شجره مباركه حضرت

ابراهيم عليهم السلام، نور علي نور امام بعد امام هيں، امام ابول الحسن۔

غاية المرام، ص ۳۱۵

۹۳۔ ”في بيوت اذن الله ان ترفع۔“

نور- ۳۶

ان بیوت میں افضل بیوت بیت علیعلیہم السلام و فاطمہ علیہم السلام ہے۔ رسول اکرم۔

شواہد التنزیل، ۱، ص ۴۱۰

۹۴۔ ”وعد الله الذين آمنو منكم و عملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض۔۔“

نور- ۵۵

ان حضرات سے مراد اہل بیتعلیہم السلام طاہرین ہیں۔ عبد اللہ بن محمد الحنفیہ۔

شواہد التنزیل، ۱، ص ۴۱۳

۹۵۔ ”والذين يقولون ربنا هب لنا من ازواجنا و ذرياتنا قرۃ اعین و اجعلنا للمتقين اماما۔

“

ازدواج خدیجہ، ذریعہ فاطمہ علیہم السلام، قرۃ العین حسنینعلیہم السلام اور امام حضرت علیعلیہم السلام ہیں۔

شواہد التنزیل، ۱، ص ۴۱۶

۹۵۔ ”ان نشأ نزل علیہم من السماء آية فظلت اعناقهم لها خاضعين۔“

شعراء- ۴

ظہور مہدیعلیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ امام علی رضاعلیہم السلام۔

ینابیع المودۃ ص ۴۴۸

۹۷۔ ”ویوم نحشر من کل امة فوجاً۔“

نمل- ۸۳

ظہور مہدیعلیہم السلام کی طرف اشارہ ہے جب بعض مجرمین کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ فوج

یعنی جماعت، مجاہد

در آمنتور ۵۲ ص ۱۱۷

۹۸۔ ”و نريد ان نمم علي الذين استضعفوا في الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثين۔“

قصص- ۵

یہ سلسلہ امامت ہے جو تا قیامت باقی رہنے والا ہے۔ امام جعفر صادقعلیہم السلام۔

شواہد التنزیل، ۱، ص ۴۳۰

۹۹۔ ”وریک یخلق ما یشاء و یختار۔“

قصص- ۶۸

اللہ نے مجھے اور میرے اہل بیتعلیہم السلام کو منتخب قرار دیا ہے۔ رسول اکرم۔

غایۃ المرام، ص ۳۳۱

۱۰۰۔ ”من جاء بالحسنة فله خیر منها“

قصص- ۸۴

حسنہ ہم اہل بیتعلیہم السلام کی محبت ہے۔ امیر المومنینعلیہم السلام۔

شواہد التنزیل، ۱، ص ۴۲۵

۱۰۱۔ ”و الذين كفروا بآيات الله ولقاءه اولئك يسوا من رحمتي واولئك لهم عذاب اليم“۔

عنکبوت ۲۳

دشمن اہلبیتعلیہم السلام کی پیشانی پر روز قیامت لکھ دیا جائے گا کہ یہ رحمت خدا سے مایوس ہے۔ رسول اکرم بروایت ابن عمرو نافع و مالک ابن انس۔

غایۃ المرام ص ۵۸۰

۱۰۲۔ ”والذین جاهدوا فینا لنہدینہم سبلنا“۔

عنکبوت۔ ۹۶

یہ آیت ہم اہل بیتعلیہم السلام کی بارے میں نازل ہوئی ہے۔ امام محمد باقرعلیہم السلام۔

شواہد التنزیل

۱۰۳۔ ”یومئذ یفرح المؤمنون بنصر الله“۔

روم۔ ۵۴

ظہور مہدیعلیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ امام جعفر صادقعلیہم السلام۔

ینابیع المودۃ ص ۵۱۱

۱۰۴۔ ”ولنذیقنہم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر“۔

سجدہ ۲۱

ظہور مہدیعلیہم السلام ظالموں کے لئے عذاب اکبر ہوگا۔ امام جعفر صادقعلیہم السلام۔

تفسیر برہان ۲، ص ۲۸۸

۱۰۵۔ ”وجعلنا منہم ائمة یدعون بامرنا لما صبروا و كانوا بآیاتنا یوقنون“۔

سجدہ ۲۴

اللہ نے اولاد قارون سے بارہ قائد قرار دئے تھے اور اولاد علیعلیہم السلام میں گیارہ امام بنائے ہیں جس سے کل بارہ ہو گئے۔ ابن عباس۔

شواہد التنزیل ۱ ص ۴۵۵

۱۰۶۔ ”انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت یطہرکم تطہیرا“۔

احزاب۔ ۳۳

یہ آیت علیعلیہم السلام و فاطمہعلیہم السلام و حسنینعلیہم السلام اور رسول اکرم کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ ام سلمہ۔

فضائل الخمسہ ۲، ص ۲۱۹

۱۰۷۔ ”ان الله و ملائکة یصلون عل النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً“۔

احزاب ۵۶

میرے ساتھ اہلبیتعلیہم السلام پر صلوات ضروری ہے۔ رسول اکرم۔

تفسیر مراغی ۲۲ ص ۳۴

۱۰۸۔ ”وجعلنا بینہم و بین القریٰ التي بارکنا فیہا قریٰ ظاہرۃ“۔

سیا۔ ۱۸

بارکت قریہ سے مراد ہم اہل بیتعلیہم السلام کی بستہ ہے۔ امام عصرعلیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۵۱۱

۱۰۹۔ "قل ما سألتکم من اجر فهو لکم"

سبا۔ ۴۷

اجر رسالت سے مراد محبت اہلبیتعلیہم السلام ہے جس سے تمام اولیاء خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ امام محمد باقرعلیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۹۸

۱۱۰۔ "ولو تري اذفزعوا فلا فوت و اخذوا من مكان قريب"

سبا۔ ۵۱

ظہور مہدیعلیہم السلام سے قبل سفیانی خروج کرے گا اور مدینہ پہنچنے سے پہلے صحرا میں دھنس جائے گا۔ امیر المومنینعلیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۵۱۲

۱۱۱۔ "وقفوهم انهم مسئولون"

صافات۔ ۲۴

روز قیامت سب سے پہلے مرحلہ پر محبت اہل بیتعلیہم السلام کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ رسول اکرم۔

غایة المرام ص ۲۵۹

۱۱۲۔ "سلام علي الياسين"

صافات۔ ۱۳۰

الياسين آل محمد هيں۔ ابن عباس۔

غایة المرام ص ۳۸۲

۱۱۳۔ "قال فانك من المنظرين الي يوم الوقت المعلوم"

ص۔ ۷۹-۸۰

یوم وقت معلوم روز ظہور قائم آل محمد ہے۔ امام جعفر صادقعلیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۵۰۹

۱۱۴۔ "قل هل يستوي الذين يعلمون و الذين لا يعلمون"

زمر۔ ۹

یعلمون ہم اہل بیتعلیہم السلام ہیں اور لایعلمون ہمارے دشمن ہیں۔ امام محمد باقرعلیہم

السلام۔ شواہد التنزیل، ۲، ص ۱۱۶

۱۱۵۔ "فمن اظلم ممن كذب علي الله و كذب بالصدق اذ جاءه"

زمر۔ ۳۲

صدق ہم اہل بیتعلیہم السلام کے ولایت ہے۔ امام علیعلیہم السلام۔

مناقب السيد هاشم بحراني ص ۱۰۹

۱۱۶۔ "ان تقول نفس يا حسرتي علي ما فرطت في جنب الله"

زمر۔ ۵۶

جنب اللہ امیر المومنینعلیہم السلام اور ان کی اولاد طاہرین ہیں۔ امام موسیٰ کاظمعلیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۴۹۵

۱۱۷۔ "واشرقت الارض بنور ربها"

زمر۔ ۲۹

نور رب مہدی علیہم السلام آل محمد ہے جس کے ظہور سے زمین روشن ہو جائے گی۔ رسول اکرم۔
غایۃ المرام ص ۶۹۲

۱۱۸۔ ”الذین یحملون العرش و من حوله یسیحون بحمد ربهم و یؤمنون بہ و یسغفرون للذین أمنوا۔“ غافر۔ ۷

الذین امنو ہماري ولايت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ امیر المومنین علیہم السلام۔
ینابیع المودۃ ص ۴۸۵

۱۱۹۔ ”و ما یدرک لعل الساعة قریب۔“ شوریٰ ۱۷

ساعت کا ایک مصداق قیام قائم ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔
ینابیع المودۃ ص ۵۱۴

۱۲۰۔ ”الا ان الذین یمارون فی الساعة لفی ضلال بعید۔“ شوریٰ ۱۸

یہ شک قیام قائم کے بارے میں ہے کہ کب پیدا ہوئے؟ کس نے دیکھا ہے؟ کہاں ہے؟ اور کب ظاہر ہوں گے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔ ینابیع المودۃ ص ۵۱۴

۱۲۱۔ ”قل لا استلکم علیہ اجرأ الا المودۃ فی القریب۔“ شوریٰ

۳۳۔

قریبیٰ مرسل اعظم کے قرابت دار ہیں۔ سعید ابن جبیر۔
فی ظلال القرآن جلد ہفتم و غیرہا من الکتب الکثیرہ

۱۲۲۔ ”ومن یترف حسنۃ نزد له فیہا حسنا۔“ شوریٰ ۲۳۔

حسنہ مودت اہل بیت علیہم السلام کا نام ہے۔ ابن عباس۔
صواعق محرقہ ص ۱۰۱

۱۲۳۔ ”وجعلہا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ لعلہم یرجعون۔“ زخرف ۲۸

یعنی امامت اولاد حسین علیہم السلام میں تا قیامت باقی رہے گی۔ امیر المومنین علیہم السلام۔
ینابیع المودۃ

۱۲۴۔ ”فلما آسفونا انتقمنا منهم۔“ زخرف ۵۵

خدا پر ظلم در حقیقت آل محمد پر ظلم ہے۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔
ینابیع المودۃ ص ۳۵۸

۱۲۵۔ ”وانہ لعلم للساعة فلا تمترن بہا واتبعون ہذا صراط مستقیم۔“ زخرف ۶۱

ساعت ”نزول عے سی“ ہے جو ظہور مہدی علیہم السلام کے بعد ہونے والا ہے۔ ابن عباس۔
درمنثور ۶ ص ۲۱۔

۱۲۶۔ ”هل ینظرون الا الساعة ان تاتے ہم بغنۃ وہم لای شعرون۔“ زخرف ۶۶

ساعت سے مراد وقت ظہور قائم ہے۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔
ے نابیع المودۃ ص ۵۱۳

۱۲۷۔ ”فارتقب یوم یاتی السماء بدخان مبین۔“ دخان ۱۰

دخان علامت ظہور مہدی علیہم السلام میں شامل ہے۔ رسول اکرم۔
درمنثور ۵ ص ۱۱۶

- ۱۲۸۔ ”ان المتقين في مقام امين۔“
آل محمد سب کے سب تقی ہیں۔ رسول اکرم۔
التنزیل ۱ ص ۲۱۷
- ۱۲۹۔ ”قل للذين آمنوا غفروا للذين لا يرجون ايام الله.“
ایام اللہ روز قیامت روز رجعت اور روز قے ام قائم علیہم السلام ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔
عنا بے ع المودۃ ص ۵۳۱
- ۱۳۰۔ ”ام حسب الذين اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالذين آمنوا واملوا الصالحات۔“
جائے ۱۴۵
- بدکار بنی امیہ ہیں اور صاحبان ایمان و کردار رسول، علی علیہم السلام، حمزہ علیہم السلام، جعفر علیہم السلام، حسن علیہم السلام، حسین علیہم السلام اور فاطمہ علیہم السلام
ہیں۔ ابن عباس۔ شواہد التنزیل ص ۱۷۰
- ۱۳۱۔ ”الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله اضل اعمالهم والذين آمنوا و عملوا الصالحات۔“
محمد ۲۔ ۱
- الذين كفروا بنی امیہ ہیبا اور الذين آمنوا ہم اہلبیت علیہم السلام ہیں۔ امام حسن علیہم السلام۔
شواہد التنزیل ص ۱۷۱
- ۱۳۲۔ ”ذالك بان الذين كفروا واتبعوا الباطل وان الذين اتبعوا الحق من ربهم۔“
سورہ محمد میں ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک بنی امیہ کے بارے میں۔ امیر
المومنین علیہم السلام۔ درمنثور ص ۴۶
- ۱۳۳۔ ”والذين قتلوا في سبيل الله فلن يضل اعمالهم۔“
محمد ۴۔ ۶
- سورہ محمد میں ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک آیت بنی امیہ کے بارے میں۔ امیر
المومنین علیہم السلام۔ شواہد التنزیل ص ۱۷۱
- ۱۳۴۔ ”ذلك بان الله مولي الذين آمنوا و ان الكافرين لا مولي لهم۔“
محمد ۱۱۔
- الذين آمنوا علیہم السلام، حمزہ علیہم السلام، جعفر علیہم السلام، فاطمہ علیہم السلام اور
حسین علیہم السلام ہیں۔ اور کافریں ابو سفیان اور اس کے اصحاب ہیں۔
شواہد التنزیل ص ۱۷۲
- ۱۳۵۔ ”ان الله يدخل الذين آمنوا و عملوا الصالحات جنات تجري من تحتها الانهار و الذين كفروا۔“
محمد ۱۲۔
- سورہ محمد کی ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک بنی امیہ کے بارے میں۔ امیر
المومنین علیہم السلام۔ شواہد التنزیل ص ۱۷۲
- ۱۳۶۔ ”افمن كان علي بينة من ربه كمن زين له سوء عمله۔“
محمد ۱۴۔

سورہٴ محمد کی ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک بنی امیہ کے بارے میں - امیر المومنین علیہم السلام۔
در منثور ۶ ص ۴۶

۱۳۷۔ ”مثل الجنة التي وعد المتقون فيها انهار...“

محمد۔ ۱۵

سورہٴ محمد کی ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک بنی امیہ کے بارے میں - امیر المومنین علیہم السلام۔
شواہد التنزیل ۲ ص ۱۷۲

۱۳۸۔ ”منهم من يستمع اليك حتي اذا خرجوا من عندك قالوا للذين اوتوا العلم ماذا قال آنفا...“

محمد۔ ۱۶

سورہٴ محمد کی ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک بنی امیہ کے بارے میں - امیر المومنین علیہم السلام۔
روح المعاني تفسير سورة محمد

۱۳۹۔ ”فهل ينظرون الا الساعة ان تأتيهم بغتة فقد جاء اشراطها...“

محمد۔ ۱۸

یہ ساعت قیام قائم علیہم السلام ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ینابیع المودۃ ص ۵۱۴

۱۴۰۔ ”فهل عسيتم ان توليتم في الارض...“

محمد۔ ۲۲

یہ بنی امیہ کی طرف اشارہ ہے۔ ابن عباس۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۱۷۶

۱۴۱۔ ”و لنبلونكم حتي نعلم المجاهدين منكم و الصابرين...“

محمد۔ ۳۱

سورہٴ محمد کی ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک بنی امیہ کے بارے میں - امیر المومنین علیہم السلام۔
شواہد التنزیل ۲ ص ۱۷۱

۱۴۲۔ ”فلا تهنوا و تدعوا الي السلم و انتم الاعلون و الله معكم...“

محمد۔ ۳۵

ہماری اور بنی امیہ کی شناخت سورہ محمد ہے۔ حسن بن حسن۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۱۷۲

۱۴۳۔ ”لو تزيلوا لعذبنا الذين كفروا منهم عذاباً أليماً...“

فتح۔ ۲۵

کفار و منافقین کے اصلاب میں کچھ ایمانی امانتیں ہیں جن کے باہر آجانے کے بعد قائم آل محمد سب کو قتل کردیں گے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔ ینابیع المودۃ ص ۵۱۴

۱۴۴۔ ”وعد الله الذين آمنوا و عملوا الصلحٰت منهم مغفرة و اجراً عظيماً...“

فتح۔ ۳۹

یہ آیت آل محمد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ابن عباس۔

شواہد التنزیل ۱ ص ۴۱۲

۱۴۵۔ ”القينا في جهنم كل كفار عنيد۔“

ق۔ ۲۴۔

یہ خطاب روز قیامت مجھ سے اور علی علیہم السلام سے ہوگا۔ رسول اکرم۔

مسند ابو الحسین کلابی در خاتمه مناقب ابن مغازلی ص ۴۲۷

۱۴۶۔ ”واستمع يوم يناد المناد من مكان قريب يوم يسمعون الصيحة بالحق يوم الخروج۔“ ق۔ ۴۱۔ ۴۲۔

یہ روز ظہور قائم آل محمد ہوگا۔ امام علی رضاعلیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۳۲۱

۱۴۷۔ ”كانوا قليلا من الليل ما يهجعون وبالا سحر هم يستغفرون۔“

الذاريات۔ ۱۷۔ ۱۸

یہ آیت علیعلیہم السلام فاطمہعلیہم السلام اور حسنینعلیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی

ہے۔ ابن عباس۔ شواہد التنزیل ۲ ص ۱۹۵

۱۴۸۔ ”ف ورب السماء و الارض انه لحق مثل ما انكم تنطقون۔“

الذاريات۔ ۲۳

اس سے مراد قیام قائم آل محمد ہے۔ امام زین العابدین علیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۵۱۱

۱۴۹۔ ”ان المتقين في جنات و نعيم۔“

طور۔ ۱۷۔ ۲۰

یہ علیعلیہم السلام، حمزہ، جعفر اور فاطمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ابن عباس۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۱۹۶

۱۵۰۔ ”والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم۔“

طور۔ ۲۱۔ ۲۴

یہ آیت رسول اکرم، علیعلیہم السلام، فاطمہعلیہم السلام اور حسنینعلیہم السلام و حسینیعلیہم

السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ ابن عباس۔ شواہد التنزیل ۲ ص ۱۹۷

۱۵۱۔ ”اقتربت الساعة انشق القمر۔“

قمر۔ ۱

یہ ساعت قیام قائمعلیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ امام جعفر صادقعلیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۵۱۴

۱۵۲۔ ”مرج البحرين يلتقيان۔“

الرحمن۔ ۱۹۔ ۲۲

بحرین علیعلیہم السلام و فاطمہعلیہم السلام اور لوگو و مرجان حسنینعلیہم السلام و حسینیعلیہم

السلام ہیں۔ ابن عباس۔ در منثور ۶ ص ۱۴۲

۱۵۳۔ ”يعرف المجرمون بسيماهم فيؤخذ بالنواصي والاقدام۔“

الرحمن۔ ۴۱

اس آیت کا مظاہرہ قیام قائم آل محمد کے موقع پر ہوگا۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۵۱۴

۱۵۴۔ ”والسابقون السابقون اولئك المقربون۔“
الواقعه۔ ۱۰۔ ۱۱

یہ علی علیہم السلام اور ان کے شیعہ ہیں۔ رسول اکرم۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۲۱۶

۱۵۵۔ ”واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین۔۔۔“
الواقعه۔ ۲۷۔ ۲۸

ہم اور ہمارے شیعہ اصحاب یمین ہیں۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۲۹۳

۱۵۶۔ ”فما ان كان من المقربين۔“

الواقعه۔ ۸۸۔ ۸۹

آل محمد ہی مقربین اور سابقین ہیں۔ رسول اکرم۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۳۲۶

۱۵۷۔ ”وامان كان من اصحاب الیمین فسلام لك من اصحاب الیمین۔“

الواقعه۔ ۹۰۔ ۹۱

یہ ہم اہل بیت علیہم السلام کے شیعہ ہیں۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۲۹۴

۱۵۸۔ ”اعلموا ان الله يحيي الارض بعد موتها۔“
الحديد۔ ۱۷

ظہور قائم آل محمد کی طرف اشارہ ہے۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔

ینابیع المودة ص ۵۱۴

۱۵۹۔ ”يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وأمنوا برسوله يوتكم كفلين من رحمته۔“

الحديد۔ ۲۸

کفلین رحمت حسن علیہم السلام و حسین علیہم السلام ہیں اور نور علیہم السلام بن ابی

طالب علیہم السلام۔ ابن عباس۔
شواہد التنزیل ۲ ص ۲۲۷

۱۶۰۔ ”لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله۔۔۔“

مجادله۔ ۲۲

آیت میں حزب اللہ ائمہ اثنا عشر کے شیعہ ہیں۔ رسول اکرم۔

ینابیع المودة ص ۴۴۳

۱۶۱۔ ”ما اناء الله علي رسوله من اهل القري' فله و للرسول ولذي القري'۔“

حشر۔ ۷

ذی القریٰ سے مراد رسول کے قرابت دار ہیں۔ ابن عباس۔

غایة المرام ۳۳۴

۱۶۲۔ ”و یوثرون علي انفسهم ولو كان بهم خصاصة۔“
حشر۔ ۹

یہ آیت علی علیہم السلام و فاطمہ علیہم السلام اور حسن علیہم السلام و حسین علیہم السلام کی

شان میں نازل ہوئی ہے۔ ابن عباس۔
شواہد التنزیل ۲ ص ۲۴۷

۱۶۳۔ ”یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہم واللہ متم نوره ولو کره الکافرون۔“
 نور امام ہے اور اتمام تکمیل عدد امامت ہے۔ امام زین العابدین علیہم السلام۔
 ینابیع المودۃ

۱۶۴۔ ”هو الذي ارسل رسوله بالهدى^۱ ودين الحق ليظهره علي الدين كله ولو کره المشركون۔“
 الصف۔ ۹

اس کا مصداق ظہور قائم علیہم السلام کے وقت سامنے آئے گا۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔
 ینابیع المودۃ۔ ۵۰۸

۱۶۵۔ ”واذا راو تجارة ولهوا انفضوا اليها وتركوك قائما۔“
 جمعہ۔ ۱۱
 نماز میں رہ جانے والوں میں علیہم السلام، حسن علیہم السلام، حسین علیہم السلام، سلمان،
 ابوذر او مقداد تھے۔ ابن عباس۔
 غایۃ المرام ص ۴۰۲

۱۶۶۔ ”فأمنوا بالله ورسوله والنور الذي انزلنا۔“
 نور سے مراد امام وقت ہے۔ امام زین العابدین علیہم السلام۔
 ینابیع المودۃ

۱۶۷۔ ”وان تظاهروا عليه فان الله هو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین۔“
 تحریم۔ ۴
 یا علیہم السلام! صالح المومنین تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ رسول اکرم۔
 ینابیع المودۃ ص ۹۳

۱۶۸۔ ”يوم لا يجزي الله النبي و الذين معه نورهم يسعي^۱ بين ايديهم و بايمانهم۔“
 تحریم۔ ۸
 الذین آمنوا علیہم السلام، فاطمہ علیہم السلام، حسن علیہم السلام، حسین علیہم السلام، حمزہ
 اور جعفر ہیں۔ ابن عباس۔
 غایۃ المرام ص ۴۳۶

۱۶۹۔ ”حتي اذا راوا ما يوعدون فسيعلمون من اضعف ناصراً و اقل عدداً۔“
 الجن۔ ۲۴
 ظہور قائم آل محمد کی طرف اشارہ ہے۔ امام زین العابدین علیہم السلام۔
 ینابیع المودۃ ص ۵۱۵

۱۷۰۔ ”ان هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الي ربه سبيلاً۔“
 مزمل۔ ۱۹
 جس نے مجھ سے اور میرے اہل بیت علیہم السلام سے تمسک کیا اس نے خدا کا راستہ اختیار کر
 لیا۔ رسول اکرم۔
 صواعق محرقہ ص ۹۰

۱۷۱۔ ”فاذا نقر في الناقر # فذلك يومئذ يوم عسير۔“
 مدثر۔ ۸۔ ۱۰
 روز ظہور قائم علیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ امام جعفر صادق علیہم السلام۔
 ینابیع المودۃ ص ۱۵۱

۱۷۲۔ ”كل نفس بما كسبت رهينة الا اصحاب اليمين۔“
 مدثر۔ ۲۸۔ ۴۰
 ہم اور ہمارے شے عہ اصحاب یمین ہیں۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔
 شواہد التنزیل ص ۲۹۳

۱۷۳۔ ”هل اتي^۱ علي الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكوراً۔“
 دھر۔ ۱۔ ۲۱
 یہ سورہ اہلبیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوا ہے اور سائل جبرئیل تھے جن کے ذریعہ
 قدرت نے اہلبیت علیہم السلام کا امتحان لیا تھا۔ ابن عباس۔ تفسیر قرطبی، غایۃ المرام ص ۳۶۸

۱۷۴۔ ”ان المتقے ن في ظلال وعے ون۔“

مرسلات ۴۱-۴۴

متقے ن علیعلیہم السلام، حسنعلیہم السلام، اور حسے نعلیہم السلام ہیں۔ ابن عباس۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۳۱۶

۱۷۵۔ ”فلا اقسام بالخنس۔“

تکوے ر۔ ۱۵

غے بت امام مہدیعلیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ امام محمد باقر علیہم السلام۔

ے نایے ع المودة ص ۵۱۵

۱۷۶۔ ”ومزجہ من تسنیم # عینا یشرب بها المقربون۔“

المطفین۔ ۲۷-۲۸

مقربین آل محمد ہیں۔ رسول اکرم۔

شواہد

التنزیل ۲ ص ۳۲۶

۱۷۷۔ ”والسما ذات البروج۔“

البروج۔ ۱

میں آسمان ہوں اور ائمہ اہل بیتعلیہم السلام بروج جن کے اول علیعلیہم السلام ہیں اور ر آکر

مہدیعلیہم السلام۔ رسول اکرم۔

ینایع المودة ص ۵۱۵

۱۷۸۔ ”ووالد وما ولد۔“

البلد۔ ۳

علیعلیہم السلام اور اولاد علیعلیہم السلام مراد ہیں۔ امام محمد باقرعلیہم السلام۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۳۳۱

۱۷۹۔ ”فلا اقتحم العقبة۔“

البد۔ ۱۱-۱۲

عقبات قیامت سے میرے اور میرے اہلبیتعلیہم السلام کے علاوہ کوئی آسانی سے نہیں گذر

سکتا ہے۔ رسول اکرم۔

غایة المرام ص ۳۲۶

۱۸۰۔ ”والشمس وضحاها والقمر اذا تلتها۔“

الشمس۔ ۱-۴

شمس رسول اکرم، قمر علیعلیہم السلام، نہار حسنینعلیہم السلام اور لیل بنی امیہ ہیں۔ ابن

عباس۔

شواہد التنزیل ۲ ص ۳۳۳

۱۸۱۔ ”ولسوف یعطیک ربک فترضی۔“

الضحیٰ۔ ۵

رضائے پیغمبر اسی میں ہے کہ اہل بیتعلیہم السلام میں کوئی جہنم نہ جائے پائے۔ ابن عباس۔

جامع البیان فی تفسیر القرآن

۱۸۲۔ ”ورفعنا لک ذکرک۔“

انشراح۔ ۴

بقائے نسل پیغمبر کی طرف اشارہ ہے۔ شیخ اسماعیل حقی۔

تفسیر روح البیان

۱۸۳۔ ”والتین و الزیتون و طور سینین و هذا البلد الامین۔“

التین۔ ۱-۸

تین و زیتون حسنعلیہم السلام و حسنینعلیہم السلام، طور سینین امیر المومنینعلیہم السلام اور

بلد امین رسول اکرم ہیں۔ امام موسیٰ کاظمعلیہم السلام۔

شواہد التنزیل

۱۸۴۔ ”ان الذین آمنوا و عملوا الصلحت اولئک ہم خیر البریة۔“

البینة۔ ۷-۸

آل محمد خير البريه هبى - رسول اكرم.

شواهد التنزيل ۲ ص ۳۶۴

۱۸۵۔ ”ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم۔“ التكاثر۔ ۸

اس نعمت سے مراد ہم اهل بیتعلیہم السلام کی محبت ہے۔ امام علی بن موسیٰ الرضاعلیہم السلام۔
ینابیع المودة ص ۱۱۱-۱۱۲

۱۸۶۔ ”الا الذين آمنوا وعملوا الصلحٰت و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر۔“ العصر۔ ۲

آیت کا مصداق اول علیعلیہم السلام بن ابی طالبعلیہم السلام ہے۔ ابن عباس۔

شواهد التنزيل ۲ ص ۳۴۷

۱۸۷۔ ”انا اعطیناک الكوثر۔“ کوثر۔ ۱

کوثر ہم اهل بیتعلیہم السلام کی منزل جنت کا نام ہے۔ رسول اكرم.

شواهد التنزيل ۲ ص ۳۷۶

مذکورہ بالا آیات اگرچہ ارقام کے اعتبار سے ۱۸۸ ہیملیکن حقیقتاً ۳۰۰ کے قریب ہیں جن میں اکثر مقامات پر ایک پورے سلسلہ آیات کو ایک شمار کیا گیا ہے جس طرح کے سورہ دھر کو ایک نمبر دیا گیا ہے، حالانکہ اس میں ۳۱ آیات ہیں اور یہ پور اسورہ اهل بیتعلیہم السلام کے ایثار اور کرم کے مظاہرہ کے موقع پر نازل ہوا ہے۔

ان آیات کے علاوہ سورہ محمد کے معیار کے مطابق دیکھا جائے تو تمام آیات قرآنی میں یا سیرت و فضیلت اہلبیتعلیہم السلام کا جلوہ نظر آتا ہے یا ان کی دشمنوں کی خباثت و شرارت اور ان کے انجام آخرت کا ذکر ہے اور اس طرح اہلبیت طاہرینعلیہم السلام کو بلا تردد مرکز و محور قرآن قرار دیا جا سکتا ہے جیسا کہ بعض روایات میں اشارہ کیا گیا ہے!

ضرورت امام از روئے عقل و قرآن

تمام اہل اسلام اور دیگر جملہ مذاہب کے نزدیک وجود الہی (سیطان) تسلیم شدہ ہے قرآن شریف میں اکثر مقامات پر تذکرہ سلطان موجود ہے جس میں بتا گیا ہے کہ شیطان انسان کا دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنے والا ہے نیز شیطان نے خود بھی دربار خداوندی اپنا بیچلچل واضح کیا ہے کہ میں سوائے تیرے مخلص بندوں کے سب کو بہکاؤں گا اور راہ راست سے منحرف کروں گا چنانچہ وہ انسانوں میں خون کی طرح سراپت کرتے ہوئے ہر فرد کو بہکاتا رہتا ہے اور ضلالت و گمراہی اس کا مشغلہ ہے۔

مگر یہ بھی حق ہے کہ خالق شیطان خدا ہے اور اسی نے اس کو وقت معلوم تک مہلت بھی عطا کی ہے۔ اس لئے عقلا ضروری ہے کہ جب تک کائنات میں اسے گمراہ کرنے والے کا وجود باقی ہے اس وقت تک اسی طرح کسی ہدایت کرنے والے کا وجود بھی ہونا چاہیے۔ ورنہ انسان اپنی فطری تخیل کی کمزوریوں کی بنا پر شرارت اور گناہ پر مجبور سمجھا جائے گا۔ خداوند عالم کا شیطان کو موجود رکھنا اور مخلوق کو بغیر ہادی چھوڑنا مخلوق پر ظلم کے مترادف ہوگا اور جب انسان فطرتاً گناہ و گمراہی پر مجبور سمجھا لیا جائے گا تو پھر جزا و سزا وجود جنت و دوزخ سب بے کار ہو جائے گا۔

اسی لئے قدرت نے کائنات کو از ابتدا کبھی کبھی بغیر ہادی نہیں چھوڑا چنانچہ حضور صلعم کے متعلق ارشاد ہے کہ ”اے پیغمبر توبیشے رونڈے رہے اور بوقوم کے لئے ایک ہادی ہے۔“ گویا ہدایت کا انتظام من جانب اللہ ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ مگر ظاہر ہے کہ وہ انسان جو خود محتاج ہدایت ہو برگر بگڑ ہادی نہیں ہوسکتا بلکہ ہادی وہی ہوسکتا ہے جو خود ہدایت یافتہ ہو اور جس کا دامن گناہوں سے مبرا ہو اور صرف وہ معصوم ہی ہوسکتا ہے گمراہ اور خطاکار انسان برگر ہدایت کا اہل نہیں ہوسکتا کیونکہ اوخویشن گم است کر ابربری کند

اسی طرح یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ ہادی وہی ہوگا جو بالفطرت ہدایت یافتہ ہو اور جو ہدایت یافتہ ہوگا اسی کو ”مہدی“ کہتے ہیں اور کسی اےسے کے وجود سے عقلا زمانہ کبھی خالی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ تخلیق بشری کی ابتداء سے یہ سلسلہ جاری وساری ہے بلکہ پہلا بشر بھی بشکل ہادی ہی زینت زمین کا سبب بنا ہے اور از آدم تا خاتم سلسلہ ہدایت و نبوت جاری رہا ہے جن میں ہرنبی کی معصوم زندگی ضرورت ہدایت کو پوری کرتی رہی ہے اس لئے بعد از ختم نبوت جبکہ زمانہ باقی ہے اور اس کو قیامت تک باقی رہنا ہے تو ضروری ہے کہ اےسا ہی معصوم سلسلہ ہدایت اب بھی جاری رہے مگر دنیا جانتی ہے کہ اےسی معصوم شخصے تے بعد از نبی اکرم علاوہ ذرےت خاص و آل پیغمبر کے اور کوئی نہیں ہے کسی ظاہری راہ نمائے اپنے معصوم ہونے کا دعویٰ کیا ہے اسی لئے اس دور کے لئے بھی جملہ اہل اسلام متفق ہیں کہ اس زمانے کے امام حضرت مہدی علیہ السلام بھی ذرےت پیغمبر ہی سے ہوں گے جن کا وجود مسلم و محقق ہے ذرےت پیغمبر میں جو سلسلہ امامت جاری رہا ہے اس میں کے بارہوے امام حضرت حجت ابن الحسن العسکری علیہ السلام موجود ہیں اور غائب ہیں آپ فرےضہ ہدایت کو پوشےدہ رہ کر اسی طرح انجام دے رہے ہیں جس طرح سلطان پوشےدہ رہ کر گمراہی و بہکانے میں مصروف ہے۔

حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرور کائنات کی مشہور حدیث ”حدیث ثقلین“ جو حضور نے آخری حج کے موقع پر ارشاد فرمائی۔ تقریباً جملہ اہل اسلام میں متفق علیہ ہے اس حدیث میں حضور نے اپنے بعد کی ہدایت کا انتظام واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ انی تارک فے کم الثقلین کتاب اللہ و عترتی و اہلبیتہ تی۔ الخ (اے مسلمانوں! میں اپنے بعد تمہارے درمیان ہدایت کے لئے دو گرانقدر چےزے چھوڑ رہا ہوں جن میں ایک قرآن اللہ کی کتاب اور دوسرے مےری عترت و اہلبیت ہیں تم ان دونوں سے اپنا رشتہ وابستہ رکھو گے تو برگر گمراہ نہ ہو گے اور یہ آپس میں برگر جدانہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر نہ پہنچ جائےں) اس حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ بعد از پیغمبر مسلمانوں کے لئے واجب الاتباع ”اہلبیت رسول“ اور واجب العمل کتاب اللہ (قرآن) ہے اور ان سے تمسک کے بغیر نجات ممکن نہیں ہے اسی لئے ان کا قیام قیامت تک ساتھ رہنا ضروری نہیں ہے ظاہری طور سے کتاب اللہ یعنی قرآن تو مسلمان کے پاس موجود ہے مگر اہلبیت کی بہ ظاہر فرد نظر نہیں آتی لےکن یہ ارشاد اس ذات گرامی کا ہے جس کی جانب دروغ اور جھوٹ کاشائہ بھی نظر نہیں ہوسکتا بلکہ اعلان قرآن کی روسے ان کا ارشاد خدا کا ارشاد ہے اس لئے عقلا و شرعا ماننا پڑے گا کہ اہل بیت پیغمبر میں سے کسی بھی فرد کا باقی رہنا اشد ضروری ہے اور اس وقت تک ضروری ہے جب تک دنیا میں قرآن باقی ہے اور اہلبیت پیغمبر میں اےسی جو ذات بھی ہوگی وہ ہادی ہوگی اور کوئی ہادی ہونہیں سکتا جب تک کہ مہدی نہ ہو۔ اس لئے اگر آج کوئی اےسے امام کے وجود کا منکر ہوگا جو نسل اہلبیت سے ہوتو اس کو وجود کتاب کا بھی انکار کرنا پڑے گا کیوں کہ حضور کا ارشاد ہے کہ ”یہ دونوں برگر جدانہ ہیں ہوسکتے“ بلکہ ساتھ ساتھ یہ رہیں گے لہذا واضح ہو گیا کہ جب قرآن موجود تو اہلبیت رسول میں سے کوئی نہ کوئی اےسا وجود ضرور ہے جو قرآن کے ساتھ ہو اور اہلبیت رسول مع آنحضرت چہارہ معصومےن ہیں جن میں علاوہ دختر پیغمبر جناب فاطمہ الزہرا صلوات اللہ علیہا کے بارہ امام شامل ہیں ان میں سے آج تک گیارہ امام از حضرت علی تا حضرت امام حسن عسکری گزر چکے ہیں اب صرف بارہوں فرزند یعنی صرف حضرت امام مہدی علیہ السلام باقی ہیں جن کا وجود کتاب خدا کے ساتھ باقی ہے اور انہیں کی وجہ سے یہ قرآن باقی ہے ان کا نظر نہ آنا موجود نہ ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے جملہ اہل اسلام عقےدہ رکھتے ہیں کہ امام مہدی اہلبیت رسول ہی سے ہیں اور وقت مقررہ پر ظاہر ہوں گے ان کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

حدیث مذکور کی اسناد اس قدر کتب میں موجود ہیں مجھے اس کے متعلق کچھ تحریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ عام مسلمانوں کی کتابوں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں علاوہ ازاں دیگر اکثر احادیث و آیات قرآنی بطور دلے ل اس بارے میں موجود ہیں۔ کتاب ہذا کا اختصار تفصیلاً طور سے تحریر کرنے میں مانع ہے، مطالعہ کے شوقین طالبان حق اور صاحبان ذوق و شوق صراط السری فی احوال المہدی اور کفایۃ الطالب محمدابن شافعی میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں بطور نمونہ صرف دو حدیثیں پیش کی جارہی ہیں

۱۔ ابن عباس، انس، جابر، ابن ماجہ، احمد بن حنبل وغیرہم نے روایت کی کہ رسول اکرم نے ارشاد فرمایا کہ اگر حیات دنیا میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی ضرور اللہ میرے اہلبیبت سے ایک شخص کو قائم کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا۔ جسے ساکھ وہ ظلم و جور سے پرہیزگی ہوگی۔

نوٹ: اس حدیث پر حملہ اہل اسلام متفق ہیں۔

۲۔ بخاری شریف صحیح مسلم اور دیگر کتابوں میں موجود ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ”یکون بعدی اثنا عشر امیرا کلہم من قریش

اور بعض نسخوں میں ”من بنی ہاشم“ یعنی پیغمبر نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے جو کل قریش سے ہوں گے پھر تخصیص کے ساتھ فرمایا کہ بنی ہاشم سے۔

یہ حدیث بخاری میں تین طرح صحیح مسلم میں نو طرح، ابو داؤد میں تین طرح ترمذی میں ایک طرح حمیدی میں تین طرح اور دیگر متعدد کتابوں میں متعدد طرحوں سے مروی ہے اس لئے پتہ چلتا ہے کہ پیغمبر اکرم نے چند مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی جس میں کہیں قریش فرمایا اور کہیں تخصیص کر کے بنی ہاشم مگر بارہ کی قے دہر جگہ موجود ہے اب یہ بالکل واضح ہے کہ یہ بارہ امیر، خلیفہ، حاکم یا امام علاوہ اہلبیبت رسول کے دوسرے نہیں ہو سکتے کیونکہ نہ تو کوئی دوسرے سلسلہ کاکوئی خلیفہ و امیر اس آج موجود ہے جس کا وجود قرآن کے ساتھ تسلیم کیا جائے اور نہ کوئی حاکمی و امیری سلسلہ بارہ پر ختم ہو جاتا ہے رہے اصحاب رسول جو خلیفہ کہلائے وہ بارہ نے تھے نہ بنی امیہ کے تاجداروں میں یہ تعداد پوری ہوتی ہے اور نہ بنی عباس کے بادشاہوں میں اس درست صرف یہی ہے کہ ان امیروں سے مراد صرف بنی ہاشم اور اہلبیبت رسول میں سے بارہ امام ہی ہو سکتے ہیں جن کے اول علی اور آخری بار بوئے امام مہدی علیہ السلام حجت خدا و رسول موجودہ ہیں۔ جن کی وجہ سے اب تک دین محمدی و وجود عالم باقی قائم ہے اور قیامت کو بھی انہیں کا انتظار باقی ہے۔

غائب امام کافائدہ اور صورت استفادہ

قرآن میں سب سے پہلے غیبت پر ایمان لانے والوں کا ذکر ہے سورہ الحمد کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ یہی آیت ہے

الم نلک الکتاب لایب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب

یعنی وہ کتاب ہے جس کے کتاب الہی ہونے میں کوئی شک نہیں یہ ان پر ہے زگاروں کے لئے رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

خداوند عالم کے اس فرمان کے بعد ہر مسلمان کے لئے غیب پر ایمان لانے کی اہمیت ظاہر ہے اور عقل بھی یہی کہتی ہے کہ بندوں کو اپنی زندگی میں غیب کی باتوں کا اقرار کئے بغیر چارہ کار نہیں یہی وجہ ہے کہ لامذہب شخص کو بھی اس کا قائل ہونا پڑتا ہے اور مذہب والے خدا کو مانتے ہیں۔ وہ بلا تامل ایک اسی طاقت کے سامنے سر جھکاتے ہیں جو نہ کسی کے مشاہدے میں آئی اور نہ آسکتی ہے۔

خدا کی نشانے ان نظر آتی ہیں مگر وہ خود نظر نہیں آتا پھر قے امت پر، حساب و کتاب پر، بہشت و دوزخ پر، بے دیکھے ایمان لانا ضرور ہے پس اسی تمام غیبی چیزوں پر ایمان رکھنے والے ہر منصف مزاج کو پس و پیش نہیں ہوسکتا جن کی موجودگی کی سنکڑوں دلی لے موجود ہیں۔

موجودات عالم میں غیبت کے دو طریقہ ہیں۔

ایک یہ کہ وہ جسے نظر نہیں آتی ہوں جسے کہ جنت و اصحاب کھف اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ غائب ذاتیں نظر تو آتی ہیں مگر ان کی پہچان نہیں ہوتی جسے کہ جنات و حضرت خضر و حضرت الیہ اس وغیرہ ہیں یہی صورت حجت علیہ السلام کی ہے کہ لوگ حضرت کو دیکھتے ہیں لے کن پہچانتے نہیں ہیں اور اس غیبت کا صرف یہ مطلب ہے کہ امام زمانہ درپردہ منصب امامت کی ذمہ داری انجام دے رہے ہیں جنت درپردہ موجود ہے مگر نہ اس کی نعمتیں ہم تک آتی ہیں نہ ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں پھر یہی کوئی عاقل اس وقت اس کے وجود کو بے فائدہ نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ اس کے تذکرے اطاعت الہی کی طرف متوجہ کرتے ہیں لہذا جب غیبت میں جنت کا وجود مفید ہے تو کم از کم اسی طرح بحالت غیبت امام زمانہ کا وجود مفید ہے۔ خدا کی بنائی ہوئی جنت کو اس وقت لوگ نہیں دیکھتے لے کن اس کے بنائے ہوئے امام و حجت کو پہلے بھی دیکھا گیا اور اب بھی خوش قسمت صاحبان زرارے سے مشرف ہوتے ہیں۔

ہر امام کا کام دین و ملت کی حفاظت و نگہداشت ہے وہی رہنمائے عالم ہوتا ہے لے کن اس رہنمائی کی دو صورتیں ہیں اگر اس کو دینے وی اقتدار بھی حاصل ہے تو کار بدایت حکومت کے ذریعے سے انجام پائے گا اور اگر مخالف قوتوں کی مزاحمت سے اسے تسلط ہوگا تو اس کا منصبی کی تکمیل مخفی طریقے پر ہوتی رہے گی جسے کہ اس زمانہ میں ہورہی ہے کہ اصول اسلام و قانون شرعیت محض فروع امام سے باقی ہیں اور جزوی مسائل میں بر شخص کے لئے حضرت کے احکام نافذ نہ ہونے سے منصب امامت پر کوئی اثر نہیں پڑسکتا کہ و نہ کہ دینے والوں نے بدقسمتی سے اپنا یہ نقصان آپ کے ابے ان کے مظالم اور کمزوریوں ہی اس پردہ غیبت کا باعث ہیں اور یہ سب ان کے کردار کا نتیجہ ہے۔

انبیاء ہوں یا ائمہ، جب سب کا تقرر خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور یہ دین دینے والوں کے بادشاہ ہوتے ہیں کسی کی رعیت نہیں ہوتے اگر کہیں دینے وی رعیت و حکومت پر دوسرے لوگ قابض ہو جائیں تو اس سے ان کی نبوت و امامت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اسی طرح یہ حضرات حاضر ہوں غائب ہوں بحالت میں نبی و امام رہتے ہیں حضور و عدم حضور غیبت و ظہور سے شان نبوت و امامت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ انبے کی بھی غیبتیں ہوتی ہیں نبی تھے اور نبی رہے اسی طرح حضرت حجت علیہ السلام ہر حال میں امام ہیں اور حضرت کا وجود مبارک تمام عالم خدا کے لئے رحمت و نعمت ہے۔ حضرت حجت علیہ السلام اسی نور رسول اللہ کے حامل ہیں جس سے خطاب الہی ہوا تھا: لولاک لما خلقت الافلاک یعنی تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو بے دانہ کرتا پس عالم کی پے دانش جس پر موقوف ہے اسی پر عالم کا بقا موقوف ہے اگر یہ نہ ہوں تو ساری دینے ختم ہو جائے اسی لئے تو اس نور کے حامل امام موجود ہیں اور ہر قسم کی نعمتیں عام خلائق کے شامل حال ہیں آسمان سے بارش ہوتی ہے، زمین سے دانا اگتا ہے، درختوں میں پھل آتے ہیں، عقول میں سمجھنے کی قوت ہے، آنکھوں میں بصارت ہے، کانوں میں سماعت ہے۔ زبان میں گوئی ہے اور انعامات الہیہ کا ذریعہ روئے زمین پر حجت خدا کا وجود ہے جو رحمة للعالمین کے فرزند ہیں۔ جن کی برکت سے دینے باوجود ان بدکرداروں کے جو سابقہ امتوں پر نزول عذاب کا باعث ہوتی رہی ہیں، عذابوں سے محفوظ ہیں اور پہلے کے عالم کے عذاب مسخ و خسف، غرق و حرق یعنی صورتوں کا بدل جانا، زمین میں دھنسا، پانی میں ڈوبنا، آگ میں جلنا سب کے سب انہیں کے سبب سے رکے ہوئے ہیں۔ و نہ کہ عذاب نازل نہ ہونے کے دو سبب قرآن میں ہے ان ہوئے ہیں

یا رسول اللہ کی موجودگی، یا بندوں کا استغفار

وماکان اللہ لیعذبہم و انت فیہم و ماکان اللہ معذبہم و ہم یستغفرون

یعنی اے رسول، جب تک تم ان میں موجود ہو خدا ان پر عذاب نہ کرے گا اور نہ اسی حالت میں عذاب نازل فرمائے گا کہ لوگ استغفار کرتے رہیں۔

پس اب نہ رسول اللہ تشریف فرما ہیں نہ سب بندے معافی کے خواہاں ہیں، توبہ واستغفار مثل نہ ہونے کے ہے پھر عذاب کے و نازل نہیں ہوتا؟ صرف اس لئے کہ قائم مقام رسول بمنام رسول موجود ہیں جو فرزند رسول ہیں، وارث رسول ہیں جن کا فعل، فعل رسول ہے، جن کا وجود وجود رسول ہے، جن کا نور نور رسول ہے اور وہ اسی نور مبارک کے حامل ہیں جو غارت خلقت عالم اور سبب بقائے عالم ہے یہی مطلب اس فرمان نبوی کا ہے

النجوم امان لاهل السماء و اهل بيتي امان لاهل الارض یعنی ستارے اہل آسمان کے لئے امان کا سبب ہیں اور میرے اہل بیت زمین والوں کے واسطے باعث امن و امان ہیں۔

ستارے نہ ہوں تو آسمان والوں کے لئے مصیبت ہے اور میرے اہل بیت میں سے کوئی نہ ہو تو زمین والوں کے لئے مصیبتیں ہیں

یہ بھی حضرت کا ارشاد ہے کہ اگر ایک ساعت بھی روئے زمین حجت خدا سے خالی ہو جائے تو ساری زمین تباہ و برباد ہو جائے گی، اور حجت خدانہ ہونے کی صورت میں زمین اس طرح موجوں سے مارے گی جس طرح سمندر موج زنی کرتا ہے۔ جابر بن عبد اللہ انصاری نے رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ آئے زمانہ غیبت میں قائم آل محمد سے دوستوں کو فائدہ پہنچے گا؟ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ”ہاں! اے جابر اس خدا کی قسم جس نے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، رقبے نا ان کی غیبت میں وہ ان سے منتفع ہوں گے اور ان کے نورس و لائے سے اسی طرح روشنی حاصل کرے گا جس طرح لوگ آفتاب سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اگرچہ اس پر بادل چھائے ابوا ہو۔

یہ ہے غمیر اسلام کا مختصر کلام ہے جس میں حضرت نے اپنے فرزند کو آفتاب سے تشبیہ دی ہے اس جتنا بھی غور کرے اجائے انتہائی آنکھوں میں نور دل میں سرور پے دابوگا۔

جس طرح آفتاب سے دنے روشن رہتی ہے وہ کائنات عالم کی زندگی کا ذریعہ ہے اس کی روشنی سے مخلوقات کے کام نکلتے ہیں، ضروریات پوری ہوتی ہیں، حاجات برآتی ہیں۔ اسی طرح وجود عالم کی روشنی امام علیہ السلام سے ہے انہیں کے ذریعہ سے دنے امین نور ہدایت قائم ہے، وہی علوم و معارف کا وسیلہ ہے، ان کے توسل سے حاجت روائی ہوتی ہے بلا و مصیبت کے اے سے موقعوں پر کہ جب کوئی فریاد رس نہ ہو، اے دوں کے دروازہ ہر طرف سے بند ہو چکے ہوں، ماہوسی کا عالم ہو تو وہی بارگاہ الہی میں شفاعت کرتے ہیں اور ساری بلائیں دفع ہو جاتی ہیں ظاہر ہے کہ جسے سامکان ہوتا ہے وہی ہی اس میں روشنی پہنچتی ہے جتنا بھی حائل ہونے والی چیزیں کم ہوں گی اتنی ہی اس میں دھوپ آئے گی جتنے وسیع دروازہ ہوں گے، جتنے روشن دان ہوں گے، اتنی ہی شعائیں کمرہ میں داخل ہوں گی اسی طرح انسان جس قدر علائق جسمانیہ سے منزہ اور معارف روحانیہ پر فائز ہوگا اسی قدر اس کا سہ نہ امام علیہ السلام کے انوار امامت کی روشنی سے منور ہوگا۔ یہاں تک کہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو آسمان کے نیچے ہو، اور چاروں طرف سے آفتاب کی راحت رساں، روح افزا شعاعیں اس پر پڑ رہی ہوں۔

پھر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ایک بستی میں سورج نظر نہ آئے تو دوسری آبادی میں چھپا رہے بلکہ بے وقت کسی شہر میں دھوپ ہوتی ہے کسی میں گھٹا ہوتی ہے کسی ملک میں دن ہے کسی میں رات ہے، کہیں دھوپ میں مصلحت ہے جب آفتاب صاف دکھائی دے رہا ہو تو تھوڑی سی دیر بھی آنکھیں کھول کر اس کی طرف نظر قائم نہیں رہتی اور اسی صورت سے ہر شخص اس کی روشنی کا متحمل نہیں ہو سکتا بلکہ بعض اوقات اے سے عمل سے بے نائی جاتی رہتی ہے۔ اسی طرح یہ اے سا وقت ہے کہ اگر امام علیہ السلام ظاہر ہو جائیں تو بہت سے لوگ حضرت کو دے کھنے سے بالکل اندھے اور حق سے منحرف ہو سکتے ہیں کہ ان میں اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے وہ کمزور ہوں پے د ہو چکی ہیں کہ حق کے حمل کی قوت باقی نہیں رہی حالانکہ وہ بظاہر اس زمانہ غیبت میں اسلام پر قائم ہیں۔ اس وقت حضرت حجت علیہ السلام کی مثال آفتاب کی مثال ہے جب کہ وہ بادل میں پوشے دہ کہ اے سی حالت میں بھی اس کی روشنی سے دنے فائدہ اٹھاتی ہے اگرچہ بے بصارت آدمی محروم رہتا ہے۔

اسی طرح امام علیہ السلام کے فے وض سے ایمان کی بے نائی والے مستحقے ض بوربے ہیں لے کن بے بصیرت لوگ محروم ہیں۔ اور یہ کہ باوجود ابر کے بھی بعض اہل نظر سورج کو اسی طرح دے کہ لے تے ہیں کہ عکاس ذرا بادل ہٹا اور ان کی نگاہ اس پر پڑ گئی مگر دوسروں کو دے کھائی نہیں دے تا۔ آفتاب کے مقابل ابر کا حصہ دفعنا ہلکا ہوا اور تے نظر لوگوں نے قرص آفتاب کو دے کہ لے لے کن عام طور پڑ سب لوگوں کی نظریں اس پر نہ پڑ سکیں اسی طرح کچھ خوش قسمت لوگ موجودہ زمانہ غیب میں بھی امام علیہ السلام کی زہارت سے مشرف ہوتے ہیں اور ان کو شرف ملاقات ہوسکتا ہے۔

ایمان بالغیب و انتظار ظہور ضرور دشوار گزار منزل ہے مگر اسی مبارک کہ جناب رسالت مآب نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے بعد اے اے سی قوم آئے گی جن میں اے ایک شخص اجر و ثواب میں تمہارے پچاس آدمیوں کے برابر ہوگا۔ انہوں نے عرض کے ا کہ اے حضرت ہم نے تو بدر و حنین میں جہاد کئے، ہمارے تذکرے قرآن میں ہیں فرمایا کہ اگر ان کے جسے مصائب و صعوبتیں پے ش آئے تو تم ان کی طرح صبر نہیں کر سکتے۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ظہور کے منتظر رہنا کے و نہ کہ خدا کے نزدیک بہتر سے عمل انتظار ہے اور ہمارے امر کا منتظر مثل اس شخص کے ہے جو راہ خدامیں شہید ہوا اور اپنے خون میں لوٹے۔

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام

امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سلسلہ عصمت محمدیہ کی چودھویں اور سلک امامت علویہ کی بارہویں کڑی ہیں آپ کے والد ماجد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور والدہ ماجدہ جناب نرجس (۱) خاتون تھیں۔

آپ اپنے آباؤ اجداد کی طرح امام منصوب، معصوم، اعلم زمانہ اور افضل کائنات ہیں۔ آپ بچپن ہی میں علم و حکمت سے بھرپور تھے۔ (صواعق محرقة ۲۴۱ #) آپ کو پانچ سال کی عمر میں وے سی ہی حکمت دے دی گئی تھی، جسے حضرت عری کو ملی تھی اور آپ بطن مادر میں اسی طرح امام قرار دئے گئے تھے، جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی قرار پائے تھے۔ (کشف الغمہ ص ۱۳۰) آپ انبیاء سے بہتر ہیں۔ (اسعاف الراغبین ص ۱۲۸) آپ کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شمار پے شرن گوئیوں فرمائی ہیں اور اس کی وضاحت کی ہے کہ آپ حضور کی عترت اور حضرت فاطمہ الزہرا کی اولاد سے ہوں گے۔ ملاحظہ ہو جامع صغیر سیوطی ص ۱۶۰ طبع مصر و مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۸۴ طبع مصر و کنوز الحقائق ص ۱۲۲ و مستدرک جلد ۴ ص ۵۲۰ و مشکوٰۃ شریف) آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ امام مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰ ان کے پے چھے نماز پڑھیں گے ملاحظہ ہو صحیح بخاری پ ۱۴ ص ۳۹۹ و صحیح مسلم جلد ۲ ص ۹۵ صحیح ترمذی ص ۲۷۰ و صحیح ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۰ و صحیح ابن ماجہ ص ۳۴ و ص ۳۰۹ و جامع صغیر ص ۱۳۴ و کنوز الحقائق ص ۹۰) آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ امام مہدی میرے خلیفہ کی حیثیت سے ظہور کریں گے اور اے ختم الدین بہ کما فتح بنا جس طرح میرے ذرے سے دین اسلام کا آغاز ہوا۔ اسی طرح ان کے ذرے سے مہر اختتام لگادی جائے گی۔ ملاحظہ ہو کنوز الحقائق ص ۲۰۹ آپ نے اس کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ امام مہدی کا اصل نام میرے نام کی طرح محمد اور کنیت میری کنیت کی طرح ابوالقاسم ہوگی وہ جب ظہور کریں گے تو ساری دنیا کو عدل و انصاف سے اسی طرح پر کر دیں گے جس طرح وہ اس وقت ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ ملاحظہ ہو جامع صغیر ص ۱۰۴ و مستدرک امام حاکم ص ۴۲۲ و ۴۱۵ ظہور کے بعد ان کی فوراً بیعت کرنی چاہیے کے و نہ کہ وہ خدا کے خلیفہ ہوں گے۔ (سنن ابن ماجہ اردو ص ۲۶۱ طبع کراچی ۱۳۷۷ھ)۔

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت

مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ ھ عوم جمعہ بوقت طلوع فجر واقع ہوئی ہے جسے سا کہ (وفیات الاعیان، روضة الاحباب، تاریخ ابن الوردی، نابع المودۃ، تاریخ کامل طبری، کشف الغمہ، جلال العرون، اصول کافی،

نور الابصار ، ارشاد ، جامع عباسی ، اعلام الوری ، اور انوار الحسینہ وغیرہ میں موجود ہے (بعض علما کا کہنا ہے کہ ولادت کا سن ۲۵۶ ہج اور مادہ تاریخ نور ہے) یعنی آپ شب برات کے اختتام پر بوقت صبح صادق عالم ظہور و شہود میں تشریف لائے ہیں ۔

#۱ نرجس ایک ۷منی بوٹی کو کہتے ہیں جس کے پھول کی شعرا آنکھوں سے تشبیہ دیتے ہیں (المنجد ص ۸۶۵) منتهی الادب جلد ۴ ص ۲۲۲۷ میں ہے کہ یہ جملہ دخل اور معرب یعنی کسی دوسری زبان سے لایا گیا ہے ۔ صراح ص ۴۲۵ اور العماد صدق حسن ص ۴۷ میں ہے کہ یہ لفظ نرجس ، نرگس سے معرب ہے جو کہ فارسی ہے ۔ سالہ آج کل لکھنؤ کے سالنامہ ۱۹۴۷ کے ص ۱۱۸ میں ہے کہ یہ لفظ ۷ونانی نرکسوس سے معرب ہے ، جسے لاطینی میں نرکس اور انگریزی میں نرس سس کہتے ہیں ۔ ۱۲۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی جناب حکمہ خاتون کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس گنتو آپ نے فرمایا کہ اے پھوپھی آپ آج ہمارے ہی گھر میں رہنے کے و نیکہ خداوند عالم مجھے آج ایک وارث عطا فرمائے گا ۔ میں نے کہا کہ یہ فرزند کس کے بطن سے ہوگا ۔ آپ نے فرمایا کہ بطن نرجس سے متولد ہوگا ، جناب حکمہ نے کہا : بے ثئے! میں تو نرجس میں کچھ بھی حمل کے آثار نہیں پاتی ، امام نے فرمایا کہ اسے پھوپھی نرجس کی مثال مادر موسیٰ جے سی ہے جس طرح حضرت موسیٰ کا حمل ولادت کے وقت سے پہلے ظاہر نہیں ہوا ۔ اسی طرح میرے فرزند کا حمل بھی بروقت ظاہر ہوگا غرض کہ میں امام کے فرمانے سے اس شب وہیں رہی جب آدھی رات گذر گئی تو میں اٹھی اور نماز تہجد میں مشغول ہو گئی اور نرجس بھی اٹھ کر نماز تہجد پڑھنے لگی ۔ اس کے بعد میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ صبح قرعے ہے اور امام حسن عسکری علیہ السلام نے جو کہتا تھا وہ ابھی تک ظاہر نہیں ہوا ، اس خیال کے دل میں آتے ہی امام علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آواز دی : اے پھوپھی جلدی نہ کے جئے ، حجت خدا کے ظہور کا وقت بالکل قرعے ہے یہ سن کر میں نرجس کے حجرہ کی طرف پلٹی ، نرجس مجھے راستے ہی میں ملے ، مگر ان کی حالت اس وقت متعہ رہی ، وہ لرزہ بر اندام تھیں اور ان کا سارا جسم کانپ رہا تھا ، میں نے یہ دیکھا کہ کران کو اپنے سے لپٹالیا ، اور سورہ قل ہوا اللہ ، انازلنا و اء الکرسی پڑھ کران پر دم کیا بطن مادر سے بچے کی آواز آنے لگی ، یعنی میں جو کچھ پڑھتی تھی ، وہ بچہ بھی بطن مادر میں وہی کچھ پڑھتا تھا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ تمام حجرہ روشن و منور ہو گیا ۔ اب جو میں دیکھتی ہوں تو ایک مولود مسعود زمین پر سجدہ میں پڑا ہوا ہے میں نے بچہ کو اٹھالیا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آواز دی اے پھوپھی ! میرے فرزند کو میرے پاس لائے میں لے گئی آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا ، اور زبان دردہان دے کر اور اپنی زبان بچے کے منہ میں دے دی اور کہا کہ اے فرزند! خدا کے حکم سے کچھ بات کرو ، بچے نے اس آیت : بسم اللہ الرحمن الرحیم و نرے دان من علی اللذین استضعفوا فی الارض و نجعلہم الوارثین کی تلاوت کی ، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین پر کمزور کر دئے گئے ہیں اور ان کو امام بنائیں اور انہیں کروئے زمین کا وارث قرار دیں ۔

اس کے بعد کچھ سبب طائروں نے آکر ہمیں گھیر لیا ، امام حسن عسکری نے ان میں سے ایک طائر کو بلایا اور بچے کو دے تے ہوئے کہا کہ خدہ فاحفظہ الخ اس کو لے جا کر اس کی حفاظت کرو یہاں تک کہ خدا اس کے بارے میں کوئی حکم دے کے و نیکہ خدا اپنے حکم کو پورا کر کے رہے گا میں نے امام حسن عسکری سے پوچھا کہ یہ طائر کون تھا اور دوسرے طائر کون تھے ؟ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل تھے ، اور دوسرے فرشتگان رحمت تھے اس کے بعد فرمایا کہ اے پھوپھی اس فرزند کو اس کی ماں کے پاس لے آ تاکہ اس کی آنکھیں خنک ہوں اور محزون و مغوم نہ ہو اور یہ جان لے کہ خدا کا وعدہ حق ہے و اکثر ہم لائے علموں لے کن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے ۔ اس کے بعد اس مولود مسعود کو اس کی ماں کے پاس پہنچا دیا گیا (شواہد النبوة ص ۲۱۲ طبع لکھنؤ ۱۹۰۵ء علامہ حائری لکھتے ہیں کہ ولادت کے بعد آپ کو جبرئیل پرورش کے لئے اٹھارے لے گئے (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۷۵) کتاب شواہد النبوت اور و فیات الاعیان و روضۃ الاحیاب میں ہے کہ جب آپ پے دابوے تو مختون اور ناف برے تھے اور آپ کے دابنہ بازو پر یہ آیت منقوش تھی جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل

کان زھوقا یعنی حق آیا اور باطل مٹ گیا اور باطل مٹنے ہی کے قابل تھا۔ یہ قدرتی طور پر بحر متقارب کے دومصرعے بن گئے ہیں حضرت نسیم مروبوئی نے اس پر کیا خوب تفسیر کی ہے وہ لکھتے ہیں #

چشم و چراغ دے دے نرجس عین خدا کی آنکھ کاتارا
بدر کمال نے مہ شعبان چودھواں اختر اوج بقا کا
حامی ملت ماحی بدعت کفر مٹانے خلق میں آیا
وقت ولادت ماشاء اللہ قرآن صورت دے کہ کے بولا
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زھوقا

محدث دہلوی شیخ عبدالحق اپنی کتاب مناقب ائمہ اطہار میں لکھتے ہیں کہ حکمہ خاتون جب نرجس کے پاس آئیں تو دے کہا کہ ایک مولود ہے دابوا ہے، جو مختون اور مفروغ منہ ہے یعنی جس کا ختنہ کیا ہوا ہے اور نہلانے دھلانے کے کاموں سے جو مولود کے ساتھ ہوتے ہیں بالکل مستغنی ہے۔ حکمہ خاتون بچے کو امام حسن عسکری کے پاس لائیں، امام نے بچے کو لیا اور اس کی پشت اقدس اور چشم مبارک پر ہاتھ پھرے اپنی زبان مطہران کے منہ میں ڈالی اور دابنہ کان میں اذان اور بائے میں اقامت کہی یہی مضمون فصل الخطاب اور بحار الانوار میں بھی ہے، کتاب روضة الاحباب و نایع المودة میں ہے کہ آپ کی ولادت بمقام سرمن رائے سامرہ میں ہوئی ہے۔

کتاب کشف الغمہ ص ۱۳۰ میں ہے کہ آپ کی ولادت چھپائی گئی اور پوری سعی کی گئی کہ آپ کی پے دائے ش کسی کو معلوم نہ ہوسکے، کتاب دمعہ ساکبہ جلد ۳ ص ۱۹۴ میں ہے کہ آپ کی ولادت اس لئے چھپائی گئی کہ بادشاہ وقت پوری طاقت کے ساتھ آپ کی تلاش میں تھا اسی کتاب کے ص ۱۹۲ میں ہے کہ اس کا مقصد یہ تھا کہ حضرت حجت کو قتل کر کے نسل رسالت کا خاتمہ کر دے۔ تاریخ ابوالفدا میں ہے کہ بادشاہ وقت معتز باللہ تھا، تذکرہ خواص الامۃ میں ہے کہ اسی کے عہد میں امام علی نقی کو زبردیا گیتا۔ معتز کے بارے میں مورخین کی رائے کچھ اچھی نہیں ہے۔ ترجمہ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی کے ص ۳۶۳ میں ہے کہ اس نے اپنے عہد خلافت میں اپنے بھائی کو ولی عہدی سے معزول کرنے کے بعد کوڑے لگوائے تھے اور تاحیات قے د میں رکھاتھا۔ اکثر تواریخ میں ہے کہ بادشاہ وقت معتمد بن متوکل تھا جس نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو زبرد سے شہید کیا۔ تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۶۷ میں ہے کہ خلیفہ معتمد بن متوکل کمزور متلون مزاج اور عیش پسند تھا۔ یہ عیاشی اور شراب نوشی میں بسر کرتا تھا، اسی کتاب کے صفحہ ۲۹ میں ہے کہ معتمد حضرت امام حسن عسکری کو زبرد سے شہید کرنے کے بعد حضرت امام مہدی کو قتل کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔

آپ کا اسم گرامی

آپ کانام نامی واسم گرامی ”محمد“ اور مشہور لقب ”مہدی“ ہے علماً کاکہنا ہے کہ آپ کانام زبان پر جاری کرنے کی ممانعت ہے علامہ مجلسی اس کی تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”حکمت آن مخفی است“ اس کی وجہ پوشیدہ اور غے معلوم ہے۔ (جلال العیون ص ۲۹۸) علماء کابیان ہے کہ آپ کابہ نام خود حضرت محمد مصطفیٰ نے رکھا تھا۔ ملاحظہ ہو روضة الاحباب و نایع المودة۔ مورخ اعظم ذاکر حسین تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۳۱ میں لکھتے ہیں کہ ”آنحضرت نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ قریش سے ہوں گے آپ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائے گی، تو میری اولاد میں سے مہدی کاظہور ہوگا جو ظلم و جور کو دور کر کے دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ شرک و کفر کو دنیا سے نابود کر دے گا، نام ”محمد“ اور لقب ”مہدی“ ہوگا حضرت عیسیٰ آسمان سے اتر کر اس کی نصرت کریں گے اور اس کے بے چہے نماز پڑھیں گے، اور دجال کو قتل کریں گے۔

آپ کے القاب

آپ کے القاب مہدی، حجة اللہ، خلف الصالح، صاحب العصر، صاحب الامر، والزمان القائم، الباقی اور المنتظر ہیں۔ ملاحظہ ہو تذکرہ خواص الامۃ ۲۰۴، روضة الشہداء ص ۴۳۹، کشف الغمہ ۱۳۱، صواعق محرقة ۱۲۴، مطالب السوال ۲۹۴، اعلام الوری ۲۴ حضرت دانیال نبی نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت سے ۱۴۲۰ سال پہلے آپ کالقاب

منتظر قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب دانیال باب ۱۲ آیت ۱۲۔ علامہ ابن حجر مکی، المنتظر کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہیں منتظر یعنی جس کا انتظار کیا جائے اس لئے کہتے ہیں کہ وہ سرداب میں غائب ہو گئے ہیں اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں سے گئے (مطلب یہ ہے کہ لوگ ان کا انتظار کر رہے ہیں، شیخ العراقی علامہ شیخ عبدالرضا تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کو منتظر اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کی غیبت کی وجہ سے آپ کے مخلصین آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ (انوار الحسینیہ جلد ۲ ص ۵۷ طبع بمبئی)۔

آپ کی کنیت

اس پر علماً فریقین کا اتفاق ہے کہ آپ کی کنیت ”ابوالقاسم“ اور آپ ابو عبد اللہ تھی اور اس پر بھی علماً متفق ہیں کہ ابوالقاسم کنیت خود سرور کائنات کی تجویز کردہ ہے۔ ملاحظہ ہو جامع صغیر ص ۱۰۴ تذکرہ خواص الامۃ ۲۰۴ روضۃ الشہداء ص ۴۳۹ صواعق محرکہ ص ۱۳۴ شواہد النبوت ص ۳۱۲، کشف الغمہ ص ۱۳۰ جلال العون ص ۲۹۸۔ یہ مسلمات سے ہے کہ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مہدی کانام مے رانام اور ان کی کنیت مے ری کنیت ہوگی۔ لے کن اس روایت میں بض اہل اسلام نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آنحضرت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مہدی کے باپ کانام میرے والد محترم کانام ہوگا مگر ہمارے راوےوں نے اس کی روایت نہیں کی اور خود ترمذی شریف میں بھی ”اسم ایہ اسم ابی“ نہیں ہے، تاہم بقول صاحب المناقب علامہ کنجی شافعی یہ کہا جاسکتا ہے کہ روایت میں لفظ ”ایہ“ سے مراد ابو عبد اللہ الحسین ہیں۔ یعنی اس سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ امام مہدی حضرت امام حسین کی اولاد سے ہیں۔

آپ کا حلیہ مبارک

کتاب اکمال الدین میں شیخ صدوق فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امام مہدی، شکل و شبابت خلق و خلق شمائل و خصائل، اقوال و افعال میں میرے مشابہ ہوں گے۔ آپ کے حلیہ کے متعلق علماً نے لکھا ہے کہ آپ کارنگ گندگون، قدمیانہ ہے۔ آپ کی بے شانی کھلی ہوئی ہے اور آپ کے ابرو گھنے اور باہم پے وستہ ہیں۔ آپ کی ناک بارےک اور بلند ہے آپ کی آنکھیں بڑی اور آپ کا چہرہ نہایت نورانی ہے۔ آپ کے داہنے رخسارہ پر ایک تل ہے ”کانہ کوکب دری“ جو ستارہ کی مانند چمکتا ہے، آپ کے دانت چمکدار اور کھلے ہوئے ہیں۔ آپ کی زلفیں کندھوں پر پڑی رہتی ہیں۔ آپ کاسے نہ چوڑا اور آپ کے کندھے کھلے ہوئے ہیں آپ کی پشت پر اسی طرح مہر امامت ثبت ہے جس طرح پشت رسالت مآب پر مہر نبوت ثبت تھی (اعلام الوری ص ۲۶۵ وغایت المقصود جلد ۱ ص ۶۴ و نور الابصار ص ۱۵۲)۔

آپ کا نسب نامہ

آپ کا پدری نسب نامہ یہ ہے محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ ابن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی وفاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یعنی آپ فرزند رسول، دلہند علی اور نور نظر بتول علیہم السلام ہیں۔ امام احمد بن حنبل کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ نسب کے اسماء کو اگر کسی مجنون پر دم کر دیا جائے تو اسے بے قے نا شفا حاصل ہوگی (مسند امام رضا ص ۷) آپ سلسلہ نسب ماں کی طرف سے حضرت شمعون بن حمون الصفا وصی حضرت عیسیٰ تک پہنچتا ہے۔ علامہ مجلسی اور علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ آپ کی والدہ جناب نرجس خاتون تھیں، جن کا ایک نام ”ملے کہ“ بھی تھا، نرجس خاتون شوعا کی بیٹی تھیں، جو روم کے بادشاہ ”قے صر“ کے فرزند تھے جن کا سلسلہ نسب وصی حضرت عیسیٰ جناب شمعون تک منتہی ہوتا ہے۔ ۱۳ سال کی عمر میں قے صر روم نے چاہا تھا کہ نرجس کا عقد اپنے ہاتھ سے کر دے لے کن بعض قدرتی حالات کی وجہ سے وہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا، بالآخر ایک اے سا وقت آگیا کہ عالم ارواح میں حضرت عیسیٰ، جناب شمعون حضرت محمد مصطفیٰ، جناب امیر المومنین اور حضرت فاطمہ بمقام قے صر جمع ہوئے، جناب سے دہ نے نرجس خاتون کو اسلام کی تلقین کی اور آنحضرت صلعم نے بتوسط حضرت عیسیٰ جناب شمعون سے امام حسن عسکری کے لئے نرجس خاتون کی خواستگاری کی، نسبت کی تکمیل کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلعم نے ایک نوری منبر پر بیٹھ کر عقد پڑھا اور کمال مسرت کے ساتھ یہ محفل نشاط برخواست ہو گئی جس کی اطلاع جناب

نرجس کو خواب کے طور پر بوئی ، بالاخر وہ وقت آیا کہ جناب نرجس خاتون حضرت امام حسن عسکری کی خدمت میں آئیں اور آپ کے بطن مبارک سے نور خدا کا ظہور ہوا۔ (کتاب جلال العیون ص ۲۹۸ وغایۃ المقصود ص ۱۷۵)۔

تین سال کی عمر میں حجت اللہ ہونے کا دعویٰ

کتب تورائخ و سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی پرورش کاکام جناب جبرئیل علیہ السلام کے سپرد تھا اور وہ ہی آپ کی پرورش و پرداخت کرتے تھے ظاہر ہے کہ جو بچہ ولادت کے وقت کلام کر چکا ہو اور جس کی پرورش جبرئیل جے سے مقرب فرشتہ کے سپرد ہو وہ بچے نا دنیا میں چند دن گزارنے کے بعد بہر صورت اس صلاحیت کا مالک ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی زبان سے حجت اللہ ہونے کا دعویٰ کر سکے۔ علامہ اربلی لکھتے ہیں کہ احمد ابن اسحاق اور سعد الاشقری ایک دن حضرت امام حسن عسکری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے خیال کیا کہ آج امام علیہ السلام سے یہ دریافت کریں گے کہ آپ کے بعد حجت اللہ فی الارض کون ہوگا ، جب سامنا ہوا تو امام حسن عسکری نے فرمایا کہ اے احمد! تم جو دل میں لے کر آئے ہو میں اس کا جواب تمہیں دے دے دے تاہوں ، یہ فرما کر آپ اپنے مقام سے اٹھے اور اندھا کرے واپس آئے کہ آپ کے کندھے پر ایک نہایت خوب صورت بچہ تھا ، جس کی عمر تین سال کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اے احمد! میرے بعد حجت خدا یہ ہوگا اس کا نام محمد اور اس کی کنیت ابو القاسم ہے یہ خضر کی طرح زندہ رہے گا۔ اور ذوالقرنین کی طرح ساری دنیا پر حکومت کرے گا۔ احمد بن اسحاق نے کہا مولا! کوئی ایسی علامت بتا دے جس سے دل کو اطمنان کامل ہو جائے۔ آپ نے امام مہدی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ، بے شک! اس کو تم جواب دو۔ امام مہدی علیہ السلام نے کمسنی کے باوجود بزبان فصیح فرمایا : ”اناحجة الله وانا بقية الله“۔ میں ہی خدا کی حجت اور حکم خدا سے باقی رہنے والا ہوں، ایک وہ دن آئے گا جس میں دشمن خدا سے بدلہ لوں گا ، یہ سن کر احمد خوش و مسرور اور مطمئن ہو گئے (کشف الغمہ ۱۳۸)۔

حدیث نعتل اور امام عصر :

نعتل ایک یہودی تھا جس سے حضرت عائشہ ، حضرت عثمان کونشیہ دیا کرتی تھیں ، اور رسول اسلام علیہ السلام کب بعد فرمایا کرتی تھیں : اس نعتل اسلامی کو عثمان کو قتل کر دو۔ (ملاحظہ ہو، نہایۃ اللغۃ علامہ ابن اثیر جزری ص ۳۲۱) یہی نعتل ایک دن حضور رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا مجھے اپنے خدا ، اپنے دین ، اپنے خلفاء کا تعارف کرائے اگر میں آپ کے جواب سے مطمئن ہو گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضرت نے نہایت بلوغ اور بہترین انداز میں خلاق عالم کا تعارف کرایا ، اس کے بعد دین اسلام کی وضاحت کی۔ ”قال صدقت“۔ نعتل نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا پھر اس نے عرض کی مجھے اپنے وصی سے آگاہ کیے اور بتائے کہ وہ کون ہے یعنی جس طرح ہمارے نبی حضرت موسیٰ کے وصی یشوع بن نون ہیں اس طرح آپ کے وصی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے وصی علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند حسن و حسین پھر حسین کے صلب سے نوبے قیامت تک ہوں گے۔ اس نے کہا سب کے نام بتائے آپ نے بارہ اماموں کے نام بتائے ناموں کو سننے کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے کتب آسمانی میں ان بارہ ناموں کو اسی زبان کے الفاظ میں دیکھا ہے ، پھر اس نے ہر وصی کے حالات بیان کئے ، کربلا کا ہونے والا واقعہ بتایا ، امام مہدی کی غیبت کی خبر دی اور کہا کہ ہمارے بارہ اسباط میں سے لادی بن برخیا غائب ہو گئے تھے پھر مدنتوں کے بعد ظاہر ہوئے اور اسر نو دین کی بنیادیں استوار کیں حضرت نے فرمایا اسی طرح ہمارا بار ہواں جانشین امام مہدی محمد بن حسن طویل مدت تک غائب رہ کر ظہور کرے گا۔ اور دنیا کو عدل و انصاف سے بہرہ دے گا۔ (غایۃ المقصود ص ۱۳۴ بحوالہ فرائد السمطین حمونہ)۔

امام عصر کا واقعہ کربلا بیان کرنا

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ”کہے عص“ کا کیا مطلب ہے تو فرمایا کہ اس میں (ک) سے کربلا (ہ) سے بلاکت عترت (ی) سے عزم ملعون (ع) سے عطش حسینی (ص) سے صبر آل محمد مراد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آیت میں جناب زکریا کا ذکر کیا گیا ہے جب زکریا کو واقعہ کربلا کی اطلاع ہوئی تو وہ تین روز تک مسلسل روتے رہے۔ (تفسیر صافی ص ۲۷۹)۔

امام غائب کا برجگہ حاضر ہونا

احادیث سے ثابت ہے کہ امام علیہ السلام جو کہ مظہر العجائب حضرت علی کے پوتے، ہر مقام پر پہنچتے اور برجگہ اپنے ماننے والوں کے کام آتے ہیں۔ علماً نے لکھا ہے کہ آپ بوقت ضرورت مذہبی لوگوں سے ملتے ہیں لوگ انہیں دیکھتے ہیں یہ اور بات ہے کہ انہیں پہچان نہ سکیں۔ (غایت المقصود)۔

حضرت صاحب العصر کی ازواج و اولاد

حضرت حجت کی اولاد کے بارے میں بعض صاحبان متحیر رہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ بے شتر محافل و مجالس میں اسی باتوں کا ذکر نہیں ہوتا اور خود فرصت نہیں کہ ان کتابوں کو دیکھیں جن میں اس قسم کے تذکرے ملتے ہیں بہت سی روایات میں اس قسم کے بے انات ملتے ہیں اور عقل بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ کہہ سکتے ہیں کہ کسی امر پر ہمارا مطلع نہ ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ ہم کے اور ہمارا علم کے؟ اگر ایک چہ زہمیں معلوم نہیں ہے تو اس سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کہ اس شی کا وجود ہی نہیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس کی اطلاع نہ ہو بلکہ دوسرے لوگ اس سے مطلع ہوں۔ البتہ ہمارے پاس تین قسم کے اے سے قرائن و شواہد موجود ہیں جن کی بناء پر اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ امام زمانہ مجرد نہیں بلکہ معزل زندگی گزار رہے ہیں تو ہم حق بجانب ہوں گے۔ وہ شواہد و قرائن یہ ہیں :

فطرت انسانی کے فطری تقاضے۔

ائمہ معصومین سے منقول روایات۔

ائمہ کرام کی عطا کردہ دعائیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے طول عمر کی بحث

بعض مستشرقین و ماہرین اعمار کا کہنا ہے کہ ”جن کے اعمال و کردار اچھے ہوتے ہیں اور جن کا صفائے باطن کامل ہوتا ہے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ علماً فقہاء اور صلحاء کی عمریں اکثر طویل دیکھی گئی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ طول عمر مہدی علیہ السلام کی یہ بھی ایک وجہ ہو، ان سے قبل جو ائمہ علیہم السلام گزرے وہ شبہ دکر دئے گئے، اور ان پر دشمنوں کا دسترس نہ ہوا، تو یہ زندہ رہ گئے اور اب تک باقی ہیں لے کن میرے نزدیک عمر کا تقرر و تعیین دست اے زد میں ہے اسے اختیار ہے کہ کسی کی عمر کم رکھے کسی کی زیادہ اس کی معین کردہ مدت عمر میں ایک پل کا بھی تفرقہ نہیں ہو سکتا۔

تواریخ واحادےٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے بعض لوگوں کو کافی طویل عمریں عطا کی ہیں۔ عمر کی طوالت مصلحت خداوندی پر مبنی ہے اس سے اس نے اپنے دوست اور دشمن دونوں کو نوازنا ہے۔ دوستوں میں حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت خضر و حضرت الیاس، اور دشمنوں میں سے ابلے سے لے کر، دجال بطل، یاجوج ماجوج وغیرہ ہیں اور ہوسکتا ہے کہ چونکہ قیامت اصول دین اسلام سے ہے اور اس کی آمد میں امام مہدی کا ظہور خاص حیثیت رکھتا ہے لہذا ان کا زندہ باقی رکھنا مقصود ہے، اور ان کے طول عمر کے اعتراض کو رد اور رفع و دفع کرنے کے لئے اس نے بہت سے افراد کی عمریں طویل کر دی ہوں مذکورہ افراد کو جانے دے گئے۔ عام انسانوں کی عمروں کو دے کھئے بہت سے اے سے لوگ ملے گئے جن کی عمریں کافی طویل رہی ہیں، مثال کے لئے ملاحظہ ہو :

(۱)۔ لقمان کی عمر ۳۵۰۰ سال۔ (۲)۔ عوج بن عنق کی عمر ۳۳۰۰ سال اور بقولے ۳۶۰۰ سال۔ (۳)۔ ذوالقرنین کی عمر ۳۰۰۰ سال۔ (۴)۔ حضرت نوح و (۵)۔ ضحاک و (۶)۔ ظہورٹ کی عمریں ۱۰۰۰ سال۔ (۷)۔ قے نان کی عمر ۹۰۰ سال۔ (۸)۔ مہلائل کی عمر ۸۰۰ سال (۹)۔ نفل بن عبداللہ کی عمر ۷۰۰ سال۔ (۱۰)۔ ربیعہ بن عمر عرف سطیع کاہن کی عمر ۶۰۰ سال۔ (۱۱)۔ حاکم عرب عامر بن ضرب کی عمر ۵۰۰ سال۔ (۱۲)۔ سام بن نوح کی عمر ۵۰۰ سال۔ (۱۳)۔ حرث بن مضاض جرمی کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۴)۔ ارفخشذ کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۵)۔ درے دین زے دکی عمر ۴۵۶ سال۔ (۱۶)۔ سلمان فارسی کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۷)۔ عمرو بن روسی کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۸)۔ زبیر بن جناب بن عبداللہ کی عمر ۴۳۰ سال۔ (۱۹)۔ حرث بن ضیاض کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۲۰)۔ کعب بن جمحہ کی عمر ۳۹۰ سال۔ (۲۱)۔ نصر بن دھمان بن سلیمان کی عمر ۳۹۰ سال۔ (۲۲)۔ قے س بن ساعدہ کی عمر ۳۸۰ سال۔ (۲۳)۔ عمر بن ربیعہ کی عمر ۳۳۳ سال۔ (۲۴)۔ اکنم بن ضعیفی کی عمر ۳۳۶ سال۔ (۲۵)۔ عمر بن طفیل عدوانی کی عمر ۲۰۰ سال تھی (غایۃ المقصود ص ۱۰۳ اعلام الوری ص ۲۷۰) ان لوگوں کی طویل عمروں کو دے کھنے کے بعد بر گز نہیں کہا جاسکتا کہ ”چونکہ اتنی عمر کا انسان نہیں ہوتا، اس لئے امام مہدی کا وجود ہم تسلیم نہیں کرتے۔ کے و نیک امام مہدی علیہ السلام کی عمر اس وقت ۱۳۹۳ ہجری میں صرف گیارہ سو اڑتالیس سال کی ہوتی ہے جو مذکورہ عمروں میں سے لقمان حکم اور ذوالقرنین جے سے مقدس لوگوں کی عمروں سے بہت کم ہے۔

الغرض قرآن مجید، اقوال علماء اسلام اور احادےٹ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی پے دابوکر غائب ہو گئے ہیں اور قیامت کے قرعے ظہور کریں گے، اور آپ اسی طرح زمانہ غیبت میں بھی حجت خدا ہیں جس طرح بعض انبیاء اپنے عہد نبوت میں غائب ہونے کے دوران میں بھی حجت تھے (عجائب القصص ص ۱۹۱) اور عقل بھی یہی کہتی ہے کہ آپ زندہ اور باقی موجود ہیں کے و نیک جس کے پے دابو نے پر علماء کا اتفاق ہوا اور وفات کا کوئی ایک بھی غے ر منعصب عالم قائل نہ ہو اور طویل العمر انسانوں کے ہونے کی مثالیں بھی موجود ہوں تو لامحالہ اس کا موجود اور باقی ہونا ماننا پڑے گا۔ دلے ل منطقی سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے لہذا امام مہدی زندہ اور باقی ہیں۔

ان تماشواید اور دلائل کی موجودگی میں جن کا ہم نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے، مولوی محمد امین مصری کا رسالہ ”طلوع اسلام“ کراچی جلد ۱۴ ص ۵۴ و ۹۴ میں یہ کہنا کہ :

”شے عوں کو ابتداء روی زمین پر کوئی ظاہری مملکت قائم کرنے میں کامیابی نہ ہوسکی، ان کو تکلے فے دی گئے اور پراکنہ اور منتشر کر دیا گیا تو انہوں نے ہمارے خیال کے مطابق امام منتظر اور مہدی وغیرہ کے پرامے د عقائد اے جاد کر لئے تاکہ عوام کی ڈھارس بندھی رہے۔“

اور ملا اخوند دروےزہ کا کتاب ارشاد الطالبین ص ۳۹۶ میں یہ فرمانا کہ :

” ہندوستان میں ایک شخص عبداللہ نامی ہے دابوگا جس کی بیوی کالمنہ (آمنہ) ہوگی ، اس کے ایک لڑکے دابوگا جس کانان محمد ہوگا وہی کوفہ جاکر حکومت کرے گا ...

لوگوں کا یہ کہنا درست نہیں کہ امام مہدی وہی ہیں جو امام حسن عسکری کے فرزند ہیں۔ الخ حد درجہ مضحکہ خیز، افسوس ناک اور حرکت انگیز ہے، کے و ن کے علماء فریقین کا اتفاق ہے کہ ”المہدی من ولد الامام الحسن العسکری۔“ امام مہدی حضرت امام حسن عسکری کے بیٹے ہیں اور ۱۵ شعبان ۲۵۵ کو بے دابوچکے ہیں، ملاحظہ ہو، اسعاف الراغبین، و فیات الاعیان، روضۃ الاحباب، تاریخ ابن ا لوردی، نایع المودۃ، تاریخ کامل، تاریخ طبری، نور الابصار، اصول کافی، کشف الغمہ، جلال العون، ارشاد مفید، اعلام الوری، جامع عباسی، صواعق محرکہ، مطالب السؤل، شواہد النبوت، ارجح المطالب، بحار الانوار و مناقب وغیرہ۔

زیارت ناحیہ اور اصول کافی

کہتے ہیں کہ اسی زمانہ غیبت صغریٰ میں ناحیہ مقدسہ سے ایک اسی زیارت برآمد ہوئی ہے جس میں تمام شہدا کربلا کے نام اور ان کے قاتلوں کے آسمان ہیں۔ اس ”زیارت ناحیہ“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اصول کافی جو کہ حضرت ثقہ الاسلام علامہ کلے نی المتوفی ۳۲۸ کی ۲۰ سالہ تصنیف ہے وہ جب امام عصر کی خدمت میں پیش ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”ہذا کاف لشعۃ عتنا۔“ یہ ہمارے شے عوں کے لئے کافی ہے زیارت ناحیہ کی تو تھے بہت سے علماء نے کی ہے جن میں علامہ طبرسی اور مجلسی بھی ہیں دعائے سباسب بھی آپ ہی سے مروی ہے۔

امام مہدینبوت کے آئینہ میں

علامہ طبرسی بش بحوالہ حضرات معصومین علیہم السلام تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام میں بہت سے انبیاء کے حالات و کیفیات نظر آتے ہیں۔ اور جن واقعات سے مختلف انبیاء کو دوچار ہونا پڑا۔ وہ تمام واقعات آپ کی ذات ستودہ صفات میں دکھائی دیتے ہیں مثال کے لئے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت ایوب، حضرت یونس، حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کولے لے جئے اور ان کے حالات پر غور کیے جئے، آپ کو حضرت نوح کی طویل زندگی نصیب ہوئی حضرت ابراہیم کی طرح آپ کی ولادت چھپائی گئی۔ اور لوگوں سے کنارہ کش ہو کر روپوش ہونا پڑا۔ حضرت موسیٰ کی طرح حجت کے زمین سے اٹھ جانے کا خوف لاحق ہوا، اور انہیں کی ولادت کی طرح آپ کی ولادت بھی پوشیدہ رکھی گئی، اور انہیں کے ماننے والوں کی طرح آپ کے ماننے والوں کو آپ کی غیبت کے بعد ستایا گیا۔ حضرت عیسیٰ کی طرح آپ کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا حضرت ایوب کی طرح تمام امتحانات کے بعد آپ کو فرج و کشائش نصیب ہوگی حضرت یونس کی طرح عوام اور خواص سے آپ کی غیبت ہوگئی حضرت یونس کی طرح غیبت کے بعد آپ کا ظہور ہوگا یعنی جس طرح وہ اپنی قوم سے غائب ہو کر بڑھاپے کے باوجود نوجوان تھے۔ اسی طرح آپ کا جب ظہور ہوگا تو آپ چالیس سالہ جوان ہوں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ کی طرح آپ صاحب السلف ہوں گے۔ (اعلام الوری ص ۲۶۴ طبع بمبئی ۱۳۱۲ ہجری)

ادیان و امام مہدی علیہ السلام:

تمام آسمانی کتابوں کی تحقیق کرنے پر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا کے اچھے و مستقبل اور باطل پر حق کی جیت کا عقیدہ صرف مسلمانوں میں ہی نہیں پایا جاتا، بلکہ دنیا کے دوسرے ادیان میں بھی اس عقیدے میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں اس کے لئے ہم کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ زردشتیوں کی کتابیں:

زردشتیوں کی مذہبی کتاب زند میں فسادوں کے اختتام اور نیک لوگوں کی حکومت کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ ابرہیمان کالشکریزدان کے لشکر سے ہمیشہ جنگ کرتا رہتا ہے اور اکثر ابرمنوں کی جیت ہوتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ ایزدان کا بالکل صفایابی کر دینے کے بعد آسمان کے خدا اور مزد کی طرف سے اس کے بیٹے ایزدان کے پاس مدد آئے گی اور ان کی جنگ نو ہزار سال تک چلتی رہے گی اس کے بعد ایزدان کی جیت ہوگی اور ابرہیمان کا صفایا ہو جائے گا ابرہیمان کا اقتدار تو صرف زمین پر ہی ہے آسمان پر ان کا وجود نہیں ہے۔

جاماسپ نامہ میں لکھا گیا ہے کہ ہاشم کی اولاد سے ایک انسان زمین سے باہر نکلے گا جس کا سر پتھلیاں اور جسم بڑا ہوگا اور وہ اپنے جد کے دین پر ہوگا۔۔۔

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ پر لکھا ہوا ہے کہ سب سے بڑا نجات دینے والا دین کو دنیا میں پھیلانے گا، بھوک مری کو ختم کرے گا ایزدان کو ابرہیمان کے ہاتھ سے بجائے گا اور دنیا کے تمام لوگوں کی تہذیب، فکر اور کردار کو ایک بنادے گا۔

۲۔ ہندوؤں کی کتابیں :

شاک منی جو کہ کافر ہندوؤں کا سردار ہے اور اس کے ماننے والے اس کو آسمانی کتاب کے ساتھ پیغمبر مانتے ہیں، اس نے اپنی کتاب میں آخری زمانے میں ایک روحانی کے جھنڈے کے نیچے سبھی مذہبوں کے ایک ہوجانے کے بارے میں اشارہ کیا ہے۔

اس نے لکھا ہے کہ دنیا کے خراب ہوجانے کے بعد آخری زمانے میں ایک بادشاہ پیدا ہوگا جو پوری دنیا کے لوگوں کا رہبر ہوگا، اس کا نام منصور ہوگا، وہ پوری دنیا پر حکومت کرے گا اور سب کو اپنے دین میں شامل کر لے گا۔

۳۔ زبور :

تمام اجسام کا خاتمہ ہوجائے گا اور اللہ کا انتظار کرنے والے زمین کے وارث بنیں گے ہاں کچھ وقت کے بعد کوئی جسم باقی نہیں رہے گا۔

اس کی جگہ کے بارے میں تم تامل کرو گے اور نہیں کر پاؤ گے لیکن حلیم لوگ زمین کے وارث بنیں گے اور زمین پر ان کی وراثت ہمیشہ رہے گی۔

۴. توریت :

باغ میں ایک نیادرخت اگاہے اس کی شاخیں اس کی جڑسے پہلے پھولیں گی اور اللہ کی روح اس پر ٹھہرے گی وہ مسکینوں کے لئے عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور مظلوموں کے لئے زمین پر سچی حکومت کرے گا۔

۵. انجیل :

اپنی کمر کو باندھ لو اور اپنے چراغوں کو روشن رکھو اور رات میں اس طرح رہو جیسے کوئی اپنے مالک کا انتظار کرتا ہے..... کتنے خوش نصیب ہیں وہ غلام، جن کا مالک آنے کے بعد ان کو جاگنا پوچھتا ہے،..... بس تم بھی تیار رہو، کیونکہ انسان کا بیٹا اس وقت آنے گا جس کے بارے میں تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔

امام مہدی کا ذکر کتب آسمانی میں

حضرت داؤد کی زبور کی آیت ۴# مرموز ۹۷ میں ہے کہ آخری زمانہ میں جو انصاف کا مجسمہ انسان اٹھے گا، اس کے سر پر ابرسایہ فگن ہوگا۔ کتاب صفیائے پے غمیر کے فصل ۳ آیت ۹ میں ہے آخری زمانے میں تمام دنیا موحد ہو جائے گی کتاب زبور مرموز ۱۲۰ میں ہے جو آخر الزماں اٹھے گا، اس پر آفتاب اثر انداز نہ ہوگا صحفہ شعیبے غمیر کے فصل ۱۱ میں ہے کہ جب نور خدا ظہور کرے گا تو عدل و انصاف کا ڈنکا بجے گا شے راور بکری ایک جگہ رہیں گے جے تا اوریز غالہ ایک ساتھ چرے گے شے راور گوسالہ ایک ساتھ رہیں گے، گوسالہ اور مرغ ایک ساتھ ہوں گے شے راور گائے میں دوستی ہوگی۔ طفل شے رخوار سانپ کب بل میں ہاتھ ڈالے گا اور وہ کاٹے گائے پھر اسی صفحہ کے فصل ۲۷ میں ہے کہ یہ نور خدا جب ظاہر ہوگا، تو تلوار کے ذرے سے تمام دشمنوں سے بدلہ لے گا صحفہ تنجاس حرف الف میں ہے کہ ظہور کے بعد ساری دنیا کے بت مٹا دئے جائیں گے، ظالم اور منافق ختم کر دئے جائیں گے یہ ظہور کرنے والا کنے زخدا (نرجس) کا ہے ٹاہوگا۔ تورے کے سفر انبیاء میں ہے کہ مہدی ظہور کریں گے عیسیٰ آسمان سے اترے گے، دجال کو قتل کریں گے انجیل میں ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دجال اور شیطان کو قتل کریں گے۔ اسی طرح مکمل واقعہ جس میں شہادت امام حسین اور ظہور مہدی علیہ السلام کا اشارہ ہے۔ انجیل کتاب دانیال باب ۱۲ فصل ۹ آیت ۲۴ روپائے ۲# میں موجود ہے (کتاب الوسائل س ۱۲۹ طبع بمبئی ۱۳۳۹ ہجری)۔

دیگر مذاہب عالم اور وجود امام مہدی علیہ السلام :

مختلف کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً دنیا کے جملہ مذاہب اور عقلاء اس بات پر متفق ہیں کہ دور آخر میں ایک اسی مافوق الفطرت ہستی اٹھے گی جو دنیا سے ظلم و ستم کا خاتمہ کر کے عدل و انصاف سے اس کرہ ارض کو پر کر دیگی اور دنیا کے بگڑے ہوئے معاشرے اور اخلاق کو درست کرے گی البتہ اسی ہستی کا نام ہر ایک مذہب و ملت نے علیحدہ علیحدہ بتایا ہے چنانچہ فاضل بروجردی نے کتاب ”نور الانوار“ مطبوعہ ایران میں بالتفصیل تحریر فرمایا ہے کہ آپ کے مختلف نام ہر مذہب و ملت میں علیحدہ علیحدہ لے جاتے رہے ہیں نیز جملہ کتب کفار اور تورے و زبور و انجیل و قرآن میں علیحدہ علیحدہ آپ کا تذکرہ موجود ہے جن کی نقل کتاب ”صراط السوی فی احوال المہدی“ میں بھی پیش کی گئی ہے مگر آپ کے مشہور نام قائم مہدی منتظر، صاحب الامر، حجت، برہان وغیرہ ہیں صحف ابراہیم میں آپ اس گرامی صاحب، زبور میں قائم، تورے میں اوقیل مو اور انجیل میں مہمے ذبے، زرتستی کتابوں میں خسرو اور بعض صحف آسمانی میں کلمۃ الحق تحریر ہے کتاب ”ہزار ناموہند“ میں آپ کو لندنے طار، برہمنوں کی وید میں منصور کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ عرفا و صوفیاء میں آپ کا نام قطب مشہور ہے۔ غوث آپ کا لقب خاص ہے اور صحرائی

عرب بادیہ نشین آپ کو ابوصالح کے نام سے یاد کرتے ہیں اور آپ اسی نام سے زیادہ مشہور ہیں مگر یہ طے ہے کہ نام کے فرق سے ذات و شخصیت میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔

ولادت باسعادت :

اکثر علماء اہلسنت اور کل علمائے شیعہ بالتصریح بیان کرتے ہیں کہ آپ کے والد ماجد حضرت امام حسن عسکری ابن علی، ابن محمد، ابن علی، ابن موسیٰ، ابن جعفر، ابن محمد، ابن علی، ابن الحسن، ابن علی علیہم السلام ہیں اور ابن شاذان کے حوالہ سے خود امام حضرت حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ ولی خدا و حجت الہی و امام وقت میرے بعد مے رافرنڈبے جو پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کو بروز جمعہ نزدیک طلوع صبح صادق سامرہ میں ختنہ شدہ ہے داہو جس کے لے غے بت ہے۔ غے بت کبری کے بعد وہ ظاہر ہوگا اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پرکردے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے پرہو چکی ہوگی۔

نوٹ : تفصیل کے لئے ہماری کتاب ”عرفان امامت“ ملاحظہ فرمائیں۔

حلیہ مبارک:

جاوید بحوالہ باقر العلوم روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے منبر پر ارشاد فرمایا کہ ایک مولود مے ری اولاد سے آخر زمانہ میں خروج کرے گا جس کا رنگ سفے دمائل بہ سرخی، شکم اور رانے چوڑی شانوں کی ہڈیاں بڑی اور پر گوشت، پشت پر دوخال ایک برنگ جلد دوسرا مثل خال پیغمبران کے دو نام ہیں ایک پوشے دہ ایک ظاہر جو پوشے دہ ہے وہ احمد اور جو ظاہر ہے م ح د۔

دیگر کتابوں کے حوالہ اور اقوال ائمہ کے خلاصہ سے آپ کی شکل و شمائل کا خلاصہ درج ذیل ہے جس کا یاد رکھنا ہر انتظار کرنے والے مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

سرمردور، بال خوبصورت شانوں تک لٹکے ہوئے درمیان سر میں مانگ، چہرہ نورانی سفے د، پیشانی فراخ و درخشندہ، رے ش مبارک سیاہ و گھنی و گنجان، ناک لمبی پتلی ستوان، آنکھیں سرمگے بڑی چمکدار مگر اوپر کواہلی ہوئی نہیں بلکہ نے چے کودبی ہوئی ابرو کشادہ کمانی دار، دونوں ابرووں کے درمیان کچھ بلندی، دندان کشادہ چمکدار، رخسار پر کم گوشت اور ایک رخسارہ پر سیاہ تل چہرہ اور سر پر کوئی نشان، سے نہ چوڑا شانے

جناب بحر العلوم کا امام زمانہ سے ملاقات کرنا

کتاب قصص العلماء مولفہ علامہ تنکابنی ص ۵۵ میں مجتہد اعظم کربلا نے معلی جناب آقا محمد مہدی بحر العلوم کے تذکرہ میں مرقوم ہے کہ ایک شب آپ نماز میں اندرون حرم مشغول تھے کہ اتنے میں امام عصر اپنے اب و جد کی زیارت کے لئے تشریف لائے جس کی وجہ سے ان کی زبان میں لکنت ہوئی اور بدن میں ایک قسم کا ریشہ پے داہو گیا پھر جب وہ واپس تشریف لے گئے تو ان پر جو ایک خاص قسم کی کے فے ت طاری تھی وہ جاتی رہی۔ اس کے علاوہ آپ کے اسی قسم کے کئی واقعات کتاب مذکورہ میں مندرج ہیں۔

ملا محمد باقر داماد کا امام عصر سے استفادہ کرنا

ہمارے اکثر علماء علمی مسائل اور مذہبی و معاشرتی مراحل حضرت امام مہدی ہی سے طے کرتے آئے ہیں ملا محمد باقر داماد جو ہمارے عظیم القدر مجتہد تھے ان کے متعلق ہے کہ ایک شب آپ نے ضررِ نجف اشرف میں ایک مسئلہ لکھ کر ڈالا اس کے جواب میں ان سے تحریر کیا گیا کہ تمہارا امام زمانہ اس وقت مسجد کوفہ میں نماز گزار رہے تم وہاں جاؤ، وہ وہاں جا پہنچے، خود بخود دروازہ مسجد کھل گیا۔ اور آپ اندر داخل ہو گئے آپ نے مسئلہ کا جواب حاصل کیا اور آپ مطمئن ہو کر برآمد ہوئے

امام مہدی کی مومنین سے ملاقات :

رسالہ جزیرہ خضرا کے ص ۱۶ میں بحوالہ احادیث آل محمد مرقوم ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ہر مومن کی ملاقات ہوتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مومنین انہیں مصلحت خداوندی کی بناء پر اس طرح نہ پہچان سکیں جس طرح پہچاننا چاہئے مناسب معلوم ہوتا ہے اس مقام پر میں اپنا ایک خواب لکھ دوں۔ واقعہ یہ ہے کہ آج کل جبکہ میں امام زمانہ کے حالات لکھ رہا ہوں حدیث مذکورہ پر نظر ڈالنے کے بعد فوراً ذہن میں یہ خیال پے دابوا کہ مولا سب کو دکھائی دیتے ہیں، لے کن مجھے آج تک نظر نہیں آئے، اس کے بعد میں استراحت پر گیا اور سونے کے ارادے سے لے ٹا بھی نہ اند نہ آئی تھی اور قطعی طور پر نہم بے داری کی حالت میں تھا کہ ناگاہ میں نے دیکھا کہ میرے کان سے جانب مشرق تاجد نظریک قوسی خط پڑا ہوا ہے یعنی شمال کی جانب کاسارا حصہ عالم پہاڑ ہے اور اس پر امام مہدی علیہ السلام برہنہ تلوار لئے کھڑے ہیں اور یہ کہتے ہوئے کہ ”نصف دنیا آج ہی فتح کر لوں گا۔“ شمال کی جانب ایک پاؤں بڑھا رہے ہیں آپ کا قدم عام انسانوں کے قدم سے ڈیڑھ اور جسم دو برابر ہے، بڑی بڑی سرمگے آنکھیں اور چہرہ انتہائی روشن ہے آپ کے پٹے کٹے ہوئے ہیں اور سارا لباس سفید ہے اور وقت عصر کا ہے۔

یہ واقعہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ء شب ۷ کھنہ بوقت ساڑھے چار بجے شب کا ہے۔

پانچ سال کی عمر میں خاص خاص اصحاب سے آپ کی ملاقات

عقوب بن منقوش و محمد بن عثمان عمری و ابی ہاشم جعفری اور موسیٰ بن جعفر بن و ب بغدادی کابیان ہے کہ ہم حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی مولا! آپ کے بعد امرامت کس کے سپرد ہوگا اور کون حجت خدا قرار پائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا فرزند محمد میرے بعد حجت اللہ فی الارض ہوگا ہم نے عرض کی مولا ہمیں ان کی زیارت کروادے جئے آپ نے فرمایا وہ پردہ جو سامنے آوے ختہ ہے اسے اٹھاؤ۔ ہم نے پردہ اٹھا یا، تو اس سے ایک نہایت خوب صورت بچہ جس کی عمر پانچ سال تھی برآمد ہوا، اور وہ آکر امام حسن عسکری کی آغوش میں بیٹھ گیا۔ امام نے فرمایا کہ یہی میرا فرزند میرے بعد حجت اللہ ہوگا محمد بن عثمان کا کہنا ہے کہ ہم اس وقت چالے س افراد تھے اور ہم سب نے ان کی زیارت کی۔ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند امام مہدی کو حکم دیا کہ وہ اندر واپس چلے جائیں اور ہم سے فرمایا: ”شما اور انخواہد دے دے غے راز امروز“ کہ اب تم آج کے بعد پھر اسے نہ دے کہہ سکو گے۔ چنانچہ اے سابی ہوا، پھر غیبت شروع ہو گئی (کشف الغمہ ص ۱۳۹ و شواہد النبوت ص ۲۱۳) علامہ طبرسی اعلام الوری کے ص ۲۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ائمہ کے نزدیک محمد اور عثمان عمری دونوں ثقہ ہیں۔ پھر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں کہ ابو ہارون کاکہنا ہے کہ میں نے بچپن میں صاحب الزمان کو دیکھا ہے ”کانہ القمر لے البدر“ ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

جزیرہ خضرا میں امام علیہ السلام سے ملاقات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قیام گاہ جزیرہ خضرا میں جو لوگ پہنچے ہیں۔ ان میں سے شیخ صالح، شیخ زین العابدین ملی بن فاضل مازندرانی کانام نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ آپ کی ملاقات کی تصدیق، فضل بن عہی بن علی طبعی عی کوفی و شیخ عالم عامل شیخ شمس الدین نجح حلی و شیخ جلال الدین، عبد اللہ ابن عوام حلی نے فرمائی ہے۔ علامہ مجلسی نے آپ کے سفر کی ساری وؤداد ایک رسالہ کی صورت میں ضبط کیا ہے۔ جس کا مفصل تذکرہ بحار الانوار میں موجود ہے رسالہ جزیرہ خضراء کے ص ۱ میں ہے کہ شیخ اجل سعید شیبے د بن محمد مکی اور سعید شمس الدین محمد اسد اللہ شوشتری نے بھی تصدیق کی ہے۔

مؤلف کتاب ہذا کہتا ہے کہ حضرت کی ولادت حضرت کی غیبت، حضرت کا ظہور وغیرہ جس طرح رمز خداوندی اور از الہی ہے اسی طرح آپ کی جائے قیام بھی ایک راز ہے جس کی اطلاع عام ضروری نہیں ہے، واضح ہو کہ کولمبس کے ادراک سے قبل بھی امر کے کا وجود تھا۔

اسحاق بن یعقوب کے نام امام عصر کا خط:

علامہ طبرسی بحوالہ محمد بن یعقوب کلے نی لکھتے ہیں کہ اسحاق بن یعقوب نے بذریعہ محمد بن عثمان عمری حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خدمت ایک خط ارسال کیا جس میں کئی سوالات مندرج تھے حضرت نے بخط خود جواب تحریر فرمایا اور تمام سوالات کے جوابات تحریراً عنایت فرمائے جس کے اجزاء یہ ہیں :

(۱) جو ہمارا منکر ہے، وہ ہم سے نہیں۔

(۲) میرے عزیزوں میں سے جو مخالفت کرتے ہیں، ان کی مثال ابن نوح اور برادران عوسف کی ہے۔

(۳) فحاشا یعنی جو کی شراب کا پے نا حرام ہے۔

(۴) ہم تمہارے مال صرف اس لئے (بطور خمس قبول کرتے ہیں کہ تم پاک ہو جاؤ اور عذاب سے نجات حاصل کر سکو۔

(۵) میرے ظہور کرنے اور نہ کرنے کا تعلق صرف خدا سے ہے جو لوگ وقت ظہور مقرر کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔

(۶) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام حسین قتل نہیں ہوئے وہ کافر جھوٹے اور گمراہ ہیں۔

(۷) تمام واقع ہونے والے حوادث میں میرے سفر پر اعتماد کرو، وہ میری طرف سے تمہارے لئے حجت ہیں اور میں حجت اللہ ہوں۔

(۸) ”محمد بن عثمان“ امین اور ثقہ ہیں اور ان کی تحریر میری تحریر ہے۔

(۹) محمد بن علی مہر یار ابوازی کادل انشاء اللہ بہت صاف ہو جائے گا اور انہیں کوئی شک نہ رہے گا۔

(۱۰) گانے والی کی اجرت و قیمت حرام ہے۔

(۱۱) محمد بن شاذان بن نے عم ہمارے شے عوں میں سے ہے۔

(۱۲) ابوالخطاب محمد بن ابی زینب اجدع ملعون ہے اور ان کے ماننے والے بھی ملعون ہیں۔ میں اور میرے باپ دادا اس سے اور اس کے باپ دادا سے ہمے شہ ہے زار رہے ہیں۔

(۱۳) جو ہمارا مال کھاتے ہیں وہ اپنے بے ٹوں میں آگ بھر رہے ہیں۔

(۱۴) خمس ہمارے سادات شے عم کے لئے حلال ہے۔

(۱۵) جو لوگ دین خدامین شک کرتے ہیں وہ اپنے خود ذمہ دار ہیں۔

(۱۶) مے ری غیبت کے روں واقع ہوئی ہے۔ یہ بات خدا کی مصلحت سے متعلق ہے اس کے متعلق سوال بے کار ہے۔ میرے آباؤ اجداد دنیا والوں کے شکنجہ میں رہے ہیں لے کن خدانے مجھے اس شکنجہ سے بچالیا ہے جب میں ظہور کروں گا بالکل آزاد ہوں گا۔

(۱۷) زمانہ غیبت میں مجھ سے فائدہ کیا ہے؟ اس کے متعلق یہ سمجھ لو کہ مے ری مثال غیبت میں وے سی ہے جس سے ابر میں چھپے ہوئے آفتاب کی۔ میں ستاروں کی مانند اہل ارض کے لئے امان ہوں تم لوگ غیبت اور ظہور سے متعلق سوالات کا سلسلہ بند کرو اور خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کرو کہ وہ جلد میرے ظہور کا حکم دے، اے اسحاق! تم پر اور ان لوگوں پر مے رسالہ ہو جو ہدایت کی اتباع کرتے ہیں۔ (اعلام الوری ص ۲۵۸ مجالس المومنین ص ۱۹۰، کشف الغمہ ص ۱۴۰)۔

شیخ محمد بن محمد کے نام امام زمانہ کامکتوب گرامی

علمائے کبار ہیں کہ حضرت امام عصر علیہ السلام نے جناب شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک مکتوب ارسال فرمایا ہے۔ جس میں انہوں نے شیخ مفید کی مدح فرمائی ہے اور بہت سے واقعات سے موصوف کو آگاہ کیا ہے ان کے مکتوب گرامی کا ترجمہ یہ ہے:

میرے نے ک برادر اور لائق محب، تم پر مے رسالہ ہو۔ تمہیں دینی معاملہ میں خلوص حاصل ہے اور تم ہمارے بارے میں رے قے ن کامل رکھتے ہو ہم اس خدا کی تعریف کرتے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہم درود بھیجتے ہیں حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی پاک آل پر ہماری دعاء ہے کہ خدائے مہربانی توفیقے قات دینی ہمے شہ قائم رکھے اور تمہیں نصرت حق کی طرف ہمے شہ متوجہ رکھے تم جو ہمارے بارے میں صدق بیانی کرتے رہتے ہو، خدا تم کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ تم نے جو ہم سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھا اور دوستوں کو فائدہ پہنچایا، وہ قابل مدح و ستائش ہے۔ ہماری دعائے کہ خدائے مہربانی کو دشمنوں کے مقابلہ میں کامیاب رکھے۔ اب ذرا ٹھہراؤ۔ اور جسے سابع کہتے ہیں اس پر عمل کرو۔ اگرچہ ہم ظالموں کے امکانات سے دور ہیں لے کن ہمارے لئے خدا کافی ہے جس نے ہم کو ہمارے شے عم مومنین کی بہتری کے لئے ذرائع دکھائے دئے ہیں۔ جب تک دولت دنیا فاسقوں کے ہاتھ میں رہے گی۔ ہم کو تمہاری خبریں پہنچتی رہیں گی اور تمہارے معاملات کے متعلق کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ ہم ان لغزشوں کو جانتے ہیں جو لوگوں سے اپنے نے ک اسلاف کے خلاف ظاہر ہو رہی ہیں۔ (شاعرے اس سے اپنے چچا جعفر کی طرف اشارہ فرمایا ہے) انہوں نے اپنے عہدوں

کو پس پشت ڈال دیا ہے، گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں۔ تاہم ہم ان کی رعایتوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ان کے ذکر بھولنے والے ہیں اگر اے ساہوتا تو ان پر مصے بتے نازل ہوجاتے اور دشمنوں کو غلبہ حاصل ہوجاتا، پس ان سے کہو کہ خداسے ڈرو اور ہمارے امر و نہی کی حفاظت کرو اور اللہ اپنے نور کا کامل کرنے والا ہے، چاہے مشرک کے سے ہی کراہت کریں۔ تقیہ کو پکڑے رہو، میں اس کی نجات کا ضامن ہوں جو خدا کی مرضی کا راستہ چلے گا۔ ۱۱ سال جمادی الاول کامہے نہ آئے گا تو اس کے واقعات سے عبرت حاصل کرنا تمہارے لئے زمین و آسمان سے روشن آیتیں ظاہر ہوں گی۔ مسلمانوں کے گروہ حزن و قلق میں بمقام عراق پھنس جائیں گے اور ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے رزق میں تنگی ہوجائے گی پھر یہ ذلت و مصے بت شرے رو کی ہلاکت کے بعد دور ہوجائے گی۔ ان کی ہلاکت سے نہک اور متقی لوگ خوش ہوں گے لوگوں کو چاہے کہ وہ اے سے کام کریں جن سے ان میں ہماری محبت زیادہ ہو یہ معلوم ہونا چاہے کہ جب موت کے کایک آجائے گی تو باب توبہ بند ہوجائے گا اور خدائی قہر سے نجات نہ ملے گی خدا تم کو نے کی پرقائم رکھے، اور تم پر رحمت نازل کرے۔“

میرے خیال میں یہ خط عہد غیبت کبری کا ہے، کے ونکہ شیخ مفید کی ولادت ۱۱ ذیقعدہ ۳۳۶ ہجری ہے اور وفات ۳ رمضان ۴۱۳ میں ہوئی ہے اور غیبت صغری کا اختتام ۱۵ شعبان ۳۲۹ میں ہوا ہے علامہ کبیرے رحمت شہد ثالث علامہ نور اللہ شوشتری مجالس المومنین کے ص ۲۰۶ میں لکھتے ہیں کہ شیخ مفید کے مرنے کے بعد حضرت امام عصر نے تین شعر ارسال فرمائے تھے جو مرحوم کی قبر پر کندہ ہیں۔

واقعات روائے حاجات :

۱۔ جناب محقق مدقق علامہ شیخ حسن بن عوسف بن علی بن مطہر حلّی علیہ الرحمہ ایسے محدث جلے متعلم ہے عدلے گزرے ہیں کہ علوم و فنون عقلیہ و نقلیہ مینجن کا نظریہ نہ تھا۔ اپنے والد ماجد اور اپنے ماموں محقق صاحب شرائع الاسلام اور خواجہ نصیر الدین طوسی کے شاگرد تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں مدارج اجتہاد پر ایسے فائز ہوئے کہ بڑے بڑے طلبہ کو درس دینے لگے تھے۔

ایک مرتبہ چڑیاں لڑتی ہوئی سامنے آگریں لڑکپن کا زمانہ تھا پڑھاتے پڑھاتے اپنے سرسب عمامہ اتار کر اس پر رکھ دیا اور چڑیوں کو پکڑ لیا، شاگرد بھی ہنس پڑے۔

ایک دفعہ بچپن میں کسی غلطی پر والد کو دے کہ کربھاگے۔ والد بے چہے دوڑے، قرےب تھا کہ پکڑ لیں، فوراً علامہ نے سجدہ واجبہ کی آیت پڑھ دی جس کو سن کر والد تو سجدہ کرنے لگے اور یہ آگے نکل گئے کے ونکہ خود نابالغ تھے، ان پر سجدہ واجب نہ تھا۔ والد نے پھر بے چھا کیا انہوں نے پھر سجدہ کی آیت پڑھ دی والد سجدے مین پڑ گئے اب سرتاھا کر اپنے فرزند ارجمند کی اس تدبیر پر بہت خوش ہوئے اور پیار کے ساتھ پکارا، جس پر صاحبزادے واپس آگئے۔

قدرت نے ایسے علمی برکات شامل حال فرمائے تھے کہ بچپن ہی میں خود مجتہد، والد مجتہد، بہانی مجتہد، ماموں مجتہد، بہتے جے مجتہد، بہانجے مجتہد، بے ٹے مجتہد، پوتے مجتہد، ستر کتابوں سے زیادہ علامہ کی تصنیفات ہیں۔ کتاب تبصرة المتعلمین اےسی مقبول ہوئی کہ جس کی سنائے سے اٹھائے سے شرحیں لکھیں گئے۔

شرح تجرید ایسی مشہور کتاب ہے جس کو پڑھنا ہر عالم کا دستور ہے۔ اس کامتن تجرید علامہ کے استاد جناب خواجہ نصیر الدین طوسی کا ہے جو بہت بڑے مشہور عالم و حکمے موفلسفی گزرے ہیں۔ درود طوسی آپ ہی کا ہے ۵۹۷ ہجری میں

بے دانش ہے اور علامہ حلی کی ولادت ۶۴۸ اور رحلت ۷۲۶ھ میں ہوئی نجف اشرف میں روضہ مبارکہ کے منارے سے متصل دفن ہیں۔

علامہ موصوف کے متعلق جناب شہید ثالث قاضی نور اللہ شوشتری اعلیٰ اللہ مقامہ نے کتاب مجالس المومنین میں واردے گر حضرات علماء نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک صاحب علم شخص نے جن کے علامہ بعض فنون میں شاگرد تھے کوئی کتاب شے عوں کی رد میں تیار کی تھی اور اکثر لوگوں کو جلسوں میں سنایا کرتے تھے لے کن اس کی تردید و جواب کے خوف سے کسی کو دے نہ تھے علامہ نے اس کے حاصل کرنے کی بہت کوشش کی مگر کامیابی نہ ہو سکی، یہاں تک کہ اپنی شاگردی کو استاد سے عارے کتاب لے کر عارے بنا یا جس پر استاد انکار نہ کر سکے اور مارے شرم کے کتاب دے نا پڑی لے کن اس شرط کے ساتھ کہ ایک رات سے زیادہ نہ رکھے گے مگر علامہ نے اتنا وقت بھی غنمے مت سمجھا اور کتاب لے کر اپنے گھر آئے تاکہ جس قدر ہو سکے اس کی نقل کر لیں، لکھنا شروع کیا لکھتے لکھتے آدھی رات ہو گئی، نہ نڈ آنے لگی اور سو گئے اور حضرت حجت علیہ السلام کو خواب میں دے کہا کہ حضرت فرما رہے ہیں، کتاب مجھ کو دے دو اور تم سوتے رہو۔ جب اٹھے تو دے کہا کہ حضرت کے اعجاز سے پوری کتاب نقل ہو گئی ہے۔ اور بعض حضرات نے واقعہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ وہ کتاب اتنی ضخیم تھی کہ ایک شب تو کیا ذکر ہے اس کو ایک شخص ایک سال سے کم میں نقل نہ کر سکتا تھا جب علامہ نے لکھنا شروع کیا تو ایک صاحب اہل حجاز کی صورت میں دروازے سے داخل ہوئے، سلام کیا اور بے تہ کر کہنے لگے کہ شیخ تم مسطر تیار کئے جاؤ اور میں لکھتا ہوں چنانچہ انہوں نے لکھنا شروع کیا اور علامہ اوراق درست کرتے رہے مگر صورت لکھنے کی یہ تھی کہ ورق کی کتابت میں اس کی درستی سے بھی زیادہ تے زی تھی بس مرغ بولے تھے کہ اس وقت تک ساری کتاب مکمل ہو گئی۔

سفة البھار میں ہے کہ اس واقعہ کے متعلق بعض مجالس میں علامہ علیہ الرحمہ نے صاف صاف فرمایا کہ وہ تشریف لانے والے حضرت حجت علیہ السلام تھے

۲۰ یوں تو علماء متقدمین بھی قتل کئے گئے بین لیکن متاخرین میں جن کا سلسلہ آٹھویں قرن سے شروع ہوتا ہے جو اکابر علماء ظلم ظالمین سے شہید ہوئے، ان کو لفظ شہید سے یاد کیا جاتا ہے شہید اول جناب شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ بن محمد بن جمال الدین مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ لمعہ دمشقیہ آپ ہی کی کتاب ہے ایک سال شام کے قلعہ میں مقعد رہے۔ للعبیدہ میں تلوار سے قتل کیا گیا ہے، پھر سولی پر چڑھا گیا، پھر سنگسار کیا گیا، پھر لاش کو جلادیا۔ سال ولادت ۷۶۴ ہجری اور سال شہادت ۷۸۶ھ ہے اور شہید ثانی عالم ربانی جناب زین الدین عاملی علیہ الرحمہ بین جو ایسے متبحر و جامع فنون عقلیہ و نقلیہ تھے کہ مشہور کتاب لمعہ آپ ہی کی ہے جس کو ہر عالم دین پڑھتا ہے گویا بعد کے تمام علماء و محققین آپ کے شاگرد ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا موصوف مسجد الحرام سے گرفتار ہوئے اور شہر قسطنطنیہ میں شہید کئے گئے ۹۱۱ھ میں ولادت اور ۹۶۶ھ میں شہادت ہوئی۔

شیخ فاضل اجل محمد بن علی بن حسن عودی نے کتاب بغیۃ المرید فی الکشف عن احوال الشہید میں لکھا ہے کہ جب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے دمشق سے مصر کا سفر کیا تھا تو راستہ میں بہت سے الطاف الہیہ و کرامات جلے لہ کا ظہور ہوتا رہا ہے ان میں سے ایک یہ واقعہ ہے کہ جب منزل رملہ پر زیارت انبیا کے لیے تنہا اس مسجد کی طرف آئے جو جامع ابے ض کے نام سے مشہور ہے تو اس کے دروازے کو قفل لگا ہوا تھا لے کن ذرا کھے نچنے سے فوراً کھل گیا۔ اندر جا کر نماز و دعائیں ایسے مشغول ہوئے کہ قافلہ روانہ ہو گیا۔ اس پر بہت متفکر و پیرے شان تھے کہ کیا کرے۔ تنہائی کا عالم اور سارا سامان ہودج پر قافلہ کے ساتھ جا چکا ہے، مجبوراً پے دل روانہ ہو گئے کہ شارد قافلہ مل جائے مگر چلتے چلتے تھک گئے اور وہ دور تک نظر نہ آیا۔ کایک ایک سوار آتے ہوئے دکھائی دے جنہوں نے قرعے ب پینچ کر فرمایا کہ مے رے ساتھ بے تہ

جاؤ اور سوار کر لیا۔ اس کے بعد بجلی کی طرح ایک لمحہ میں قافلہ تک پہنچ گئے اور اپنی سواری سے اتار دیا شہید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے راستہ میں ہر چند تلاش کیا کہ ان صاحب کو دے کہ لوں مگر وہ نظر نہ آسکے اور اس سے پہلے بھی میں نے ان کو نہ دیکھا تھا۔

۳۔ علامہ بحر العلوم آقا سید مہدی طباطبائی اعلیٰ اللہ مقامہ کا یہ واقعہ جنت الماویٰ میں علامہ کے کارکن مولانا سلماسی سے نقل ہے کہ مجاورت مکہ معظمہ کے زمانے میں باوجود کہ عالم مسافرت تھا، گہر بار سے بہت دور تھے لے کن بدل و عطا، داد و دہش کی یہ صورت کہ کثرت مصارف کی کچھ پرواہ نہ تھی، یہاں تک نوبت پہنچی کہ خرچ کی کوئی سبیل نہ رہی۔ ایک درہم بھی مے رے پاس نہ تھا مینے علامہ سے عرض حال کیا جس کا کچھ جواب نہ دیا اور حسب عادت صبح طواف خانہ کعبہ کے لے چلے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے حسب معمول حقہ حاضر کیا۔ ے کایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا جس پر وہ نہایت بے چہنی کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھ سے فرمایا کہ جلدی یہاں سے حقہ ہٹاؤ اور فوراً خود جاکر دروازہ کھولا اور ایک شخص جلے بہ بے نیت اعراب داخل ہوئے اور بے تہ گئے۔ بحر العلوم بھی انتہائی عجز و انکسار سے بے تھے۔ کچھ باتیں ہوئیں و پھر وہ صاحب کھرے ہو گئے۔ بحر العلوم نے دروازہ کھولا، ان کے ہاتھوں کا بوسہ دیا ناقہ پر سوار کرایا۔ جب اندر تشریف لائے تو چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا اسی وقت مجھ کو ایک کاغذ دیا اور فرمایا کہ یہ رقعہ اس صراف سے متعلق ہے جو کوہ صفا پر ہے تھا ہے۔ اس کو لے کر اس کے پاس جاؤ اور جو کچھ وہ دے لے اُوچنانچہ میں گیا اور وہ نوشتہ اس کو دیا۔ اس نے ہاتھ میں لے کر دیکھا، چوما اور کہا کہ بار بار دہلا کر لاؤ۔ میں جاکر چار قلی لے آیا۔ صراف نے وہ ریال جو پانچ قران عجمی سے بھی زیادہ ہوتا ہے اتنی مقدار میں دے کے کہ چار مزدور اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لائے اور مکان پر پہنچا دے۔

چند روز کے بعد میں صراف سے ملنے کے لے چلاتا کہ اس کا حال بھی دریافت کروں اور یہ بھی پوچھوں کہ وہ رقعہ کس کا تھا۔ لے کن جب میں اس مقام پر پہنچا تو نہ وہ دکان نظر آئی نہ وہ صراف دکھائی دیا میں نے لوگوں سے جو اس وقت وہاں موجود تھے صراف کے متعلق سوال کیا۔ سب نے یہ کہا کہ ہم نے آج تک یہاں کسی صراف کو نہ دیکھا جس کے بعد میں سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ اسرار خدا اور الطاف امام زمان علیہ السلام ہیں۔

۴۔ صاحب کتاب دارالسلام تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز نجف اشرف میں ان صاحبان کے ذکر پر جن کو حضرت حجت علیہ السلام کی بارگاہ میں حضوری کا شرف حاصل ہوا ہے، فاضل جلے، عادل نبےل آقا سے دباقر اصفہانی نے بیان فرمایا ہے کہ حسب عادت مجاورین ایک مرتبہ میں نے شب چہار شنبہ مسجد سہلہ میں گزاری اور دن کو بھی اس ارادہ سے وہیں رہا کہ عصر کے وقت مسجد کو فہ جاؤں گا اور پنجشنبہ کی شب وہاں رہ کر دن میں نجف اشرف واپس ہوں گا لے کن صورت یہ ہے ش آئی کہ کھانے کا سامان ختم ہو گیا اس زمانہ میں مسجد سہلہ کا جو آباد نہ تھا اور کوئی روٹی بے چنے والا بھی وہاں نہ آتا تھا مجھ کو بھوک بہت لگ رہی تھی جس سے نہایت پریشان تھا مگر نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ اسی اثنا میں ایک صاحب تشریف لائے اور مے رے قرےب بے تہ کر انہوں نے دسترخوان کھولا۔ اس وقت مے را دل چاہنے لگا کہ کاش یہ قے مت لے لے اور مجھے بھی کھانے میں شریک کر لے کہ ے کایک خود انہوں نے مے ری طرف دے کہ کرتواضع فرمائی، مگر میں نے شرم کی وجہ سے انکار کیا۔ لے کن ان کے اصرار سے تیار ہو گیا اور خوب پے ٹ بھر کر کھایا۔ فراغت کے بعد دسترخوان لپے ٹ کروہ مسجد کے ایک حجرہ میں تشریف لے گئے جس پر مے ری نظر جمی رہی اور ان کے باہر آنے کا انتظار کرتا رہا، مگر دے رہو گئی اور وہ نہ نکلے۔ جس سے میں متفکر ہوا کہ مے رے ساتھ ان صاحب کا یہ عمل اتفاقی تھا۔ مے ری حالت اور دل کی بات پر ان کو اطلاع تھی یہ سوچ کر میں اٹھا اور اسی حجرہ میں پہنچا، دے کہہ تو وہ بالکل خالی ہے، وہاں کوئی نظر نہ آیا۔ باوجود کہ اس میں آنے جانے کا دوسرا راستہ نہ تھا تب میں سمجھا کہ مے رے ضمے ربر مطلع ہو کر مجھ کو کھانا کھلانے والا سوائے حضرت حجت علیہ السلام کے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

۵۔ کتاب نجم ثاقب مین صالح متقی شیخ محمد طاہر نجفی کے متعلق ایک حکایت مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ برسوں مسجد کوفہ کے خادم رہے اور مع اہل و عیال کے وہیں رہائش تھی۔ بہت پرہیزگار متدین آدمی تھے۔ آخر مین نابے نا ہو گئے تھے ان کا یہ بیان بعض علماء متقرن نے نقل کیا ہے کہ کئی سال ہوئے کہ نجف کے دو گروہوں مین جن سے مےری معاش کا تعلق تھا باہم جنگ وجدال کی وجہ سے زائرین کی آمد و رفت رک گئی تھی، اہل علم کا آئنا بند تھا، جس سے مین بہت پریشان ہوا، زندگی تلخ ہونے لگی کے و نکہ کٹے رالعیال تھا کچھ ے تے موں کی پرورش بھی مےرے نمہ تھی فاقوں کی نوبت آگئی ایک شب کو اے ساہوا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا، بچے مارے بھوک کے رو رہے تھے اس وقت بہت دل تنگ ہو کر بارگاہ الہی مین دعا کرتے ہوے مین نے یہ عرض کیا کہ پروردگارا! اے سوائے اس کے کچھ نہیں چاہتا کہ اپنے مولا و آقا کی صورت دے کہ لوں۔ اسی اثنا مین ایک جل لال القدر جن کے چہرے سے آثار بہت وجلال نمایاں ہو رہے تھے نفے سے لباس پہنے ہوئے تشریف لائے۔ مین نے خیال کیا کہ یہ تو کوئی بادشاہ بین۔ لے کن سر پر عمامہ بھی تھا جب انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی تو روئے مبارک کانور اے سا بڑھنے لگا کہ نظر جمانا ممکن نہ رہا۔ تب مین سمجھا کہ مےرا یہ خیال غلط ہے۔ اور انہوں نے خود مےری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے طاہر! مجھے کونسا بادشاہ خیال کرتے ہو مین نے عرض کیا کہ مےرے مولا! آپ تو بادشاہوں کے بادشاہ اور تمام عالم کے سردار بین فرمایا اے طاہر! تم اپنے مقصد مین کامیاب ہو گئے، اب کیا چاہتے ہو؟ کیا ہم روزانہ تم لوگوں کی دے کہ بھال نہیں کرتے اور تمہارے اعمال ہمارے سامنے پےش نہیں ہوتے اس فرمانے پر ان جناب کی بے بت وعظمت اور اس حےرت کی وجہ سے جو مجھ پر طاری تھی کچھ جواب نہ دے سکا۔ اور الحمد للہ اس وقت سے معاش کے دروازہ مےرے لے ے کھل گئے اور آج تک کبھی تنگی مین مبتلا نہ ہوا۔

۶۔ فاضل جلیل سید محمد باقر بین سید محمد شریف حسینی اصفہانی نے کتاب نور العیون مین اپنے استاد عالم متقی میرزا محمد تقی الماسی سے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ الماسی مولانا محمد تقی مجلسی اول کے پڑ پوتے تھے۔ ان کے اس لقب کی وجہ یہ تھی کہ ان کے والد مےرز محمد کاظم بڑے متمول تھے۔ انہوں نے ایک الماس جس کی قے مت پانچ ہزار تومان تھی بارگاہ امےر المومنےن علیہ السلام مین ہدیہ کیا تھا جس سے الماسی مشہور ہو گئے۔ ۱۱۵۹ھ مین رحلت ہوئی۔

موصوف نے بیان فرمایا کہ من جملہ سادات شولستان ایک بزرگ عالم دین نے اپنے معتمد شخص کا یہ بیان مجھ سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ بحرین کے کچھ لوگوں مین یہ معاہدہ ہوا کہ ہم مین سے ہر شخص باری باری مومنےن کی ایک جماعت کو کھانا کھلائے۔ چنانچہ وہ لوگ اس طرح کرتے رہے یہاں تک کہ ایک شخص کانمبر آیا جس کے پاس پےس نہ تھا۔ وہ اپنی تنگدستی وبے سرو سامانی سے بہت پریشان ہوا۔

اسی فکرو غم مین اتفاقاً رات کو جنگل کی طرف سے گزر رہا تھا کہ ایک صاحب اس کے سامنے آئے اور کہنے لگے کہ تم فلاں تاجر کے پاس جاؤ اور کہو کہ م ح م د بن الحسن نے کہا ہے کہ وہ بارہ دے نار دے دو جو تم نے ہمارے لے ے نذر کےے تھے۔ انہےں لے کر تم اپنی مہمان داری مین صرف کرو چنانچہ وہ بے چارہ اس سوداگر کے پاس گیا اور پے غام پہنچایا۔ اس نے سن کر کہا کہ کیا خود انہوں نے تم سے یہ بات کہی ہے۔ بحرینی نے جواب دیا ہاں اے ساہی بے پھر تاجر نے پوچھا کہ تم ان کو پہچانتے ہو؟ بحرینی نے کہا کہ انہےں مین تو نہیں جانتا۔ سوداگر نے کہا وہ حضرت امام صاحب الزماں علیہ السلام بین اور ان کی نذر کے بارہ دے نار مےرے پاس رکھے بین۔ اس کے بعد تاجر نے بحرینی کا بہت کچھ اکرام کیا اور کہا کہ چونکہ مےری یہ نذر اس سرکار مین قبول ہو گئی ہے اس لے مین چاہتا ہوں کہ تیر کا آدھے دے نار کا مجھ سے تبادلہ کر لو۔ بحرینی نے اے ساہی کیا اور رقم لے کر خوش خوش اپنے گھر واپس آگئے اور اس مہمانی مین خوب صرف کیا۔

۶۔ فاضل کامل سےد محمد حسےنی نے کفایۃ المجتہد مین حسن بن حمزہ علوی طبری مرعشی کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے اصحاب امامیہ مین سے ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مین حج کو گیا تو سخت گرمی کا سال تھا

، قافلہ سے جدا ہو گیا مارے پیاس کے دم نکلاجاتا تھا یہاں تک کہ زمین پر دفعۃً گھوڑے کے بٹہ کی آواز آئی۔ آنکھیں کھولیں تو ایک خوش رو و خوش بوجوان نظر آئے۔ انہوں نے مجھ کو اے سا پانی پلایا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ اس وقت میں مرنے سے بچ گیا اور میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں جو مجھ پر اے سی مرحمت فرمائی؟ فرمایا کہ میں بندوں پر حجة اللہ اور روئے زمین پر بقیۃ اللہ ہوں۔ اور میں وہ ہوں کہ زمین کو عدل و داد سے بھر دوں گا جبکہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ میں حسن بن علی بن محمد بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کرفرزند ہوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ آنکھیں بند کرو۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں، فرمایا کھول دو میں نے کھول دے تو اپنے کوقافلہ کے سامنے پایا اور حضرت نظر سے غائب ہو گئے تھے۔ صلوات اللہ علیہ۔

۷۔ عالم متبحر شیخ ابوالحسن شریف عاملی نے کتاب ضیاء العالمین من محافظ ابونعم و ابوالعلاء ہمدانی سے ابن عمر کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی کا خروج اس بستی سے ہوگا جس کو کرعہ کہتے ہیں ان کے سر پر ابر کاسیہ ہوگا اور منادی یہ آواز دے تا ہوگا کہ یہ مہدی خلیفہ خدائین، ان کی متابعت کرو۔ اس سلسلہ میں محمد بن احمد سے ایک جماعت نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ مہدی کے والد ہمشہ مقام کرعہ کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا کرتے تھے کہ وہ کس طرف ہے۔ اتفاقاً ایک بڑا تاجر آگیا، اس سے بھی پوچھا تو اس نے کہا کہ مہدی کے باپ اکثر سفر میں رہا کرتے تھے اور میں بھی ساتھ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ہم راستہ بھول گئے اور چند روز اسی پریشانی میں گزرے۔ کھانے پینے کا سامان بھی ختم ہو گیا اور مرنے کی نوبت آگئی جو ایک ایک مقام پر چمڑے کے چند خیمے نظر آئے اور ان میں سے کچھ آدمی نکل کر ہماری طرف متوجہ ہوئے جن سے ہم نے اپنی اس حالت کو بیان کیا جب ظہر کا وقت آیا تو ایک ایسے خوب صورت جوان باہر نکلے جن سے زیادہ حسن جل لال قدر و دیدہ والا ہم نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ سب نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب وہ سلام پھیر چکے تو مہدی کے باپ نے ان کو سلام کیا اور اپنا سارا قصہ سنایا۔ جس کے بعد ہم کئی دن وہاں رہے اور ان سب کو اے سا بڑا اخلاق و نیک کردار پایا کہ کبھی کسی کو ان صفات کا سنا بھی نہ تھا۔ بالآخر ہم نے ان جناب سے عرض کیا کہ کسی آدمی کو ہمارے ساتھ کر دے جسے جو ہمیں ٹھیک راستہ پر لگادے۔ چنانچہ انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا جس کے ہمراہ ہم وہاں سے روانہ ہو گئے اور بہت تھوڑے سے وقت میں ہم اے سی جگہ پہنچ گئے جہاں جانا چاہتے تھے، وہاں مہدی کے والد نے اس ہمراہی سے سوال کیا کہ تمہارے یہ سردار کون ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ حضرت مہدی م ح م د بن حسن علیہ السلام ہیں اور اس مقام کو کرعہ کہتے ہیں جو من میں داخل ہے، اس طرف سے جو بلاد حبشہ سے متصل ہے۔ دس دن کا راستہ ہے اور ایسے بیابان میں ہے جہاں پانی کا نام نہیں۔

اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد عالم مذکور نے فرمایا ہے کہ اس روایت سے حضرت کا خروج کرعہ سے ہوگا اور اس خبر میں کہ حضرت مکہ سے ظاہر ہوں گے، کوئی مخالفت نہیں ہے کہ وہ نہ دونوں کو ملا کر مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنی قیام گاہ کرعہ سے مکہ تشریف لائیں گے اور وہاں سے ظہور امر ہوگا۔ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ مقام حضرت کی مستقل قیام گاہ ہے۔

ان حضرات کے نام جنہوں نے زمانہ غیبت صغریٰ میں امام کو دیکھا ہے

چارو کلائے خصوصی اور سات و کلائے عمومی کے علاوہ جن لوگوں نے حضرت امام عصر علیہ السلام کو دیکھا ہے ان کے اسماء میں سے بعض کے نام یہ ہیں :

بغداد کے رہنے والوں میں سے (۱) ابوالقاسم بن رئس (۲) ابو عبد اللہ ابن فروخ (۳) مسرور الطباخ (۵۴) احمد و محمد پسران حسن (۶) اسحاق کاتب از نوبخت (۷) صاحب الفراء (۸) صاحب الصرة المختومہ (۹) ابوالقاسم بن ابی جلیس (۱۰) ابو عبد اللہ

الکندی (۱۱) ابو عبد اللہ الجنے دی (۱۲) ہارون الفراز (۱۳) النلی (بمدان کے باشندوں میں سے) (۱۴) محمد بن کثمر (۱۵) و جعفر بن بمدان (دے نور کے رہنے والوں میں سے) (۱۶) حسن بن ہروان (۱۷) احمد بن ہروان (از اصفہان) (۱۸) ابن یازشالہ (ازضے مر) (۱۹) زے دان (ازقم) (۲۰) حسن بن نصر (۲۱) محمد بن محمد (۲۲) علی بن محمد بن اسحاق (۲۳) محمد بن اسحاق (۲۴) حسن بن عقیب (ازری) (۲۵) قسم بن موسیٰ (۲۶) فرزند قسم بن موسیٰ (۹۲۷) ابن محمد بن ہارون (۲۸) صاحب الحصاقہ (۲۹) علی بن محمد (۳۰) محمد بن عقیب کلے نی (۳۱) ابو جعفر الرقا (ازقزوین) (۳۲) مرواس (۳۳) علی بن احمد (ازفارس) (۳۴) المجروح (ازشہزور) (۳۵) ابن الجمال (ازقدس) (۳۶) مجروح (ازمرو) (۳۷) صاحب الالف دے نار (۳۸) صاحب المال والرقۃ البے ضاً (۳۹) ابو ثابت (ازنہ شایور) (۴۰) محمد بن شعے ب بن صالح (ازمن) (۴۱) فضل بن برعد (۴۲) حسن بن فضل (۴۳) جعفری (۴۴) ابن الاعجمی (۴۵) شمشاطی (ازمصر) (۴۶) صاحب المولودین (۴۷) صاحب المال (۴۸) ابو رحا (ازنصے بن) (۴۹) ابو محمد ابن الوجنا (ازابواز) (۵۰) الحصے نی (عاۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۲۱)۔

امام مہدی علیہ السلام کا حمایت مذہب فرمانا واقعہ انار :

کتاب کشف الغمہ ۱۳۳ میں ہے کہ سید باقی بن عطوہ امامیہ مذہب کے تھے اور ان کے والد زید نے خیال رکھتے تھے ایک دن ان کے والد عطوہ نے کہا کہ میں سخت علی ہو گیا ہوں اور اب بچنے کی کوئی امے دنہیں بر قسم کے اطباء کا علاج کراچکا ہوں، اے نور نظر! میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مجھے تمہارے امام نے شفا دے دی، تو میں مذہب امامیہ اختیار کر لوں گا یہ کہنے کے بعد جب یہ رات کو بستر پر گئے تو امام زمانہ کا ان پر ظہور ہوا، امام نے مقام مرض کو اپنا ہاتھ سے مس کر دیا اور وہ مرض جاتا رہا عطوہ نے اسی وقت مذہب امامیہ اختیار کر لیا اور رات ہی میں جا کر اپنے فرزند باقی علوی کو خوشخبری دے دی۔

اسی طرح کتاب جواہر البیان میں ہے کہ بحرین کا والی نصرانی اور اس کا وزیر خارجی تھا، وزیر نے بادشاہ کے سامنے چند تازہ انار پیش کئے جن پر خلفا کے نام علی الترتیب کندہ تھے اور بادشاہ کو بے دلیا کہ ہمارا مذہب حق ہے اور ترتیب خلافت منشأ قدرت کے مطابق درست ہے بادشاہ کے دل میں یہ بات کچھ اس طرح بے ٹہ گئی کہ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ وزیر کا مذہب حق ہے اور امامیہ راہ باطل پر گامزن ہیں، چنانچہ اس نے اپنے خیال کی تکمیل کے لئے جملہ علماء امامیہ کو جو اس کے عہد حکومت تھے بلا بھے جا اور انہیں انار دکھا کر ان سے کہا کہ اس کی رد میں کوئی معقول دلیل لاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر کے تمام مذہب کو بے خ و بن سے اکھاڑ دیں گے، اس واقعہ نے علماء کرام میں ایک عجب قسم کا بے جان پے دا کر دیا، بالآخر سب علماء آپس میں مشورہ کے بعد اسے دس علماء پر متفق ہو گئے جو ان میں نسبتاً مقدس تھے اور پروگرام یہ بنایا کہ جنگل میں ایک ایک عالم بوقت شب جا کر امام زمانہ سے استعانت کرے، چونکہ ایک شب کی مہلت و مدت ملی تھی، اس لئے پریشانی زیادہ تھی غرض کہ علماء نے جنگل میں جا کر امام زمانہ سے فریاد کا سلسلہ شروع کیا۔ دو عالم اپنی اپنی مدت، فریاد و فغاں ختم ہونے پر جب واپس آئے اور تے سرے عالم حضرت محمد بن علی کی باری آئی تو آپ نے بدستور صحرا میں جا کر مصلیٰ بچھادیا، اور نماز کے بعد امام زمانہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی لے کن ناکام ہو کر واپس آئے ہوئے انہیں ایک شخص راستے میں ملا اس نے پوچھا - کیا بات ہے کہوں پریشان ہو، آپ نے عرض کی امام زمانہ کی تلاش ہے اور وہ تشریف لائیں رہے - اس شخص نے کہا: ”انصاحب العصر فانکر حاجتک“ میں ہی تمہارا امام زمانہ ہوں، کہو کیا کہتے ہو محمد بن علی نے کہا کہ اگر آپ صاحب العصر ہیں تو آپ سے حاجت بیان کرنے کی ضرورت کیا، آپ کو خود ہی علم ہوگا۔

اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ سنو ! وزیر کے فلاں کمرہ میں ایک لکڑی کا صندوق ہے اس مٹی کے چند سانچے رکھے ہوئے ہیں جب انارچھوٹا بوتابے وزیر اس پر سانچہ چڑھا دے تباے ۔ اور جب وہ بڑھتا ہے تو اس پر وہ نام کندہ ہوجاتے ہیں جو سانچہ میں کندہ ہیں محمد بن علی ! تم بادشاہ کو اپنے ہمراہ لے جا کر وزیر کے دجل و فریب کو واضح کر دو، وہ اپنے ارادہ سے باز آجائے گا اور وزیر کو سزا دے گا چنانچہ اے ساہی کیا گیا اور وزیر پر خواست کر دیا گیا ۔ (کتاب ہدایہ ع الاخبار ملا اسماعیل سبزواری ص ۱۵۰ و سفیة البحار جلد ۱ ص ۳۶ طبع نجف اشرف)۔

زمانہ غیبت کبری میں امام مہدی کی بیعت :

حضرت شیخ عبداللطیف حلبی حنفی کا کہنا ہے کہ میرے والد شیخ ابراہیم حسین کاشمار حلب کے مشائخ عظام میں تھا وہ فرماتے ہیں کہ میرے مصری استاد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ (ذرائع المودعیات باب ۸۵ ص ۳۹۲)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے بعد:

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت چونکہ خداوند عالم کی طرف سے بطور لطف خاص عمل میں آئی تھی، اس لئے آپ خدائی خدمت میں ہمہ تن منہمک ہو گئے اور غائب ہونے کے بعد آپ نے دین اسلام کی خدمت شروع فرمادی ۔ مسلمانوں، مومنوں کے خطوط کے جوابات دینے، ان کی بوقت ضرورت رہبری کرنے اور انہیں راہ راست دکھانے کا فریضہ ادا کرنا شروع کر دیا ضروری خدمات آپ زمانہ غیبت صغری میں بواسطہ سفراً یا بلاوسطہ اور زمانہ غیبت کبری میں بلاواسطہ انجام دیتے رہے اور قیامت تک انجام دیتے رہیں گے۔

امام مہدی کی غیبت کی وجہ:

مذکورہ بالا تحریروں سے علماً اسلام کا اعتراف ثابت ہو چکا یعنی واضح ہو گیا کہ امام مہدی کے متعلق جو عقائد اہل تشیع کے ہیں وہی منصف مزاج اور غیر متعصب اہل تسنن کے علماء کے بھی ہیں اور مقصد اصل کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کر دی، اب رہی غیبت امام مہدی کی ضرورت اس کے متعلق عرض ہے کہ :

(۱) اخلاق عالم نے ہدایت خلق کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پے غمیر اور کثیر التعداد ان کے اوصیاء بھے جے پے غمبوروں میں سے ایک لاکھ تے س ہزار نوسو ننانوے انبیاء کے بعد چونکہ حضور رسول کریم تشریف لائے تھے لہذا ان کے جملہ صفات و کمالات و معجزات حضرت محمد مصطفی صلعم میں جمع کر دئے تھے اور آپ کو خدا نے تمام انبیاء کے صفات کا جلوہ برور بنایا بلکہ خود اپنی ذات کا مظہر قرار دیا تھا اور چونکہ آپ کو بھی اس دنیائے فانی سے ظاہری طور پر جاناتھا اس لئے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علی کو پر قسم کے کمالات سے بھرپور کر دیا تھا یعنی حضرت علی اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ نبوی کمالات سے بھی ممتاز ہو گئے تھے سرور کائنات کے بعد کائنات عالم صرف ایک علی کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی آپ کے بعد سے یہ کمالات اوصیاء میں منتقل ہوتے ہوئے امام مہدی تک پہنچے بادشاہ وقت امام مہدی کو قتل کرنا چاہتا تھا اگر وہ قتل ہوجاتے تو دنیا سے انبیاء و اوصیاء کا نام و نشان مٹ جاتا اور سب کی یادگار کے ضرب شمشیر ختم ہوجاتی اور چونکہ انہیں انبیاء کے ذریعہ سے خداوند عالم متعارف ہوا تھا لہذا اس کا بھی ذکر ختم ہوجاتا اس لئے ضرورت تھی کہ اسی ہستی کو محفوظ رکھا جائے جو جملہ انبیاء اور اوصیاء کی یادگار اور تمام کے کمالات کی مظہر ہو

(۲) خداوندے عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ” وجعلها كلمة باقية في عقبه “ ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دیا ہے نسل ابراہیم دوفرزندوں سے چلی ہے ایک اسحاق اور دوسرے اسماعیل۔ اسحاق کی نسل سے خداوندعالم جناب عیسیٰ کوزندہ و باقی قرار دے کر آسمان پر محفوظ کرچکا تھا۔ اب یہ مقتضائے انصاف ضرورت تھی کہ نسل اسماعیل سے کسی ایک کو باقی رکھے اور وہ بھی زمین پر کے و نیک آسمان پر ایک باقی موجود تھا، لہذا امام مہدی کوجونسل اسماعیل سے ہیں زمین پر زندہ اور باقی رکھا اور انہیں بھی اسی طرح دشمنوں کے شرسے محفوظ کر دیا جس طرح حضرت عیسیٰ کومحفوظ کیا تھا۔

(۳) یہ مسلمات اسلامی سے ہے کہ زمین حجت خدا اور امام زمانہ سے خالی نہیں رہ سکتی (اصول کافی ۱۰۳ طبع نولکشور) چونکہ حجت خدا اس وقت امام مہدی کے سوا کوئی نہ تھا اور انہیں دشمن قتل کردنے پر تلے ہوئے تھے اس لئے انہیں محفوظ و مستور کر دیا گیا حدیث میں ہے کہ حجت خدا کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور انہیں کے ذرے عہ سے روزی تقسیم کی جاتی ہے (بحار)۔

(۴) یہ مسلم ہے کہ حضرت امام مہدی جملہ انبیاء کے مظہر تھے اس لئے ضرورت تھی کہ انہیں کی طرح ان کی غیبت بھی ہوتی یعنی جس طرح بادشاہ وقت کے مظالم کی وجہ سے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے عہد حیات میں مناسب مدت تک غائب رہ چکے تھے اسی طرح یہ بھی غائب رہتے۔

(۵) قیامت کا آنا مسلم ہے اور واقعہ قیامت میں امام مہدی کا ذکر بتاتا ہے کہ آپ کی غیبت مصلحت خداوندی کی بناء پر ہوئی ہے۔

(۶) سورہ انزالنا سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ شب قدر میں ہوتا رہتا ہے یہ ظاہر ہے کہ نزول ملائکہ انبیاء و اوصیاء ہی پر ہوا کرتا ہے۔ امام مہدی کو اس لئے موجود اور باقی رکھا گیا ہے تاکہ نزول ملائکہ کی مرکزی غرض پوری ہوسکے، اور شب قدر میں انہیں پر نزول ملائکہ ہوسکے حدیث میں ہے کہ شب قدر میں سال بھر کی روزی وغیرہ امام مہدی تک پہنچادی جاتی ہے اور وہی اس تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

(۷) حکم کافعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا یہ دوسری بات ہے کہ عام لوگ اس حکمت و مصلحت سے واقف نہ ہوں غیبت امام مہدی اسی طرح مصلحت و حکمت خداوندی کی بنا پر عمل میں آئی ہے جس طرح طواف کعبہ، رمی جمرہ وغیرہ ہے جس کی اصل مصلحت خداوندعالم ہی کو معلوم ہے۔

(۸) امام جعفر صادق علیہ السلام کافر مانا ہے کہ امام مہدی کو اس لئے غائب کیا جائے گا تاکہ خداوندعالم اپنی ساری مخلوق کا امتحان کر کے یہ جانچے کہ نیک بندے کون ہیں اور باطل پرست کون لوگ ہیں (اکمال الدین)۔

(۹) چونکہ آپ کو اپنی جان کا خوف تھا اور یہ طے شدہ ہے کہ ” من خاف علی نفسه احتاج الی الاستتار “ کہ جسے اپنے نفس اور اپنی جان کا خوف ہو وہ پوشیدہ ہونے کو لازمی جانتا ہے (المرتضیٰ)۔

(۱۰) آپ کی غیبت اس لئے واقع ہوئی ہے کہ خداوندعالم ایک وقت معین میں آل محمد پر جو مظالم کے گئے ہیں۔ ان کا بدلہ امام مہدی کے ذرے عہ سے لے گا یعنی آپ عہد اول سے لے کر بنی امیہ اور بنی عباس کے ظالموں سے مکمل بدلہ لے لیں گے۔ (اکمال الدین)۔

غیبت امام مہدی پر علما اہل سنت کا اجماع :

جمہور علما اسلام امام مہدی کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں ، اس میں شے عہ اور سنی کانسوال نہیں ۔ ہر فرقہ کے علماء یہ مانتے ہیں کہ آپ ہے دا ہوجکے ہیں اور موجود ہیں ہم علماء اہل سنت کے اسماء مع ان کی کتابوں اور مختصر اقوال کے درج کرتے ہیں :

(۱)۔ علامہ محمدین طلحہ شافعی کتاب مطالب السوال میں فرماتے ہیں کہ امام مہدی سامرہ میں ہے دابوئے ہیں جو بغداد سے ۲۰ فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔

(۲)۔ علامہ علی بن محمد صباغ مالکی کی کتاب فصول المہمہ میں لکھتے ہیں کہ امام حسن عسکری گیارہویں امام نے اپنے بے ثے امام مہدی کی ولادت بادشاہ وقت کے خوف سے پر شے دہ رکھی ۔

(۳)۔ علامہ شیخ عبداللہ بن احمد خشاب کی کتاب تاریخ موالد میں ہے کہ امام مہدی کانام محمد اور کنے ابوالقاسم ہے ۔ آپ آخری زمانہ میں ظہور و خروج کریں گے ۔

(۴)۔ علامہ محی الدین ابن عربی حنبلی کی کتاب فتوحات مکہ میں ہے کہ جب دنیا ظلو و جور سے بھر جائے گی تو امام مہدی ظہور کریں گے۔

(۵)۔ علامہ شیخ عبدالوہاب شعرانی کی کتاب الہ واقے والجواب میں ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری میں ہے دابوئے اب اس وقت یعنی ۹۵۸ ہجری میں ان کی عمر ۷۰۶ سال کی ہے ، یہی مضمون علامہ بدخشان کی کتاب مفتاح النجاة میں بھی ہے ۔

(۶)۔ علامہ عبدالرحمن جامی حنفی کی کتاب شواہد النبوت میں ہے کہ امام مہدی سامرہ میں ہے دابوئے ہیں اور ان کی ولادت پوشے دہ رکھی گئی ہے وہ امام حسن عسکری کی موجودگی میں غائب ہو گئے تھے ۔ اسی کتاب میں ولادت کا پورا واقعہ حکے مہ خاتون کی زبانی مندرج ہے ۔

(۷)۔ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب مناقب الائمه ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں ہے دابوئے ہیں امام حسن عسکری نے ان کے اذان واقامت کہی ہے اور تھوڑے عرصہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ وہ اس مالک کے سپرد ہو گئے جن کے پاس حضرت موسیٰ بچپنے میں تھے۔

(۸)۔ علامہ جمال الدین محدث کی کتاب روضۃ الاحباب میں ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں ہے دابوئے اور زمانہ معتمد عباسی میں بمقام ”سرم رائے“ از نظر بر ایا غائب شد لوگوں کی نظر سے سرداب میں غائب ہو گئے ۔

(۹)۔ علامہ عبدالرحمن صوفی کی کتاب مرآة الاسرار میں ہے کہ آپ بطن نرجس سے ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں ہے دابوئے ۔

(۱۰)۔ علامہ شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج کی کتاب ہدایة السعداء میں ہے کہ خلافت رسول حضرت علی کے واسطہ سے امام مہدی تک پہنچی آپ ہی آخری امام ہیں ۔

(۱۱)۔ علامہ نصر بن علی جہمی کی کتاب موالد الائمه میں ہے کہ امام مہدی نرجس خاتون کے بطن سے ہے دابوئے ۔

(۱۲) - علامہ ملا علی قاری کی کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ امام مہدی بابوےں امام ہیں شے عوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ اہل سنہ اہل بے ت کے دشمن بے ن۔

(۱۳) - علامہ جواد ساباطی کی کتاب براہین ساباطیہ میں ہے کہ امام مہدی اولاد فاطمہ میں سے ہیں ، وہ بقولے ۲۵۵ میں متولد ہو کر ایک عرصہ کے بعد غائب ہو گئے ہیں ۔

(۱۴) - علامہ شیخ حسن عراقی کی تعریف کتاب الواقع میں ہے کہ انہوں نے امام مہدی سے ملاقات کی ہے ۔

(۱۵) - علامہ علی خواص جن کے متعلق شعرانی نے الے واقعات میں لکھا ہے کہ انہوں نے امام مہدی سے ملاقات کی ہے ۔

(۱۶) - علامہ شیخ سعدالدین کاکہنابے کہ امام مہدی پے دابوکر غائب ہو گئے ہیں ”دور آخر زمانہ آشکار گردد“ اور وہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے جے سا کہ کتاب مقصد اقصیٰ میں لکھا ہے ۔

(۱۷) - علامہ علی اکبر ابن اسعد اللہ کی کتاب مکاشفات میں ہے کہ آپ پے دابوکر قطب ہو گئے ہیں ۔

(۱۸) - علامہ احمد بلاذری الحادےٹ لکھتے ہیں کہ آپ پے دابوکر محبوب ہو گئے ہیں ۔

(۱۹) - علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے رسالہ نوارد میں ہے ، محمد بن حسن (المہدی) کے بارے میں شے عوں کاکہنا درست ہے ۔

(۲۰) - علامہ شمس الدین جزری نے بحوالہ مسلسلات بلاذری اعتراف کیا ہے ۔

(۲۱) - علامہ علاء الدولہ احمد منانی صاحب تاریخ خمے س در احوالی النفس نفے س اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ امام مہدی غیبیت کے بعد ابدال پھر قطب ہو گئے ۔

علامہ نور اللہ بحوالہ کتابیان الاحسان لکھتے ہیں کہ امام مہدی تکمیل صفات کے لئے غائب ہوئے ہیں

۲۴ علامہ ذہبی اپنی تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں کہ امام مہدی ۲۵۶ میں پے دابوکر معدوم ہو گئے ہیں

۲۵ علامہ ابن حجر مکی کی کتاب صواعق محرقة میں ہے کہ امام مہدی المنتظر پے دابوکر سرداب میں غائب ہو گئے ہیں ۔

۲۶ علامہ عصر کی کتاب وفيات الا عیان کی جلد ۲ ص ۴۵۱ میں ہے کہ امام مہدی کی عمر امام حسن عسکری کی وفات کے وقت ۵ سال تھی وہ سرداب میں غائب ہو کر پھر واپس نہیں ہوے ۔

۲۷ علامہ سبط ابن جوزی کی کتاب تذکرۃ الخواص الامہ کے ص ۲۰۴ میں ہے کہ آپ کالقب القائم ، المنتظر ، الباقی ہے ۔

۲۸ علامہ عبے اللہ امرتسری کی کتاب ارجح المطالب کے ص ۳۷۷ میں بحوالہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان مرقوم ہے کہ آپ اسی طرح زندہ باقی ہیں جس طرح عیسیٰ ، خضر ، الیاس وغے رہ ہم زندہ اور باقی ہیں ۔

۲۹ علامہ شیخ سلے مان تمندوزی نے کتاب منابع المودے ص ۳۹۳ میں

۳۰ علامہ ابن خشاب نے کتاب موالے داہل بیت میں

۳۱ علامہ شبلی نے نور الابصار کے ص ۱۵۲ طبع مصر ۱۲۲۲ میں بحوالہ کتاب البیان لکھا ہے کہ امام مہدی غائب ہونے کے بعد اب تک زندہ اور باقی ہیں اور ان کے وجود کے باقی، اور زندہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے وہ اسی طرح زندہ اور باقی ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ، حضرت خضر اور حضرت الیاس وغیرہم زندہ اور باقی ہیں ان اللہ والوں کے علاوہ دجال، ابلیس بھی زندہ ہیں جسے سا کہ قرآن مجید صحیح مسلم، تاریخ طبری وغیرہ سے ثابت ہے لہذا ”لا امتناع فی بقائه“ ان کے باقی اور زندہ ہونے میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے علامہ چلی کتاب کشف الظنون کے ص ۲۰۸ میں لکھتے ہیں کہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان ابو عبد اللہ محمد بن عوف کنجی شافعی کی تصنیف ہے۔ (علامہ فاضل روزبہان کی ابطال الباطل میں ہے کہ امام مہدی قائم و منتظر ہیں وہ آفتاب کی مانند ظاہر ہو کر دنیا کی تاریخ کی، کفر زائل کر دے گے۔

۳۱ علامہ علی متقی کی کتاب کنز العمال کی جلد ۷ کے ص ۱۱۴ میں ہے کہ آپ غائب ہیں ظہور کر کے ۹ سال حکومت کریں گے۔

۳۲ علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنشور جلد ۳ ص ۲۳ میں ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے بعد عیسیٰ نازل ہوں گے وغیرہ۔

امام مہدی کی غیبت اور آپ کا وجود و ظہور قرآن مجید کی روشنی میں :

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اور آپ کے موجود ہونے اور آپ کے طول عمر نے آپ کے ظہور و شہود اور ظہور کے بعد سارے دین کو ایک کر دینے کے متعلق ۹۴ آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں سے اکثر دونوں فریق نے تسلیم کیا ہے۔ اسی طرح بے شمار خصوصی احادیث بھی ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو غایۃ المقصود وغایۃ المرام علامہ ہاشم بحرانی اور نایب المودۃ، میں اس مقام پر صرف دو تین آیتیں لکھتا ہوں:

(۱) آپ کی غیبت کے متعلق : ألم ذلک الکتاب لارعب فیہ ہدی للمتقین الذین ءومنون بالغیب ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے مان بالغیب سے امام مہدی کی غیبت مراد ہے۔ نئے ک بخت ہیں وہ لوگ جو ان کی غیبت پر صبر کریں گے اور مبارک باد کے قابل ہیں۔ وہ سمجھدار لوگ جو غیبت میں بھی ان کی محبت پر قائم رہیں گے۔ (نایب المودۃ ص ۳۷۰ طبع بمبئی)

(۲) آپ کے موجود اور باقی ہونے کے متعلق ”جعلها کلمۃ بقایۃ فی عقبہ“ ہے ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ کو قرار دیا ہے جو باقی اور زندہ رہے گا اس کلمہ باقیہ سے امام مہدی کا باقی رہنا مراد ہے اور وہی آل محمد میں باقی ہیں۔ (تفسیر حسینی علامہ حسین واعظ کاشفی ص ۲۲۶)۔

(۰) آپ کے ظہور اور غلبہ کے متعلق ”ظہرہ علی الدین کلہ“ جب امام مہدی بحکم خدا ظہور فرمائیں گے تو تمام دینوں پر غلبہ حاصل کر لیں گے یعنی دنیا میں سوا ایک دین اسلام کے کوئی اور دین نہ ہوگا۔ (نور الابصار ص ۱۵۳ طبع مصر)۔

غیبت امام مہدی جفرجامعہ کی روشنی میں :

علامہ شیخ قندوزی بلخی حنفی رقمطراز ہیں کہ سدرے رصے رفی کابیان ہے کہ ہم اور مفضل بن عمر، ابوبصرے، ابان بن تغلب ایک دن صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ زمین پر بے ٹھے ہوئے رو رہے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ”اے محمد! تمہاری غیبت کی خبر نے میرا دل بے چرن کر دیا ہے“ میں نے عرض کی حضور خدا آپ کی آنکھوں کو بھی نہ رلائے بات کیا ہے کس لئے حضور گریہ کننا نہیں فرمایا۔ اے سدرے! میں نے آج کتاب ”جعفرجامع“ میں بوقت صبح امام مہدی کی غیبت کا مطالعہ کیا ہے، اے سدرے! یہ وہ کتاب ہے جس میں ”علم ماکان و مایکون“ کا اندراج ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب اس میں لکھا ہوا ہے اے سدرے! میں نے اس کتاب میں یہ دیکھا ہے کہ ہماری نسل سے امام مہدی ہوں گے۔ پھر وہ غائب ہوجائیں گے اور ان کی غیبت نے زعم بہت طویل ہوگی ان کی غیبت کے زمانہ میں مومنین مصائب میں مبتلا ہوں گے اور ان کے امتحانات ہوتے رہیں گے اور غیبت میں تاخیر کی وجہ سے ان کے دلوں میں شکوک پے داہوتے ہوں گے پھر فرمایا: اے سدرے! سنو! ان کی ولادت حضرت موسیٰ کی طرح ہوگی اور ان کی غیبت عیسیٰ کی مانند ہوگی اور ان کے ظہور کا حال حضرت نوح کے مانند ہوگا اور ان کی عمر حضرت خضر کی عمر جیسے ہوگی (نایع المودۃ) اس حدیث کی مختصر شرح یہ ہے کہ:

(۱) تاریخ میں ہے کہ جب فرعون کو معلوم ہوا کہ مہری سلطنت کا زوال ایک مولود بنی اسرائیل کے ذریعہ ہوگا تو اس نے حکم جاری کر دیا کہ ملک میں کوئی عورت حاملہ نہ رہنے پائے اور کوئی بچہ باقی نہ رکھا جائے چنانچہ اسی سلسلہ میں ۴۰ ہزار بچے ضائع کئے گئے لکن نے خدا حضرت موسیٰ کو فرعون کی تمام تر کربوں کے باوجود پے داکیا، باقی رکھا اور انہوں نے اس کی سلطنت کا تختہ الٹوایا۔ اسی طرح امام مہدی کے لئے ہوا کہ تمام بنی امیہ اور بنی عباسیہ کی سعی بلے غ کے باوجود آپ بطن نرجس خاتون سے پے داہوتے اور کوئی آپ کو دے کہ تک نہ سکا۔

(۲) حضرت عیسیٰ کے بارے میں تمام یہودی اور نصرانی متفق ہیں کہ آپ کو سولی دے دی گئی اور آپ قتل کئے جاچکے، لے کن خداوند عالم نے اس کی رد فرمادی اور کہ دیا کہ وہ نہ قتل ہوئے ہیں اور نہ ان کو سولی دی گئی ہے یعنی خداوند عالم نے اپنے پاس بلا لیا ہے اور وہ آسمان پر امن و امان خدا میں ہیں۔ اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بھی لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ پے داہی نہیں ہوئے حالانکہ وہ پے داہو کر حضرت عیسیٰ کی طرح غائب ہوچکے ہیں۔

۳ حضرت نوح نے لوگوں کی نافرمانی سے عاجز آکر خدا کے عذاب کے نزول کی درخواست کی خداوند عالم نے فرمایا کہ پہلے ایک درخت لگاؤ وہ پھل لائے گاتب عذاب کروں گا اسی طرح نوح نے سات مرتبہ کیا بالاخر اس تاخیر کی وجہ سے آپ کے تمام دوست و موالی اور اے مان دار کافر ہو گئے اور صرف ستر مومن رہ گئے۔ اسی طرح غیبت امام مہدی اور تاخیر ظہور کی وجہ سے ہوربا ہے۔ لوگ فرامے پے غمیر اور ائمہ علیہم السلام کی تکذیب کر رہے ہیں اور عوام مسلم بلاوجہ اعتراضات کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور شاہد اسی وجہ سے مشہور ہے کہ جب دنیا میں چالے س مومن کامل رہ جائیں گے تب آپ کا ظہور ہوگا۔

(۰) حضرت خضر جو زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے اور جب کہ حضرت خضر کے زندہ اور باقی رہنے میں مسلمانوں کو کوئی اختلاف نہیں ہے حضرت امام مہدی کے زندہ اور باقی رہنے میں بھی کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اور اس کی ضرورت :

بادشاہ وقت خلیفہ معتمدین متوکل عباسی جو اپنے آباؤ اجداد کی طرح ظلم و ستم کا خوگر اور آل محمد کاجانی دشمن تھا ۔ اس کے کانوں میں مہدی کی ولادت کی بھنک پڑ چکی تھی ۔ اس نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد تکفیر و تدفیر سے پہلے بقول علامہ مجلسی حضرت کے گھر پر پولے سے کاجھاپہ ڈلوایا اور چاہا کہ امام مہدی علیہ السلام کو گرفتار کرالے لے کن چونکہ وہ بحکم خدا ۲۳ رمضان المبارک ۲۵۹ ہجری کو سرداب میں جا کر غائب ہو چکے تھے ۔ جسے کہ شواہد النبیوت ، نور الابصار ، دمعۃ ساکبہ ، روضۃ الشہداء ، مناقب الائمہ ، انوار الحسینیہ وغیرہ سے مستفاد و مستنبط ہوتا ہے ۔ اس لئے وہ اسے دستیاب نہ ہو سکے ۔ اس نے اس کے رد عمل میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تمام بے بیوں کو گرفتار کر لیا اور حکم دیا کہ اس امر کی تحقیق کی جائے کہ آیا کوئی ان میں سے حاملہ تو نہیں ہے اگر کوئی حاملہ ہو تو اس کا حمل ضائع کر دیا جائے ، کہے و نکہ وہ حضرت سرور کائنات صلعم کی پے شے ن گوئی سے خائف تھا کہ آخری زمانہ میں مے را ایک فرزند جس کا نام مہدی ہوگا ۔ کائنات عالم کے انقلاب کا ضامن ہوگا ۔ اور اسے یہ معلوم تھا کہ وہ فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام کی اولاد سے ہوگا لہذا اس نے آپ کی تلاش اور آپ کے قتل کی پوری کوشش کی تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۳۱ میں ہے کہ ۲۶۰ میں امام حسن عسکری کی شہادت کے بعد جب معتمد خلیفہ عباسی نے آپ کے قتل کرنے کے لئے آدمی بھیجے تو آپ سرداب (۱) ” سرمن رائے “ میں غائب ہو گئے بعض اکابر علما اہل سنت بھی اس امر میں شے عوں کے ہم زبان ہیں ۔ چنانچہ ملاجمی نے شواہد النبیوت میں امام عبدالوہاب شعرانی نے لواقع الانوار والے واقعات والجواب میں اور شیخ احمد محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکہ میں اور خواجہ یارسانے فصل الخطاب میں اور عبدالحق محدث دہلوی نے رسالہ ائمہ طاہرین میں اور جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب میں ، اور ابو عبد اللہ شامی صاحب کفایۃ الطالب نے کتاب التبیان فی اخبار صاحب الزمان میں اور سبط ابن جوزی نے تذکرۃ خواص الاممہ میں اور ابن صباغ نور الدین علی مالکی نے فصول المہمہ میں اور کمال الدین ابن طلحہ شافعی نے مطالب السؤل میں اور شاہ ولی اللہ نے فضل المبین میں اور شیخ سلے مان حنفی نے نایع المودۃ میں اور بعض دیگر علما نے بھی اے سابی لکھا ہے اور جو لوگ ان حضرت کے طول عمر میں تعجب کرکے انکار کرتے ہیں ۔ ان کو یہ جواب دے تے ہیں کہ خدا کی قدرت سے کچھ بے دنہیں ہے جس نے آدم کو بغیر ماں باپ کے اور عیسیٰ کو بغیر باپ کے پے داکیا ، تمام اہل اسلام نے حضرت خضر کو اب تک زندہ مانا ہوا ہے ، ادریس بہشت میں اور حضرت عیسیٰ آسمان پر اب تک زندہ مانے جاتے ہیں اگر خدائے تعالیٰ نے آل محمد میں سے ایک شخص کو عمر عنایت کیا تو تعجب کیا ہے ؟ حالانکہ اہل اسلام کو دجال کے موجود ہونے اور قرعہ قیامت ظہور کرنے سے بھی انکار نہیں ہے ۔

(۱) یہ سرداب ، مقام ” سرمن رائے “ میں واقع ہے جسے اصل میں سامرا کہتے ہیں

سامرا کی آبادی بہت ہی قدیمی ہے اور دنیا کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے ، اس سام بن نوح نے آباد کیا تھا (معجم البلدان) اس کی اصل سام راہ تھی بعد میں سامرا ہو گیا ، آب و ہوا کی عمدگی کی وجہ سے خلیفہ معتمد نے فوجی کے مپ بنا کر آباد کیا تھا اور اسی کو دار السلطنت بھی بنادیا تھا ، اس کی آبادی ۸۰ فرسخ لمبی تھی ، اسے اس نے نہایت خوبصورت شہر بنادیا تھا ۔ اسی لئے اس کا نام سرمن رائے رکھ دیا تھا یعنی وہ شہر جسے جو بھی دے کہے خوش ہو جائے ، عسکری اسی کا ایک محلہ ہے جس میں امام علی نقی علیہ السلام نظر بند تھے بعد میں انہوں نے دلے ل بن ے عقوب نصرانی سے ایک مکان خرے دلایا تھا جس میں اب بھی آپ کا مزار مقدس واقع ہے ۔

سامرا میں ہمے شہ غے رشے عم آبادی رہی ہے اس لئے اب تک وہاں شے عم آباد نہیں ہیں وہاں کے جملہ خدام بھی غے رشے عم ہیں ۔

حضرت حجت علیہ السلام کے غائب ہونے کا سرداب وہیں ایک مسجد کے کنارے واقع ہے جو کہ حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری کے مزار اقدس کے قریب ہے ۱۲منہ۔

کتاب شواہد النبوت کے ص ۶۸ میں ہے کہ خاندان نبوت کے گیارہویں امام حسن عسکری ۲۶۰ میں زہر سے شہید کر دئے گئے تھے ان کی وفات پر ان کے صاحبزادے محمد ملقب بہ مہدی شے عوں کے آخری امام ہوئے۔ مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ خاندان رسالت کے ان اماموں کے حالات نہایت دردناک ہیں۔ ظالم متوکل نے حضرت امام حسن عسکری کے والد ماجد امام علی نقی کو مدینہ سے سامرہ پکڑ بلایا تھا۔ اور وہاں ان کی وفات تک ان کو نظر بند رکھا تھا۔ (پہر زہر سے ہلاک کر دیا تھا) اسی طرح متوکل کے جانشینوں نے بدگمانی اور حسد کے مارے حضرت امام حسن عسکری کو قے درکھا تھا، ان کے کمسن صاحبزادے محمد المہدی جن کی عمر اپنے والد کی وفات کے وقت پانچ سال کی تھی۔ خوف کے مارے اپنے گھر کے قریب ہی ایک غار میں چھپ گئے اور غائے ہو گئے۔ الخ ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے کہ جس غار میں امام مہدی کی غیبت بتائی جاتی ہے۔ اسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ (نور الابصار جلد ۱ ص ۱۵۲) علامہ ابن حجر مکی کا ارشاد ہے، کہ امام مہدی سرداب میں غائب ہوئے ہیں۔ ”فلم یر عرف ابن زہب“ پھر معلوم نہیں کہاں تشریف لے گئے۔ (صواعق محرقة ص ۱۲۴)۔

امام مہدی اور حج کعبہ

یہ مسلمات میں سے ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہر سال حج کعبہ کے لئے مکہ معظمہ اسی طرح تشریف لے جاتے ہیں جس طرح حضرت خضر والیاس جاتے ہیں (سراج القلوب ۷۷) علی احمد کوفی کابیان ہے کہ میں طواف کعبہ میں مصروف و مشغول تھا کہ میری نظر ایک نہایت خوبصورت نوجوان پر پڑی، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”انا المہدی وانا القائم“ میں مہدی آخر الزماں اور قائم آل محمد ہوں۔ غانم بندی کابیان ہے کہ میں امام مہدی کی تلاش میں ایک مرتبہ بغداد گیا، ایک پل سے گزرتے ہوئے مجھے ایک صاحب ملے اور وہ مجھے ایک باغ میں لے گئے اور انہوں نے مجھ سے ہندی زبان میں کلام کیا اور فرمایا کہ تم امسال حج کے لئے نہ جاؤ، ورنہ نقصان پہنچے گا محمد بن شاذان کا کہنا ہے کہ میں ایک دفعہ مدینہ میں داخل ہوا تو حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے میرا پرورانام لے کر مجھے پکارا، چونکہ میرے پورے نام سے کوئی واقف نہ تھا اس لئے مجھے تعجب ہوا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں امام زمانہ ہوں۔ علامہ شیخ سلے مان قندوزی بلخی تحریر فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن صالح نے کہا کہ میں نے غیبت کبری کے بعد امام مہدی علیہ السلام کو حجر اسود کے نزدیک اس حال میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ انہیں لوگ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ (عناب المودۃ)۔

غیبت کبری میں امام مہدی کا مرکزی مقام:

امام مہدی علیہ السلام چونکہ اسی طرح زندہ اور باقی ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت خضر، حضرت الیاس۔ نے ز جبال بطل، یاجوج ماجوج اور ابلیس سے لعن زندہ اور باقی ہیں اور ان سب کا مرکزی مقام موجود ہے۔ جہاں یہ رہتے ہیں مثلاً حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان پر (قرآن مجید) حضرت ادریس جنت میں (قرآن مجید) حضرت خضر اور الیاس، مجمع البحرین یعنی دریائے فارس و روم کے درمیان پانی کے قصر میں (عجائب القصص علامہ عبدالواحد ص ۱۷۶) اور جبال بطل طبرستان کے جزیرہ مغرب میں (کتاب غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۰۲) اور یاجوج ماجوج بحیرہ روم کے عقب میں دو پہاڑوں کے درمیان (کتاب غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۴۷) اور ابلیس سے لعن، استعمار ارضی کے وقت والے پایہ تخت ملتان میں (کتاب ارشاد الطالبین علامہ اخوند دروہ زہ ص ۲۴۳) تو لامحالہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا بھی

کوئی مرکزی مقام ہونا ضروری ہے جہاں آپ تشریف فرما ہوں اور وہاں سے ساری کائنات میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ زمانہ غیبت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام (جزیرہ خضرا اور بحر ابے ض) میں اپنی اولاد اپنے اصحاب سمیت قیام فرمائیں اور وہیں سے باعجاز تمام کام کیا کرتے اور ہر جگہ پہنچا کرتے ہیں، یہ جزیرہ خضرا سرزمین ولایت بربر میں درمیان دریائے اندلس واقع ہے یہ جزیرہ معمور و آباد ہے، اس دریا کے ساحل میں ایک موضع بھی ہے جو بشکل جزیرہ ہے اسے اندلس والے (جزیرہ رفضہ) کہتے ہیں، کہے و نہ کہ اس میں ساری آبادی شے عوں کی ہے اس تمام آبادی کی خوراک وغیرہ جزیرہ خضرا سے براہ بحر ابے ض سال میں دوبار ارسال کی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو (تاریخ جہاں آرا۔ ریاض العماء، کفایۃ المہدی، کشف القناع، ریاض المومنین، غایۃ المقصود، رسالہ جزیرہ خضراء و بحر ابے ض اور مجالس المومنین علامہ نور اللہ شوشتری و بحر الانوار، علامہ مجلسی کتاب روضۃ الشهداء، علامہ حسین واعظ کاشفی ص ۴۳۹ میں امام مہدی کے اقصائے بلاد مغرب میں ہونے اور ان کے شہروں پر تصرف رکھنے اور صاحب اولاد وغیرہ ہونے کا حوالہ ہے۔ امام شبلیجی علامہ عبدالمومن نے بھی اپنی کتاب نور الابصار کے ص ۱۵۲ میں اس کی طرف بحوالہ کتاب جامع الفنون اشارہ کیا ہے، غیاث اللغات کے ص ۷۲ میں ہے کہ یہ وہ دریا ہے جس کے جانب مشرق چن، جانب غربی ےمن، جانب شمالی بند، جانب جنوبی دریائے محط واقع ہے۔ اس بحر ابے ض و اخضر کا طول ۲ ہزار فرسخ اور عرض پانچ سو فرسخ ہے اس میں بہت سے جزے آباد ہیں جن میں ایک سراندے بھی ہے اس کتاب کے ص ۲۹۵ میں ہے کہ ”صاحب الزمان“ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا لقب ہے علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ آپ جس مکان میں رہتے ہیں اسے ”بیت الحمد“ کہتے ہیں۔ (اعلام الوری ص ۲۶۳)۔

حضرت حجت علیہ السلام کامسکن

ابتدائے حضرت کامقام سامرہ کامکان تھا لے کن جس وقت حضرت کے تجسس میں حکومت کی طرف سے خانہ تلاشی کا حکم ہوا تو آنے والے آئے۔ سرداب میں تشریف رکھتے تھے (جس کو خانہ کہا جاتا ہے) وہاں سے اعجازی شان کے ساتھ حضرت ان لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ اس احترام کی نظر سے زائرین سرداب مقدس میں خداوند عالم سے دعائیں کرتے ہیں، زائر تے پڑھتے ہیں اور جن مقامات مخصوصہ پر غیبت صغریٰ میں حضرت کا قے ام رہا ہے، اس زمانہ کی قے ام گاہ کوناحیہ مقدسہ کہا جاتا ہے جس سے نائبین و وکلاء مطلع رہتے اور وہاں حاضر خدمت ہوتے تھے۔ اس کے بعد جب غیبت کبریٰ ہو گئی تو حضرت کی جائے قے ام بھی سب پر مخفی ہے۔

حضرت کے اذکار میں جن جگہوں کا نام آئے ہیں مثلاً کسر عسریٰ طوی لے کوئی جنگل لے ابہت سے شہروں کا کوئی جزیرہ لے جزیرہ خضرا وغیرہ یہ سب کے سب اس زمانہ میں حضرت کے مقامات رہائش نہیں ہیں بلکہ کسی کا تعلق قرب ظہور کے وقت سے ہے کوئی مقام وقت زوج سے متعلق ہے کوئی صرف وقتی زرات کامقام تھا۔ کوئی منزل سفر ہے کوئی منزل حضر ہے کسی میں حضرت کے فرزندوں کا ذکر ملتا ہے پھر یہ بھی لازم نہیں ہے کہ اگر کوئی نام ہوں تو نام والے بھی کئی ہوں بلکہ اے سا ہوتا ہے کہ چیز ایک ہوتی ہے مگر اس کے نام متعدد ہوتے ہیں۔ ان مقامات کے بے انات میں کوئی اختلافی صورت نہیں ہے اور ان کو کہیں حضرت کی جائے سکونت اس وقت کے لئے نہیں کہا گیا۔

جزیرہ خضری جس کا روایات میں ذکر ہے، اس کا پتہ نہ لگانا کوئی غے رمعقول بات نہیں ہے۔ آج وہ دنے والے جن کا ورپ کے محققے کی تحقے قات پراے مان ہے، جن کی دماغی کوششوں کا کلمہ پڑھا جاتا ہے جن کی معلومات پر یہ لوگ فرے فته اور ان کی مادی قوت و طاقت سے اے سے مرعوب ہیں کہ علمی مے دان میں ان کے سامنے سپر انداختہ ہوچکے ہیں۔

اگر ان لوگوں کا خدا پراے مان ہے تو ذرا دے کھیں کہ جزیرہ گرے ن لے نٹجس کا شمالی حصہ قطب شمالی سے قرے ب ہے اس میں داخل ہونے سے، وہاں پہنچے سے عاجز و قاصر ہیں قابل حے رت سا زو سامان والے بڑے بڑے مدیرے ن کے قدم پے چھے بٹے ہونے ہیں برف کے درے ا کو عبور نہیں کر سکتے، وہاں جا کر کوئی زندہ نہیں آسکتا سے نکڑوں مے ل تک کوئی انسان و حے وان نظر نہیں آتا یہ سار رقبہ میں ڈھکا رہتا ہے صحح طور پر اندرونی حالات کی آج تک خبر نہیں حالانکہ ایک خاص قسم کی روشنی کبھی کبھی دکھائی دے جاتی ہے مگر سردی کی شدت، برف باری کی کثرت کچھ نہیں ہونے دے تی اور بیروبحر پراقتدار والے اہل مملکت یہاں مجبور و ناچار ہیں اور ان کے لٹے بھی اس موقع پر قدرتی اسباب کا سمندر حائل ہو رہا ہے پھر کون سے تعجب کی بات ہے اگر عالم کے اندر گرے ن لے نٹسے بالاتر قدرتی پردوں میں زمین کا اے ساحصہ بھی ہو جس کے حالات دنے ا سے بالکل پوشے دہ ہوں اور خدا وند عالم نے اس مقام کو سمندر کے قلعہ میں اے سا محفوظ رکھا ہو جس کا احساس ان دور بے ن نظروں کی قوت سے بھی باہر ہو اور جہاں تک کہ رسائی کے لٹے ہوئی و برقی جملہ آلات بھی ناکام رہیں

گرے ن لے نٹ کا ترجمہ اردو میں ”سبز زمین“ ہے۔ جہاں برف کا سفے ددرے ابے اور یہی معنی جزیرہ خضرا کے ہیں، عنی سبز جزیرہ۔ اس سبز جزیرہ کو حضرت کے صاحبزادوں کی حکومت کا مقام کہاگے ابے۔ اس کا تعلق بھی بحر ابے ض عنی سفے ددرے اسے ہے۔

جزیرہ خضرا کا نام حضرت کے متعلقے ن و مومنے ن و مخلصے ن کی آبادی کے سلسہ میں مبہم طرے قہ پر بتاے اگے ابے یہی فلسفہ غیبیت کا مقتضی تھا تاکہ مقام کا ذکر بھی ہو جائے اور پردہ بھی رہے دوستوں کے دل روشن ہوں اور اس ابہام سے دشمن حے ران رہیں اور ان کو خضرا کے سبزے اے ابے ض کی سفے دی کے سوا کچھ معلوم نہ ہو سکے کہ وہاں کتے صحرا ہیں، کتے درے ابیں، کتے پہاڑ ہیں، کتنی آبادے اں ہیں اور کون کون شخصیتیں آباد ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ زمین و آسمان، بیروبحر کی وسعت خدا ہی جانتا ہے جو اس کا بنانا والا ہے۔ دنے والوں کو اس کا پورا علم نہیں ہو سکتا وہ لوگ جو عقل و حکمت کے فرماں روا سمجھے جاتے ہیں آج تک یہ بھی نہیں سمجھ سکے کہ ہم کس لٹے پے داہوئے ہیں، اور ہمارا خلقت کی غرض و غاے ت کے ابے؟ ان کی عقلے ن تودنے ا کی دولت و مملکت کی باتوں میں الجھ کر رہ گئی ہیں مادے ت کی تارے کی اور روحانے ت کی روشنی میں زمین و آسمان کا فرق ہے خدا خدا ہے، بندے بندے ہیں۔ کہاں قوت الہیہ اور کہاں قوت بشری اس کا اس سے کے امقابلہ کائنات عالم کی تقصے لات اور کل ارض و سماوات کے حالات رب العالمے ن ہی خوب جانتا ہے اے اوہ حضرات جانتے ہیں جن کو یہ باتے ن اس نے تعلم فرمائی ہیں اور انہوں نے دور سروں کو سمجھائی ہیں۔ اس لٹے اے سی آبادے اں جو حضرت حجت علیہ السلام سے منسوب ہیں ان کی خبرے ن بالکل قرے ن عقل ہیں اور جزیرہ خضرا و غرہ کو دنے ا کے قابل فخر و ناز جغرافے ائی معلومات والوں کا نہ دے کھنا بھی ٹھے ک ہے ا ور خدا والوں کا دے کھنا بھی صحح ہے۔

کسی امر کے نہ معلوم ہونے سے اس کے نہ ہونے کا رے قن یہ ہو سکتا۔ کچھ مقامات کو اہل تحقے قات کا نہ دے کھنا وجود مقامات کی نفی نہیں کر سکتا دنے ابھری کی سے روسے احت والے، فضائے عالم میں پرواز کرنے والے ا گر جزیرہ خضرا و غرہ کے حالات سے مطلع نہیں ہو سکتے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے قادر مطلق کے سامنے دنے اکی ساری مشے ن

اور آلات بے کار ہیں قدرت کے آگے مملکتوں کو بٹھے ارڈالنے پڑتے ہیں حکم برحق کی حکمت کے مقابل کسی کافلسفہ و فن بے ثمت کامے اب نہیں ہٹا سکتی جوچے زے اس نے پردے میں رکھی ہیں جب تک اس کی مصلحت بے وہ پردے ہی میں رہیں گی۔ لہذا اس وقت دنے والوں کاجزیرہ خضراکانہ دےکھنا اورمخصوص حصہ ارض کاان کے علم میں نہ آنااس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا معجزہ خلاف عقل نہیں ہوتا بلکہ صرف عادت کے خلاف اےسی بات ہوا کرتی ہے جس کو وجود میں لانا اس وقت کے لوگوں کی طاقت بشری سے باہر ہوتا ہے۔

برمسلمان کی پے غمیراسلام کے یہ معجزات تسلیم ہیں کہ حضرت کعبہ و بیت المقدس کی طرف رخ کئے ہوئے حجراسود کے مقابل نماز میں مشغول ہیں مگر کسی کو نظر نہیں آتے ابجرت کے موقع پر گھر کا محاصرہ بے لے کن حضرت باہر آئے اور دشمنوں کے سامنے سے نکل کر تشریف لے گئے اور کسی نے نہ دےکھا گھر کے اندر بے خوف و خطر بڑے اطمینان سے تلواروں کے سایہ میں حضرت کی جگہ شے رخدا علی مرتضیٰ سوربے ہیں نیچے بستر رسول، اوپر چادر رسول تھی جانشے نی کافر ضہ اداہور ہاتا ہے ان کے اجاتا ہے کہ جب حضرت غار کے اندر پہنچے اور ہمرابی پرے شان ہوئے تو حضرت نے اپنا پائے مبارک غار کی پشت پر مارا، فوراً دروازہ نمودار ہوا اور ایک درے دکھائی دےنے لگا جس میں کشتی بھی تھی حضرت نے فرماے کہ گھبراؤ نہیں اگر کفار یہاں داخل ہونے لگے تو ہم اس راستہ سے نکل جائیں گے۔

پس جب خدا کی ذات سے یہ ہوسکتا ہے کہ ایک ذات آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے نگاہوں سے پوشے دہ رہے اے خشکی میں درے نظر آجائے تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بہت سے پر رونق مقام ہزاروں، لاکھوں آدمیوں سے آبادیوں اور عام نظروں میں بالکل خالی دکھائی دےں، اے بحر ذخار و مے دان سبزہ زار نظر آئےں۔

خداوند عالم ارشاد فرما رہا ہے: واذا قرأت القرآن جعلنا بے نک و بے الذین لایؤمنون بالآخرۃ حجاباً مستورا (پارہ ۱۵ ع ۵)

عنی اے رسول جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمے ان جو آخرت پر اے مان نہیں رکھتے ایک گہرا پردہ ڈال دےتے ہیں۔

کتب سے رت و تارے میں ملاحظہ فرمائے کہ کتنی مرتبہ ابوسفے ان، نصرین حارث، ابو جہل اور زوجہ ابو جہل ام جمیل، آنحضرت کو اذیت پہنچانے کی غرض سے آئے جب آپ کے قرےب آتے تھے، انہیں آپ نظر ہی نہ آتے تھے جب قدرت نے اپنے رسول کی حفاظت کا اے سا انتظام کر دےا تھا تو نائب رسول (امام) کی حفاظت کا اے سا انتظام پر حےرت نہ ہونی چاہئے کہ ان کی جائے سکونت پر دنے اکی نظرے نہ پڑسکےں اور جہاں حضرت کی اولاد آباد ہیں اس طرف سے گزرنے والوں کے اور اس مقام کے درمے ان اے سے اے سے حجاب حائل ہوجائےں کہ وہاں سوائے سمندر اے ابے ابان اور سبزمے دان کے کچھ دکھائی نہ دے۔

حدسکندر جس کا ذکر قرآن میں آےا ہے، اس کا کہیں پتہ نہیں لگتا، جس کو دنے ابھر کے بادشاہ برگزےدہ، خدا سکندر ذوالقرنین نے تبارکی تھی اور وہ لوہے کی دےوار بے جو قوم اے جوج و ماجوج کو حملہ سے روکے ہوئے ہے۔ یہ لوگ حضرت اے افت بن نوح کی اولاد سے لاکھوں کی تعداد میں دو گروہ ہیں یہ آبادی نظر سے مخفی ہے ان کا خروج بھی قے امت کی علامت ہے جب اس کا وقت آئے گا یہ دےوار گرجائےں گی اور اے جوج ماجوج کے لے راستہ کھل جائے گا۔

اصحاب کہف والا غار بھی کسی کو نظر نہیں آتا حالانکہ ان کے زور کے تذکرے قرآن میں موجود ہیں۔ اے کن یہ مقامات اور آبادیاں تحقے قاتی دنے ا کے سے احوں کی نگاہوں سے غائب اور تمام قوتوں ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں اور تاقے امت عاجز رہیں گی۔

اسی طرح حضرت حجت علیہ السلام کامسکن عام نظروں سے مخفی ہے اور جب تک خدا کی مصلحت ہے مخفی رہے گا ظہور کے وقت آنے پر دے کھنے والے دے کھنے گے توجنت کانونہ نظر آئے گا کہ وہاں ہر طرح کی نعمت اور بہت بڑی مملکت ہے حضرت خضر، حضرت الے اس کو دنے ازندہ کہہ رہی ہے مگر کسی کو ان حضرات کے مقامات رہائش معلوم نہیں، پھر بھی ان برگزے دگان خدا کی زندگی سے انکار نہیں ہے۔ یہی صورت حضرت حجت علیہ السلام کے مقام رہائش کی ہے۔

بکثرت اخبار اس مضمون کی وارد ہیں کہ روئے زمین پر مشرق و مغرب میں دو بڑی آبادیاں ہیں، جن کو جابلسا و جابلقا کہتے ہیں وہاں کے تمام رہنے والے حضرت حجت علیہ السلام کے انصار ہیں۔

حضرت انمہ معالم دین کی تعلیم کے لئے اوقات معنے میں ان مقامات پر پہنچتے رہے ہیں ان لوگوں کی عمریں طویل ہوتی ہیں اور اے سے قوی ہیں کہ اگر حملہ کرے تو دونوں طرف کے درمے ان کی آبادی کو ختم کر دے۔ موجودہ لوہان کے جسم پر اثر نہیں کر سکتا۔ ان کی تلواروں دوسری قسم کی ہیں جن کی ضرب سے پہاڑ کے بھی ٹکڑے ہو جائیں گے یہ سب حضرت حجت علیہ السلام کے ظہور پر جہاد میں شریک ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں مخالفین کے تمام آلات جنگ بے کار رہیں گے یہ ہر طرح کے ہتھے ا والوں پر غالب ہوں گے ان لوگوں کے اے سے حالات ہیں لے کن ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں ہیں بہت بڑی آبادی ہے مگر ہماری آنکھوں سے وہ بالکل ہر طرح سے پوشے دہ ہے۔

اسی طرح حضرت کی قے ام گاہ نظر نہیں آتی چونکہ روایات صححہ کی بنا پر تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جب حضرت حجت علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو دنے ا بھر کے سارے وہ خزانے اور دفے نے ظاہر ہو جائیں گے جو اس وقت خلائق کی نظروں سے مخفی ہیں اور تمام دنے ا حضرت کے قبضہ و اختے ا رہیں آجائے گی اس وقت یہ سے کچھ خدا کی قدرت و رحمت سے ہوگا تو کون سے تعجب کی بات ہے کہ خداوند عالم نے اس وقت بھی حضرت کو وہ قوت و طاقت کرامت فرمائی ہے کہ روئے زمین کے اے سے علاقے قبضہ میں ہیں جن سے دنے ا کے صاحبان مملکت و اقتدار خبردار نہیں۔ انہیں میں حضرت کی قے ام گاہ ہے کہ وہاں تک بغے رحکم کے کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ انہیں میں حضرت کے متعلقے کی رہائش ہے، انہیں میں خدام مومنے رہتے ہیں یہاں بڑی بڑی آبادیاں ہیں اور ایک ہی نہیں بلکہ بہت سے جزے رہے ہیں جن کے نام بھی بعض موقعوں پر بتائے ہیں مبارکہ و زاہرہ و رائفہ و صافیہ و ناعمہ و صالحیہ و نوریہ و بے ضاویہ و خضرویہ و عقلمیہ و غرہ۔ ان سب میں اس وقت بھی حضرت کی عظم الشان سلطنت ہے جس کے کچھ حالات بعض واقعات ملاقات میں بے ان ہوں گے۔

خلاصہ یہ کہ جب اس وقت حضرت حجت علیہ السلام کی غیبت ہے تو حضرت سے متعلق بعض دے گر امور مکان و غرہ بھی عوام الناس کے لئے حجاب غیبت میں ہیں اور اس کامنشا کہ حضرت نظر خلائق سے غائب ہیں یہی ہے کہ حضرت کی رہائش دنے ا والوں کی نظروں سے پوشے دہ ہے جس طرح اس زمانہ میں بعض خوش قسمت مومنے حضرت کی ملاقات سے مشرف ہو سکتے ہیں اسی طرح حضرت کی حے ات طے بہ سے تعلق رکھنے والے دوسرے معاملات کی بھی اطلاع خاص لوگوں کو ہو سکتی ہے اور اے سی باتوں کو بے د از عقل سمجھنا اے مانی کمزوری کی دلے ل ہے۔

اس ذات اقدس کی خصوصیت یہ معجزہ ہے کہ اگر کسی بے آب و گے اہ مقام پر بھی مع اپنے خواص کے قے ام فرمائے تو وہ سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے وہاں نہرے جاری ہونے لگتی ہیں اور جب حضرت وہاں سے تشریف لے جاتے

ہیں تو وہ منزل اپنی پہلی صورت اختہ ار کر لے تی ہے جس معجز نما کی یہ شان ہو تو اس کی جائے سکونت ، اس کا دار السلطنت اس کے لوازم مملکت سب کے سب آت الہہ ہوں گے پس یہ راز کی باتیں جو پردے کے اندر ہیں ان کو عقل و نقل دونوں کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اوصاف و علامات امام مہدی :

احادے نبویہ اور روایات ائمہ میں امام مہدی کے علامات اور اوصاف بتائے گئے ہیں۔ ان علامات اور اوصاف کا بتانا اپنے مقام پر انتہائی ضروری تھا کہ وہ نہ جھوٹے مدعے ان مہدوے کے جھوٹ کی قلعی ان ہی علامات اور اوصاف سے کھل سکتی تھی۔

ذات احدیت کو علم تھا کہ بہت سے طالع آزمائت مسلمہ کی کمزوری اور سادگی سے فائدہ اٹھا کر انہیں گمراہ کرے گا۔ اس لئے ذات احدیت نے اسی حتمی علامات مقرر کر دی ہیں جو آپ کے ظہور سے قبل اس عالم کون میں پہلے کبھی ظاہر ہوئی ہی نہ ہوں تاکہ ایک طرف سادہ لوح اہل ایمان جھوٹے مدعے ان مہدوے کی فریب کاری سے محفوظ رہیں اور دوسری طرف ان کا کوئی دعویٰ اور افتراء لے نہ بن سکے۔

جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں کئی ایسے گمراہ چہرے نظر آتے ہیں جنہوں نے قبائے مہدویت کو اپنے اوپر فٹ کرنے کی کوشش کی ہے لکن ان میں وہ اوصاف اور علامات نہ تھیں جو احادے نبویہ اور روایات ائمہ میں امام مہدی کے لئے بتائی گئی ہیں بعض کو اتنا کم وقت نصیب ہوا کہ وہ دے گرشرائط کے فقدان کے علاوہ ایک شہر میں بھی عدل و انصاف قائم نہ کر سکے چہ جائیکہ پورے کرہ ارض کو گہوارہ عدل بناتے۔ جس کانتے چہ یہ ہوا کہ وہ تاریخ کی لعنت اور لوگوں میں مذاق بن کر رہ گئے۔

اب ذیل میں ہم چند ایک اسی احادے اور روایات کا تذکرہ کریں گے جن میں امام مہدی کے اوصاف اور علامات بتائے گئے ہیں

:

۱۔ حافظ کنجی کی کتاب البیان ، حافظ ابو نعیم کی کتاب الاربعین فرائد السمطین میں نبی اکرم نے فرمایا :

”امام مہدی میری اولاد سے ہوگا چالیس برس کے لگ بھگ معلوم ہوگا۔ اس کا چہرہ کوکب دری کی طرح درخشاں ہوگا اس کے دائرے رخسار پر نل ہوگا جسے سب برس تک حکومت کرے گا زمین میں پوشیدہ تمام خزانے برآمد کرے گا اور تمام مشرکانہ شہروں کو فتح کرے گا۔“

۲۔ صاحب کنز العمال کی ابرہان اور خطبہ بغدادی کی تلخے ص المتشابه میں نبی اکرم کا ارشاد گرامی ہے کہ :

”جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اس کے سر پر ایک بادل ہوگا بادل میں سے ایک منادی کرے گا۔ یہ خلیفہ خدا امام مہدی ہے اس کا اتباع کرو۔“

۳۔ صاحب کنز العمال کی ابرہان اور علامہ کنجی کی البیان میں نبی الانبیاء کا ارشاد ہے کہ ”امام مہدی مجھ سے ہوگا جو کشادہ جبین اور بلند ناک ہوگا۔“

۴۔ علامہ کنجی کی البے ان ، یوسف ابن عحی کی عقد الدرر ، حافظ ابونعمہ کی مناقب المہدی اور حافظ ابوالقاسم کی ابوالمعجم میں ہے کہ رحمت دوعالم نے فرم ”امام مہدی مےری اولاد سے ہوگا۔ اس کاچہرہ مابتاب فروزاں کی طرح ہوگا۔ رنگ عربی اور بینی اسرائیل کی طرح دراز قد ہوگا۔ ظلم وجور سے پرروئے ارض کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔“

۵۔ حر عاملی کی اثبات الہدایۃ میں ہے حضرت علی نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا ہے :

”امام مہدی مےری ذرےت سے ہوگا مقام ابراہیم اور رکن کے مابین ظہور کرے گا قمے ص قلع ل خداز ب تن کے ے ہوگا ، اس کے اوپر حلہ حضرت اسماعیل ہوگا پاؤں میں حضرت شےث کی نعلین ہوگی اور اس کی دلے ل امام الانبیاء کا یہ ارشاد ہے کہ : ”عے سی بن مرعم آسمان سے نازل ہوکر مےری ذرےت سے مےرے مہدی کاساتہ دے گا۔“

۶۔ خطبۃ البے ان میں حضرت علی نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

”امام مہدی کاچہرہ مابتابی ہوگا ، جبےن روشن ہوگی ، سہاہ تل رخسار پر ہوگا۔ بلا عالم غےر معلم ہوگا کائنات کے اسرار سے آشنا ہوگا۔ امام مہدی ان سے قصاص لے گا جو ہمارا حق نہیں پہچانتے وہ حق کاشاہد اور مخلوق خدا پر اللہ کاخلفہ ہوگا نبی کونےن کاہم نام ہوگا فاطمہ کی اولاد سے ہوگا حسن ابن علی نقی کافرزند ہوگا اور مےرے حسےن کی ذرےت سے ہوگا۔“

۷۔ عقد الدار فی اخبار الامام المنتظر میں ہے کہ سے دالشہداء امام حسےن نے فرمایا ہے کہ : ”جب امام مہدی کاظہور ہوگا تولوگ اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دےن گے کےونکہ لوگوں کے خےال میں اسے بوڑھا ہوناچاہے تھا جبکہ وہ نوجوان ہوگا۔“

۸۔ اکمال الدین میں ہے کہ مروی نے امام رضا سے سوال کے ا۔ آپ کے قائم کی بوقت ظہور کے اعلامت ہوں گی ؟ آپ نے فرمایا :

”دےکھنے میں جوان ، حقیقت میں سن رسدہ ہوگا۔ دےکھنے والے چالےس برس سے بھی کم کاخےال کرےن گے۔ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک ان پر بڑھاپے کے آثار ظاہر نہیں ہوں گے۔“

۳۰۷ ہجری میں آپ کا حجر اسود نصب کرنا

علامہ اربلی لکھتے ہیں کہ زمانہ نیابت میں بعہد حسین بن روح ، ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولوبہ بارادہ حج بغداد گئے اور وہ مکہ معظمہ پہنچ کر حج کرنے کافے صلہ کئے ہوئے تھے۔ لےکن وہ بغداد پہنچ کر سخت علےل ہوگئے۔ اسی دوران میں آپ نے سناکہ قرامطہ نے حجر اسود کونکال لیاہے اور وہ اسے کچھ درست کر کے ایام حج میں پھر نصب کریں گے۔ کتابوں میں چونکہ پڑھ چکے تھے کہ حجر اسود صرف امام زمانہ ہی نصب کر سکتاہے جےساکہ پہلے آنحضرت صلعم نے نصب کیا تھا ، پھر زمانہ حجاج میں امام زین العابدین نے نصب کیا تھا۔ اسی بناء پر انہوں نے اپنے ایک کرم فرما ”ابن ہشام“ کے ذرےع سے ایک خط ارسال کیا اور اسے کہ دیا کہ جو حجر اسود نصب کرے اسے یہ خط دے دےنا۔ نصب حجر کی لوگ سعی کر رہے تھے لےکن وہ اپنی جگہ پر قرار نہیں لےتاتھا کہ اتنے میں ایک خوبصورت نوجوان ایک طرف سے سامنے آیا اور اس نے اسے نصب کر دیا اور وہ اپنی جگہ پر مستقر ہو گیا جب وہ وہاں سے روانہ ہوا تو ابن ہشام ان کے پےچھے بولنے راستہ میں انہوں نے پلٹ کر کہا اے ابن ہشام ، تو جعفر بن محمد کاخط مجھے دے دے۔ دےکہ اس میں اس نے مجھ سے

سوال کیا ہے کہ وہ کب تک زندہ رہے گا۔ اس سے یہ کہہ دے نا کہ وہ ابھی تے س سال اور زندہ رہے گا یہ کہہ کر وہ نظروں سے غائب ہو گئے۔ ابن بشام نے سارا واقعہ بغداد پہنچ کر جعفر بن قولویہ سے بیان کر دیا۔ غرض کہ وہ تے س سال کے بعد وفات پا گئے۔ (کشف الغمہ ص ۱۳۳) اسی قسم کے کئی واقعات کتاب مذکور میں موجود ہیں۔

علامہ عبدالرحمن ملاجمی رقمطراز ہیں کہ ایک شخص اسماعیل بن حسن برقلی جونواحی حلہ میں مقیم تھا اس کی ران پر ایک زخم نمودار ہو گیا تھا جو بزمانہ بحار میں ابل آتا تھا جس کے علاج سے تمام دنیا کے اطباء عاجز اور قاصر ہو گئے تھے وہ ایک دن اپنے بے ٹے شمس الدین کو ہمراہ لے کر سے درضی الدین علی بن طاؤس کی خدمت میں گیا۔ انہوں نے پہلے تو بڑی سعی کی، لے کن کوئی چارہ کار نہ ہوا برطیب یہ کہتا تھا کہ یہ پھوڑا ”رگ اکحل“ پر ہے اگر اسے نشتر دیاجائے توجان کا خطرہ ہے اس لئے اس کا علاج ناممکن ہے۔ اسماعیل کا بیان ہے کہ ”چون از اطباء ماےوس شدم عزمت مشہد شرف سرمن رائے کردم“ جب میں تمام اطباء سے ماےوس ہو گیا تو سامرہ کے سرداب کے قریب گیا، اور وہاں پر حضرت صاحب الامر کو متوجہ کیا، ایک شب دریائے دجلہ سے غسل کر کے واپس آ رہا تھا کہ چار سوار نظر آئے، ان میں سے ایک نے میرے زخم کے قریب ہاتھ پھرے اور میں بالکل اچھا ہو گیا میں ابھی اپنی صحت پر تعجب ہی کر رہا تھا کہ ان میں سے ایک سوار نے جوسفے درے ش تھے کہا کہ تعجب کیا ہے تجھے شفا دے نے والے امام مہدی علیہ السلام ہیں یہ سن کر میں نے ان کے قدموں کا بوسہ دیا اور وہ لوگ نظروں سے غائب ہو گئے۔ (شواہد النبوت ص ۲۱۴ و کشف الغمہ ص ۱۳۲)۔